TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL LIBRARY

OU_222117

UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

۸۹۱٫۴۳۳ ۲۹۳۴۲

بنے بگڑے

پہلا باب

سہ شنبہ کا وقت ہے - شام کے ۶ بجے ہیں نواب فریدون جاہ ایک آراستہ کمرے میں بیٹھے ہیں جس میں مصاحبوں کا مجمع ہے - لوگ خوش گپیوں میں مشغول ہیں - اور ایک مشہور قصہ گو داستان امیر حمزہ سنا رہا ہے -

فریدون جاہ کی عمر کوئی ۴۰ برس کی ہو چکی ہے - کسی زمانہ میں یہ خوبصورت جوان ہونگے لیکن اب انکے گالوں پر جھریاں اور بالوں میں سفیدی آ گئی ہے - اب یہ وہ عمر نہیں ہے کہ ہمت زندگی باقی ہو - مگر ہمارے نواب صاحب ابھی تک اپنے تئیں جوان رعنا سمجھ رہے ہیں - تعلیم و تربیت بھی کچھ پائی تھی وہ شایان بیان نہیں مگر یاران طریقت نے خوشامد کر کرکے ایسا بگاڑا ہے کہ انکا دماغ عرش معلیٰ پر پہونچتا ہے - نام کے لیے مشتاق ہیں کہ آسمان کے سامنے جان کی بھی پروا نہیں کرتے صورت پر ایسے مٹے ہوئے ہیں کہ دولت کی بھی کوئی نہایت ہی مشتاق تھے -

قصہ گو نے جس مشکل سے داستان کا ایک باب ختم کیا تھا کہ ایک نوکر نے اطلاع دی کہ حضور شیخ صاحب آئے ہیں -

نواب - کون - ہمارے شاعر

نوکر - جی - ہاں -

نواب - اچھا بلا لو -

نوکر نے اسی وقت تعمیل حکم کی - شیخ صاحب تشریف لائے اور فرشی سلام کر کے نہایت ادب سے بیٹھ گئے -

نواب - کہیے کہاں رہے - پرسوں سے زیارت نہیں ہوئی -

شاعر - حضور پرسوں شام کو تو حاضر ہوا تھا کل البتہ ناغہ ہوئی -

نواب - قسم ہے جناب امیر کی آپ ایک دن نہیں آتے ہیں تو بس ستم کا سامنا ہوتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا قید خانہ میں بیٹھے ہوئے چکی پیس

رہتے ہین۔

کالے خان۔ خدا نہ کرے آپ کے دشمن
چلی ہین۔ از براے خدا ایسے کلمات تو زبان
مبارک سے نہ فرمایا کیجئے۔ یقین جانئے آدھ سیر
خون خشک ہو گیا۔

نواب۔ لاحول ولاقوۃ۔ کیسے پست خیال لوگ
ہین۔ یہی تو کہا جاتا ہے کہ ہندوستان انھین
ضعیف الاعتقادیون کی وجہ سے انگریزون کے
ہاتھ آیا۔

نظیر خان۔ بجا ارشاد ہوا۔ پیر و مرشد یہ
نامعقول ان باریکیون کو کیا سمجھے یہ باتین شعرا
اور علما کے سمجھنے کی ہین (شیخ حیدر سے)
کیون صاحب مین جھوٹ تو نہین کہتا۔

شیخ۔ حق ہے حضور۔

نواب۔ کوئی ہے۔

نظیر۔ حاضر۔

نواب۔ (از راہ دل لگی) اجی انھین نکال دو

نظیر۔ تو دون گردنی۔

کالے۔ ابے تو کیا دیگا۔ نواب صاحب اگر
پھانسی بھی دیدین تو قسم ہے والد بزرگوار کی
جو اُف بھی کرون۔

نواب (ہنسکر) اچھا بھئی نظیر خان جانے
دو اب کی مرتبہ معاف کیا۔

نظیر۔ لو خوش ہو جاؤ۔ چڈا لگنے والے تو مٹھائی کھلوا

کالے۔ ابے مٹھائی کی۔ واللہ تم نے تو

پھنسوا ہی دیا تھا۔

نواب۔ اب کس بات کا جھگڑا ہے۔ کیون
لڑتے ہو۔

نظیر۔ حضور۔ ایک تو معاف کرا دیا اور جو مٹھائی
مانگی تو اوپر سے غراتا ہے۔

کالے۔ تمھاری طرح چور تو ہون نہین کہ روپے
بیدردی سے خرچ کرون نواب صاحب سلامت
رہین کہ انکی بدولت اتنی عمر کٹ گئی اور باقی بھی
کٹ جائیگی۔

نواب۔ اچھا بھئی لڑو نہین۔ کوئی ہے
میان کالے خان کو ۵۰ دیدو۔

خزانچی نے اُسیوقت ۵۰ نوٹ کا لیجا ان
کے حوالہ کیا اور اس نے تین مرتبہ جھک جھک
کے سلام کیا اور دعائین دین۔

نواب۔ لیکن یہ شرط نہین ہے کہ کل روپیہ
تم ہی ڈکار جاؤ۔ اس مین سب شریک ہین۔
اگرچہ کل رفقا و مصاحبین مین ہلی بھگت
تھی لیکن نظیر خان بول اُٹھا۔ حضور اسے
قول لے لیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ سارا روپیہ ڈکار
بیٹھ رہین۔

کالے۔ کیا مجال ہے۔ ایسا ہی ہے تو لو تم اپنے پاس رکھو
نظیر خان نے روپیہ اپنی جیب مین رکھ لیا
جب نواب نامدار شیخ صاحب سے مخاطب
ہوئے تو ایک دوسرے کی طرف ان نظرون سے
دیکھنے لگے جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ

کیا بیوقوف بنایا ہے للہ
شیخ حیدر حسین اٹاوہ کے رہنے والے
ایک خوش رو کشیدہ قامت جوان تھے ان کے
باپ دادا ہمیشہ کیرانیا کئے مگر انکی قسمت نے
مارا تو اٹاوہ سے لکھنؤ پہونچے دو چار
کتابیں فارسی کی پڑھیں دو ایک دیوان
دیکھ ڈالے شعر خوانی اور غزل گوئی
سے اخلاص رکھا اور خون لگا کر
شہیدوں میں مل گئے۔ حالانکہ ہمارے شیخ صاحب
با ... بھی نہ تھا۔ مگر نواب صاحب
نے شیخ کی تعریف کے وہ پل باندھے
کہ الامان والحذر۔ اب نواب صاحب کی نظر
میں جو شیخ صاحب سے بڑھکر کوئی نہیں۔
جب کبھی خاقانی۔ حافظ یا کسی مسلم الثبوت استاد
کا ذکر ہوتا تو شیخ صاحب کا نام بھی ضرور لیا جاتا

نواب۔ ہاں آپنے یہ تو نہیں فرمایا کہ آپ
کل کیوں نہیں آئے۔

شیخ۔ حضور۔ کل میری دادی جان کو ہیضہ ہوا
خدا جھوٹ نہ بلوائے کوئی ۲۰۰ دست سے
کم نہ آئے ہونگے۔

ایک رفیق۔ الامان۔ الامان۔

شیخ۔ شام کو ۶ بجے جاکر طبیعت صاف ہوئی
اس وقت دم میں دم آیا۔

نواب۔ خدا نخواستہ ... ہوکر لیکن کوئی ... تو نہیں آئی

شیخ۔ نہیں یہ خیر ہوئی۔

ایک رفیق۔ بیشک بہت خیر و خیریت ہوئی اگر
ایک ہی ... آیا تو ... اور یوں تو ایک
ہی دن کی بات ہوئی اگر خدا نخواستہ مر جاتیں
تو دو ہفتہ تک نہ آسکتے۔ بڑا اندیشہ تھا

نواب۔ کس ڈاکٹر کا علاج تھا۔

شیخ۔ حضور کچھ نہ پوچھئے۔ دو دفعہ تو بڑا ڈاکٹر
آیا باقی حکیموں اور ہندوستانی ڈاکٹروں کی
تو کچھ گنتی نہیں شہر میں شاید ایک ہی دو
ڈاکٹر یا حکیم بچے ہونگے۔

نواب۔ اور سب کیا ہیضے میں مبتلا تھے۔

شیخ۔ جی نہیں مطلب یہ کہ سب کو بلوایا

نواب۔ تو بہت بڑا خرچ ہوا ہوگا۔

شیخ۔ پیر و مرشد۔ دیوالہ نکل گیا۔

نواب۔ آخر کس قدر۔

شیخ۔ کوئی سوا سو روپیہ سے زیادہ اٹھا
پندرہ روپیہ کی تو کیوڑہ آب ... سے یہاں سے
دوائی آئی۔

نواب۔ بھئی تو یہ خرچ میرے ذمے۔ خدا نے
بڑی خیر کی کہ آپ کی دادی جان بچ گئیں ورنہ
آپکی ہفتوں صورت نہ دکھائی پڑتی کہیئے
اس غزل کا کیا ہوا۔

شیخ۔ حضور وہ تو گھر پہونچتے ہی ختم کر ڈالی تھی

نواب۔ واللہ۔ بڑے تیز طبع ہو۔ لائیے دیکھیں

تو شیخ صاحب نے غزل نواب صاحب کے
ہاتھ میں دیدی۔

نواب ۔ واللہ کیا کلام ہے موتیون مین
تولنے کے قابل ہے ۔
شیخ حضور کی بندہ نوازی اور قدر دانی ہے
نظیر ۔ (غزل دیکھے بغیر) کیون نہ ہو ہمارے
شیخ صاحب نے شاعری مین وہ نام پیدا کیا
ہے کہ اچھے اچھے شاعر کان پکڑتے ہین مجال
کیا ہے کہ انکے آگے کوئی زبان کھول سکے
کالے ۔ (نواب سے) حضور کا خیال بہت صحیح
ہے اگر اجازت ہو تو بھوندو اور بادل خان کو
بلالاؤن ۔ ان نون بھوندو کا ہاتھ ستار پر خوب
چڑھا ہوا ہے ۔
کالے ۔ اور کیا بادل خان بھوندو سے کم ہین
نظیر پھر لگے تم بکنے ۔ بادل خان ستار بجانا
کیا جانے ۔ ہان ناچنے مین البتہ فرد ہے ۔
نواب گردون مدار بہت خوش ہوے
اور فرمایا ۔
نواب ۔ (شاعر سے) کیون صاحب آپکی
کیا راے ہے ۔
شیخ ۔ صلاح ما ہمان آنست کان صلاح شما
کالے واللہ کیا طبیعت پائی ہے بات
بات پر شعر کہتے ہین ۔
نظیر ۔ مین نے پہلے ہی حضور سے عرض کر دیا
تھا کہ ایسے استاد بے بدل ڈھونڈے سے
نہ ملین گے ۔
نواب ۔ میری راے مین تو ضرور بلوائے جائین

کالے خان پاؤ گھنٹے مین میان بھوندو
اور بادل خان اور کئی سازندون کو لے
حاضر ہوا ۔
بھوندو ۔ آداب عرض ہے حضور ۔
بادل خان تسلیم عرض کرتا ہون ۔
نواب ۔ بندگی ۔ بندگی کہو بھئی بھوندو
کیسے ہو ۔
بھوندو ۔ دعا عرض کرتا ہون ۔ آج تو
بہت دنون بعد یاد فرمایا ۔
نواب ۔ ہان کچھ ایسے ہی فکر دل مین تھا
بھوندو ۔ تو کیا ارشاد ہوتا ہے ۔
نواب ۔ (شیخ کی طرف اشارہ کر کے) آپ سے
دریافت کیجیے مین ابھی آتا ہون یہ کہکے نواب
صاحب تو کمرے سے چلے گئے یہان دریافت کرنا
کیسا سب رنگے سیار تھے ۔
نظیر ۔ دوستو آج تمھاری چاندی ہے نواب صاحب بہت خوش ہین
بادل ۔ اگر یہ بات ہے تو بالا ہمارے ہاتھ ہے ۔
نظیر ۔ مگر ہمکو اور کالے خان اور ہمارے شیخ
صاحب کو بھول نہ جائیے گا ۔
بادل اور بھوندو ۔ (ایک ساتھ) بھلا یہ بھی
آپ کے کہنے کی بات تھی کیا ابھی پہلے ہم نے
انکار کیا تھا کہ اب انکار کر جائینگے ۔ آدھے مین
ہم دونون آدھے مین آپ تینون ۔
بھوندو ۔ (آہستہ) دیکھو میان نواب نہ جانے پائین
نظیر ۔ ابھی دیر ہے ۔ کوئی آدھ گھنٹہ مین آمد ہو

بھوندو۔ بھائی سچ پوچھو تو یہ سرکار سب سے
اچھی ہے۔ کوئی ہفتہ نہین جاتا کہ ہم نہ بلوائے
جاتے ہون۔ اگر ہمین ساری دُنیا ہمارے
نواب کی طرح ہو جائے تو پھر دیکھو ہمکو تمکو کھانے
پینے کی کمی نہ رہے۔

بادل۔ یہ تو ٹھیک ہے لیکن مجھین بھی تو صف
ہے۔ نواب صاحب کے آگے گانا بجانا ایسا ہی ہے
جیسے بھینس کے آگے بین باجے بھینس کھڑی پگرائے

بھوندو۔ تمھین آم کھانے سے مطلب ہے یا پیڑ
گننے سے۔ مانا کہ نواب صاحب کچھ نہین سمجھتے لیکن
چُپ تو نہین ہین۔ بس یہی ہمین اور کیا چاہئے
آجکل تو اسی کی ضرورت ہے۔

بادل۔ مجھ سے پوچھو تو مجھے قدردان کی
ضرورت ہے۔ ناقدردان کی نوکری ہی بُری
جب کوئی میری تعریف کرتا ہے تو میرا دل چار
ہاتھ کا ہو جاتا ہے آپ ہی کہیے کہ کوئی بیچارہ
غزل یا مضمون لکھ کے کسی نابلد آن پڑھ کے
روبرو پیش کرے تو اسکو کیا خوشی ہو سکتی ہے
اور حقیقت یہ ہے کہ محنت کا اصلی صلہ سچی تعریف ہے۔

بھوندو۔ مین کب کہتا ہون کہ یہ بات نہین
ہے لیکن خالی خولی تعریف کس کام کی کیا کوئی
اسکو لگا کر زندہ رہے۔ تعریف کے ساتھ روپیہ
چاشنی ہو تو البتہ لطف ہے تا کہ نواب
صاحب کو ان باتون سے مس نہین ہے اور جہان
تعریف کرنی چاہئے وہان بُرائی اور جہان بُرائی
کرنی چاہیے وہان تعریف کر بیٹھتے ہین لیکن ہر چیز
کا کوئی نہ کوئی بدل ضرور ہوتا ہے اگر ان مین
یہ عیب ہے کہ وہ سمجھتے نہین تو یہ کتنا بڑا ہنر ہے
کہ تو ڑون کے منھ کھول دیتے ہین۔ ہمارے
نواب صاحب کی تعریف کو سونے اور چاندی
کے سکے سمجھو۔

بادل۔ اس مین تو کلام نہین۔ مگر تم روپیہ کے
بہت مرید معلوم ہوتے ہو۔

بھوندو۔ اور نہین سے تو کیا چھوڑ دو۔

بادل۔ نہین لیکن یہ میرا دل ضرور چاہتا ہے
کہ جہان نواب صاحب اس قدر خرچ کرتے ہین
کچھ سمجھنے کی بھی کوشش کرین۔

بھوندو۔ یہی مین بھی چاہتا ہون۔ چُپ چُپ
شاید آتے ہون۔

دوسرا باب

ناظرین کو تعجب ہوگا کہ نواب صاحب کس
غرض سے اُٹھ گئے۔ سُنیے۔ اُنھون نے ایک
نیا کوٹ پتلون سلوایا تھا اور اُنکو شوق تھا
کہ جب کوئی آتا تھا تو خواہ وہ کیسی ہی اچھی پوشاک
پہنے ہون دوسری پوشاک بالکل اسی وقت بدل لیتے تھے
مطلب یہ تھا کہ لوگ اُنکو تعلیم یافتہ سمجھین حالانکہ جب
وہ کمرے مین بیٹھے ہوئے تھے تو نہایت خوش وضع
ہندوستانی لباس پہنے تھے مگر خبط کا کیا علاج
ہر چند ان لوگون کے سامنے انگریزی وضع مین
آنے سے کوئی حاصل نہ تھا مگر بے تکا پن اسی کو

کہتے ہین: غرض نواب بلال رکاب رپ رپ کرتے ہوئے تشریف لائے۔ رفقا و مصاحبین بھوندو اور بادل اور اُنکے ہمراہی سب کے سب اُٹھ کھڑے ہوئے جب تک نوابصاحب ہندوستانی پوشاک پہنے تھے ہندوستانی طرز سے گفتگو کرتے تھے اب جو انگریزی پوشاک پہن گئے تو لہجہ بدل گیا حالانکہ انگریزی بان سے بالکل ناآشنا تھے۔

نواب۔ ڈیکو۔کوئی آسے۔

نوکر۔ حاضر۔

نواب۔ سب لوگ کے واسطے کرسی لاؤ۔

نوکر۔ بہت اچھا لیکن صرف تین کرسیان کافی ہونگی میان بھوندو اور بادل خان اور سازندون سے تو کرسی پر بیٹھا نہ جائیگا۔

حاضرین اپنے دل مین نواب صاحب کی بیوقوفی پر ہنس رہے تھے مگر جب زبان کھولتے تو نکال دیے جاتے۔

نواب۔ ہان بس تین کافی ہوگا۔

ایک کرسی جو اُسی جگہ تھی نواب صاحب کے لئے رکھدی گئی اور باقی کرسیان دوسرے کمرے سے آگئین۔ رفقا کرسیون پر بیٹھ گئے اور سازندے فرش پر بیٹھکر تال سر ملانے لگے

نواب۔ (سازندون سے) ٹیرو۔ ابھی نا ئین (شاعر سے) ہان دیکھون تو آپنے کیا لکھا ہے۔ کیون شیخ صاحب کرسیون پر بیٹھنا اچھا یا فرش پر۔

شیخ۔ حضور کرسیون پر بیٹھنا اچھا۔ فرش پر تو مجبوری کی حالت مین بیٹھنا چاہیے۔ پتلون پہن کے اول تو فرش پر بیٹھا نہین جاتا اور بیٹھیے تو بُرا معلوم ہوتا ہے۔ یہ حضور کا حسن مذاق ہے کہ ہر قسم کا سامان مہیا ہے۔ اور رئیسون مین یہ باتین کہان۔ آدھے تیتر آدھے بٹیر۔ یہان خدا کے فضل سے جو سامان ہے پورا۔ اچھے اچھے انگریزون کے یہان نہ نکلے گا۔

نظر۔ حضور۔ جو عزت کرسیون کی ہے وہ فرش کی نہین ہوسکتی سرکاری دربارون مین بھی دیکھیے سب لوگ کرسیون پر بیٹھتے ہین

کالے۔ اور کرسیون پر بیٹھنے مین مصلحت بھی ہے۔ اسمین بڑا فائدہ ہے کہ کم حیثیت ہستی انسان بڈھا ہو جاوے لیکن خم نہین آتا ہے

نظر۔ (کلن سے) ہو تو مسخری لیکن بات کہتے ہو ٹھکانے کا

کالے۔ جھوٹ کہتا ہون تو منھ مین تھوک دو

نواب۔ اس مین جھوٹ کیا ہے۔

نظیر۔ اس مین کیا شک ہے حضور مین تو میان کلن سے ہنستا ہون

کالے۔ اور سچ پوچھیے تو ہم سب کو کوٹ پتلون پہننا چاہیے لیکن ان کپڑون کو را یہ ہمارا بادشاہ امیر پہن سکتے ہین ہماری تو مجال نہین

نواب - مین نے ایک سو باون روپیہ تو
ان کپڑون کی سلائی دیے ہین -
نظیر - (کالے خان سے) سُنا -
کالے - مجھ سے کیا کہتے ہو - مین نے تو
خود ہی کہا تھا -
نواب - (شاعر سے) اچھا آپ اپنا کلام
دکھائیے - کیا میرے آنے مین دیر لگی - ؟
کالے - جی نہین - کوئی آدھ گھنٹہ لگا ہوگا
نواب - کوٹ و پتلون تو مین نے دو ہی منٹ
مین پہن لیا تھا لیکن ریشمی موزہ پہننے مین دیر لگی
کالے - خیر کیا مضایقہ -
نواب نے اپنا کوٹ اُتار کے نوکر کو
دیدیا اور رفقا سے ہمکلام ہوئے -
نواب - مین نے ایک اور کوٹ سلوایا ہے
جب تک وہ نہ آجائے آپ لوگ جائیے گا نہین
شیخ - کیا مجال ہے بھلا کہین حضور کی اجازت
بغیر جا سکتے ہین -
نواب - وہ کوٹ جو مین نے سلوایا ہے ریشمی
چھینٹ کا ہے - ایسی پیاری پیاری
بندکیان ہین کہ دیکھکر دل خوش ہو جائیگا
نظیر - بجا ہے پیر و مرشد -
نواب - میرا درزی کہتا تھا کہ انگریز لوگ صبح
کے وقت اسی قسم کا کوٹ پہنتے ہین -
نظیر - حضور کے بدن پر بہت ہی زیب دیگا
کالے - ماشاء اللہ - ہمارے نواب صاحب

بھی بڑے جامہ زیب ہین -
نواب - (نوکر دے) کوئی ہے -
دو نوکر - (ایک ساتھ) جی حضور -
نواب - کچھ نہین - مین یہ دیکھتا تھا کہ تم
کہین سوتے تو نہین ہو (جھونڈا اور بادل خان کی
طرف مخاطب کر) کہو ان نوکرون کی وردی
کیسی ہے -
جھونڈا - ادا کیا عرض کرون - لاٹ صاحب
کے اردلی بھی نہین تو شرما جائین -
نواب - ۶ روپیہ گز کی بانات کے تو پاجامے
ہین - کوٹ کا کپڑا تو کوئی دس روپیہ گز آیا تھا
جھونڈا - حضور - پھر آپ کی کیا بات ہے
بادل - حضور کا نام تمام دُنیا مین روشن ہے اگر آپ کے
ملازم ایسی وردیان نہ پہنین تو آپ کی سُبکی ہے
نواب - (دنیس کوٹ دکھا کے) اسکو پہن کے
انگریز لوگ ورزش کرتے ہین - بڑا ہلکا ہوتا ہے
کالے - اسمین کیا شک ہے -
نواب - کوئی ہے -
ایک نوکر - جی حضور -
نواب - تم نہین - دوسرا نوکر -
دوسرا نوکر - ارشاد
نواب - (ونیس کوٹ اُتار کے) اسکو رکھ دو
(رفقا سے) اب اچھا معلوم ہوتا ہون -
شیخ - واہ - واہ کیا اچھا کوٹ ہے -
نواب - اچھا دیکھون تو آپ نے کیا لکھا ہے

شیخ صاحب نے ایک پرانے استاد کی
غزل جو اپنی کتاب سے نقل کر لائے تھے
نواب صاحب کے سامنے پیش کی۔ نواب صاحب
کو کیا تمیز تھی کہ اسکو سمجھتے یا اُسپر راے قایم کرتے
مگر انھون نے چند شعر تو اچھے بتا دیے اور چند
برے۔ شیخ صاحب نے نواب صاحب کے اعتراض
کو بڑے فخر سے قبول کیا اور از راہ مشکوری نواب
صاحب کے حسن مذاق کی بڑی تعریف کی۔
اسکے بعد نواب صاحب نے گانے کی
فرمایش کی۔ شیخ صاحب نے کہا یہ ارشاد ہوا ہے
میان بھوندو نے وہ نور کی طبیعت پائی ہے
کہ سبحان اللہ۔ جب آپ مجلس مین تشریف لیگئے
تھے تو مین نے انہین اپنی غزل دکھائی تھی۔
انھون نے وہ یاد کر لی۔ تین دفعہ دیکھی تھی
کہ ازبر ہوگئی۔ یقین نہ ہو تو سُن لیجیے۔
نواب صاحب نے بھوندو کو اشارہ کیا۔
اور اُسنے اُسی وقت غزل مذکور گا کے سنائی۔
نواب صاحب بہت محظوظ ہوئے اور بڑی تعریف
کی اور پچیس روپیہ کا ایک نوٹ اُسکے حوالے کیا
اسکے بعد نواب صاحب نے غزل ہاتھ مین
لے لی اور خود گانا شروع کیا۔ حاضرین نے
تعریف کے پُل باندھ دیے اور نواب
نامدار اپنے دل مین اسقدر خوش ہوئے
گویا بہت بڑی دولت ہاتھ آگئی۔
بھوندو۔ واللہ۔ کیا گلا پایا ہے۔ واہ
کیا آواز ہے۔
نواب۔ اور مین نے آج تک کبھی گانا نہین سیکھا
بھوندو۔ حضور یہ سیکھنے کے قابل چیز ہے۔
رقص سرود دونون کو ایک دوسرے سے
بہت بڑا تعلق ہے۔
بادل۔ اور ان سے انسان کے دل کا کنول
کھل جاتا ہے۔ اور خدا کے کرشمے نظر پڑتے ہین
نواب۔ کیا معزز لوگ بھی گانا بجانا سیکھتے ہین
بھوندو۔ اے حضور انہین کی ایجاد کی ہے
نواب۔ اچھا تو مین سیکھونگا۔ لیکن مین نہین
جانتا مجھے وقت کب ملے گا۔ ایک پہلوان کے
علاوہ مین نے ایک استاد بھی نوکر رکھا ہے وہ فلسفہ
پڑھائیگا۔
بھوندو۔ فلسفہ تو خیر جو کچھ ہے وہ ہے لیکن
موسیقی کو کوئی فن نہین پہونچتا۔
بادل۔ رقص و سرود انسانی زندگی کی ضروریات مین سے ہین
بھوندو۔ اور سلطنت مین ان دونون سے
بڑھکر کوئی چیز نہین۔
بادل۔ اور انسان کیلئے رقص لازمی ہے
بھوندو۔ نغمہ بغیر سلطنت قایم نہین رہسکتی۔
بادل۔ رقص بدون انسان کچھ کر نہین سکتا۔
بھوندو۔ دنیا بھر کی خرابیان۔ لڑائی جھگڑے
جنگ و جدل یہ سب چیزین صرف باجہ نہ
سیکھنے سے پیدا ہوتی ہین۔
بادل۔ کُل انسانی آفتین اور مہلک حادثے

جن سے تواریخ کے صفحات بھرے پڑے
ہین - وزیرون اور مشیرون کی خطائین
بڑے بڑے سپہ سالارون کی غلطیان یہ سب
رقص نہ جاننے سے سرزد ہوتی ہین -
نواب - کیسے -
بھوندو - سُنئیے جنگ کیون ہوتی ہے -
انسان مین میل نہ ہونے سے -
نواب - بیشک یہ تو ٹھیک ہے -
بھوندو - اور اگر کل آدمی گانا بجانا سیکھ لین
تو کیا اُن مین میل جول پیدا کرنیکا ذریعہ نہ ہوگا -
نواب - تمھارا خیال بہت صحیح ہے -
بادل - جب انسان کوئی غلطی کرتا ہے -
خواہ وہ خانگی معلومات مین ہو خواہ انتظام
سلطنت مین خواہ آئین فوج مین کیا ہم یہ
نہین کہتے کہ فلان معاملہ مین اُس کا قدم
غلط پڑا -
نواب - بیشک یہ تو ضروری کہا جاتا ہے
بادل - اور کیا غلط قدم سوا اسکے کسی اور
وجہ سے پڑتا ہے کہ ناچنا نہین آتا -
نواب - بیشک بیشک بھئی تم دونون
سچ کہتے ہو -
بادل - یہ ہم نے اسلئیے کہا کہ حضور پر رقص
وسرود کے فوائد روشن ہو جائین -
نواب - اچھا تو آپ دونون صاحب کل سے
تشریف لائین۔ مگر یہ لیجیے (سو روپیہ کا
ایک نوٹ دیکے) یہ شکرانہ پیشگی نذر ہے -
بادل - (دعائین دیکر) تو حضور کے بجے
سے حاضر ہون -
نواب - یہی کوئی ۶ یا ۷ بجے سے -
بادل خان اور بھوندو اور اُنکے ہمراہی
آداب بجا لائے اور دروازے تک پہنچے
ہونگے کہ نواب صاحب نے اپنے خزانچی سے
کہا کہ آج کی تاریخ سے ان دونون صاحبون کے
نام درج کتاب کر لو - یہ لوگ مجکو کل سے فن
موسیقی کی تعلیم دینے آئینگے -
خزانچی - حضور - مشاہرہ -
نواب - (بھوندو سے) ہان یہ ضروری بات
تو رہ ہی گئی -
بھوندو - حضور سے کچھ چھپا تھوڑا ہی ہے
خداوند آپ مالک ہین - جو ہاتھ اُٹھا کر دیدیجیے
خوشی سے لے لینگے -
نواب - اچھا دونون صاحبون کی پچاس پچاس
روپیہ تنخواہ ہوگی -
بھوندو اور بادل خان اپنی اُمید سے
زیادہ مشاہرہ کی تعداد سُنکے پھولے نہ سمائے
کئی مرتبہ جھک جھک کر آداب بجا لائے اور
رخصت ہوئے -

تیسرا باب

دوسرے دن شام کو جب مولانا صاحب
ہمارے نواب صاحب کو فلسفہ کی تعلیم دینے کے

لیے آئے تو اُنکے تھوڑی دیر بعد بجّو پہلوان جو اُنکو
پٹہ اور کُشتی سکھاتا تھا اور بھوندو اور بادل خان
مع اپنے اپنے ہمراہیون کے آموجود ہوئے ۔

مولانا ان لوگون کو دیکھکر بہت گھبرائے
اور قریب تھا کہ چلے جائین مگر اُنھون نے
ضبط کیا اور ٹھہرے رہے جس طرح اگلے
روز بھوندو اور بادل خان کی گفتگو سے
انکی طبیعت بہت خوش ہوئی تھی اُسی
طرح آج بھی نواب صاحب نے چاہا کہ ان مین اور
مولانا مین بگاڑ ہوجائے اور وہ یہ نہ سمجھے کہ
مولانا پر انکی اُس کارروائی کا کیا اثر پڑیگا ۔

نواب ۔ (مولانا سے) آیئے مولانا صاحب
(بجّو پہلوان اور بھوندو کی طرف اشارہ کرکے)
کسی طرح ان دو آدمیون کا جھگڑا طے کیجیے
یہ لوگ ناحق لڑے مرتے ہین ۔

مولانا ۔ کیون کیا معاملہ ہے ۔

نواب ۔ دونون آدمی اپنے اپنے پیشون کو
ایک دوسرے کے پیشے سے ترجیح دیتے ہین اور
اسی بات پر تکرار ہو رہی ہے بجّو میان کہتے ہین
کہ کُشتی کو رقص سرود پر فوقیت ہے بادل خان
کہتے ہین کہ رقص و سرود کو کُشتی پر افضلیت ہے

مولانا ۔ واقعی انکو اس قدر نہ بڑھ جانا چاہیے
تھا ایک اُستاد کا قول ہے کہ غصہ کمینہ ہوتا
ہے غصہ سے انسان کی عقل جاتی رہتی ہے
اور وہ واہی تباہی بکنے لگتا ہے ۔ ہم کو عقل
سلیم سے کام لینا چاہیے ۔

بادل ۔ لیکن یہ تو ہمارے پیشے کو برا بھلا کہتا ہے
یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ جس سے ہماری
روٹیان چلین اُسکی ہم بُرائی سنین ۔

مولانا ۔ عقلا ایسی باتون کا بُرا نہین ملتے
گالیون کا سب سے اچھا جواب خاموشی اور
صبر ہے ع

جوابِ جاہلان باشد خموشی

جو چیز جسکے پاس ہوتی ہے وہی وہ دے
سکتا ہے جسکے دل مین جیسے خیالات ہوتے
ہین وہ ظاہر کرتا ہے ۔ کل اناءٍ یترشح بما فیہ

بجّو پہلوان ۔ حضرت ۔ یہ لوگ ایسے گستاخ
ہین کہ اپنے پیشون کا میرے پیشے سے مقابلہ
کرتے ہین ۔

مولانا ۔ ارے بھائی ۔ انسان کو خالی تُتے
یا نام پر نہ مرمٹنا چاہیے ۔ ایک سے دوسرےکو
تمیز کرانے کے لئے عقل اور نیکی بھی کوئی چیز ہین

بادل ۔ کہتا ہے کہ ناچنے والے کی عزت ہی کیا

بھوندو ۔ اور راگ کو بے حقیقت کہتا ہے
اور یہ نہین جانتا کہ تمام دُنیا مین اور کُل زبانون
مین اس فن شریف کی کیسی عزت ہوتی ہے

بجّو ۔ اور مین کہتا ہون کہ کل علوم و فنون مین
فن کُشتی اور پٹہ سب سے ضروری اور اچھا ہے

مولانا ۔ تو میرا فلسفہ کچھ بھی نہین ؟ مین تم
تینون کو بڑا گستاخ سمجھتا ہون ۔ تم میرے روبرو

دیر تک خاموش رہنے کے بعد اسی جوش میں یوں کہنے لگا۔ "چمپا۔ پیاری چمپا تیرے فراق سے میرے زخمِ دل میں ناسور پڑ گیا۔ تم کیا جانو کہ میں یہاں کیوں آیا تھا۔ ہائے! کس کا اشتیاق مجھے یہاں کھینچ لایا تھا۔ تیری محبت کی قسم تو ہی نے مجھے دیوانہ بنایا ہے اور تیرے ہی دیکھنے کے لئے میں یہاں آیا تھا تیری ہی زیارت کرنی مجھے منظور تھی۔ اُف! کیا اچھا ہوتا کہ تم یہاں موجود ہوتیں اور میں تمہارے مُنہ سے یہ سب شکایتیں سنتا جو اسوقت خط میں دیکھ رہا ہوں۔ تم نے مجھے اپنے عذرات پیش کرنیکا موقع ہی نہ دیا۔ اب میں اپنے دل کی حالت کسے سناؤں سوائے اسکے کہ مرشدآباد جاکر اپنے فتحمندی کا حال بیان کروں اور نواب سے چند دنوں کی رخصت لیکر کلکتہ آؤں۔ افسوس میں اور کچھ روز قبل کیوں نہ آیا کہ میں تم کو دیکھ لیتا۔ اور یہ نشتر سے زیادہ تیز جملے جو موت کے برابر ہیں نہ سنتا تمہارے نہ ملنے سے اب میرا کسی کام میں دل نہیں لگتا۔

کیا کسی دلربا کے کڑے جملوں میں یہ اثر ہے کہ طبیعت دنیا سے ہٹ جاتی ہے ہر چیز بیزار وہی چھائی معلوم ہوتی ہے اور کسی شغل میں دل نہیں بہلتا۔ ہاں سچ ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو میری طبیعت کی یہ حالت نہ ہوتی اور میں اپنی فتحمندی کا اظہار پورے جوش کے ساتھ کرتا لیکن نہیں.... یہ کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ موہن لال اسی طرح بکتا ہوا اپنے خیمہ میں پہونچ گیا۔ جہاں بیٹھکر اس نے اپنے سپاہیوں کو بلایا اور یوں گفتگو شروع کی۔

موہن لال۔ رام راج اب یہاں رہنا محض بیکار ہے بلکہ صبح ہی فوج کے کوچ کا سامان ہونا چاہئے۔ اب بیکار وقت ضائع کرنے کا کوئی نتیجہ نہیں۔

رام راج۔ سردار بہت بہتر ہے تو اسوقت سے روانگی کی درستگی ہو جائیگی مگر راج بلبھ کے مکان کا کیا بندوبست ہوگا۔

موہن۔ صرف اس قدر کہ کچھ سپاہی اُس کے مکان کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیئے جائیں اور جس قدر مال دستیاب ہو وہ سب شاہی خزانہ میں داخل ہونے کے لئے ساتھ جائے۔

رام راج۔ اور حضور راج بلبھ کے بیٹے کشنداس کا تو کہیں پتہ نہیں ملتا سنا گیا ہے کہ وہ جگناتھ جی کے درشن کے لئے چلا گیا۔

موہن۔ یہ سب کشنداس کی جعلی کارروائی اور بزدلی کا اظہار ہے۔ وہ یہ خوب جانتا تھا

اسکا کیا مطلب ہوا ہے ۔
مولانا ۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ بغیر علم کے زندگی مثل موت کے ہے ۔
نواب ۔ صحیح ہے ۔
مولانا ۔ آپ نے اصول علم بھی سیکھے ہین یا نہین ؟ ۔
نواب ۔ جی ہان مین لکھ پڑھ سکتا ہون
مولانا ۔ تو کہان سے شروع کرون حکم ہو تو منطق کی تعلیم دون ۔
نواب ۔ منطق اسکے معنی کیا ۔
مولانا ۔ منطق نکلا ہے نطق سے ۔ نطق کے معنے گویائی کے ہین منطق کی تعریف یہ ہے کہ ۔
نواب ۔ یہ الفاظ برے معلوم ہوتے ہین مین منطق نہین پڑھونگا ۔ کوئی اور چیز بتلایئے
مولانا ۔ تو علم اخلاق سیکھیے ۔
نواب علم اخلاق ۔
مولانا ۔ ہان ۔ علم اخلاق ۔
نواب ۔ علم اخلاق مین کیا ہوتا ہے ۔
مولانا ۔ اس سے انسان اپنے جذبات اور نفس امارہ کو قابو مین رکھ سکتا ہے ۔
نواب ۔ بھلا مجھ سے بڑھکر اپنے نفس کو قابو مین رکھنے والا کون ہوگا ۔ مجھے علم اخلاق کی تعلیم منظور نہین ۔
مولانا ۔ تو علم طبعی پڑھیے ۔
نواب ۔ اس علم مین کیا بیان ہے ۔

مولانا اس مین حقایق اشیا اور خواص اجسام کا بیان ہے ۔ اس سے عناصر ۔ دھات معدنیات ۔ حیوانات نباتات کی ماہیت معلوم ہوتی ہے اور ستارون اور قوس قزح ۔ برق رعد ۔ بارش و برف اور ہوا وغیرہ کی کیفیت منکشف ہوتی ہے ۔
نواب ۔ اس مین خلط ملط بہت ہے ۔ جی گھبرا جائے گا ۔
مولانا ۔ اچھا تو پھر جو آپ فرمائین ۔
نواب ۔ ان باتون کا تو ذکر فی الحال ملتوی رکھیے ۔ مین آپ سے ایک راز بتاتا ہون اور وہ یہ ہے کہ مین ایک معزز خاتون پر عاشق ہون مین چاہتا ہون کہ اُس کی خدمت مین ایک عاشقانہ خط پیش کرون اگر آپ مدد دین تو مین لکھ سکتا ہون ۔
مولانا ۔ بہت اچھا ۔ اُردو نظم مین یا فارسی نظم مین ۔
نواب ۔ شعر تو مین نے سُنے ہین ۔ یہ نظم کس چڑیا کا نام ہے ۔
مولانا ۔ جو نثر نہین ہے اُسکو نظم کہتے ہین
نواب ۔ اور یہ نثر کیا بلا ہے ۔
مولانا ۔ جو ہم آپ بولتے ہین وہ نثر ہے ۔
نواب ۔ اگر مین کہون ٹھنڈا پانی لاؤ تو گویا یہ نثر ہوئی
مولانا ۔ جی ہان ۔
نواب ۔ غضب خدا کا مین چالیس برس سے

شربول رہا ہون اور مجکو آج تک خبر نہ ہوئی کہ
شر کیا ہے ۔ مولانا صاحب مین آپ کا بہت مشکور
ہون کہ آپنے مجھے آگاہ کیا ۔ اچھا تو مین یہ
لکھوانا چاہتا ہون —

"اے حسین مہ جبین تیری موتی چور
آنکھین مجکو قتل کرتی ہین" —
لیکن سنئیے مولانا ۔ مین چاہتا ہون کہ
میرا مطلب فلسفیانہ طور پر ادا کیا جائے ۔
مولانا ۔ تو یہ لکھیے کہ تمھاری آتش چشم نے میرا
دل جلا کر خاک کر دیا ۔ اور مین تمھاری وجہ سے
دن و رات انواع و اقسام کے مصائب مین
مبتلا ہون —
نواب ۔ جی نہین ۔ یہ کچھ نہین ۔ صرف یہ
لکھ دیجئے —

"اے حسین مہ جبین تیری موتی
چور آنکھین مجکو قتل کرتی ہین —
مولانا ۔ لیکن اسکے سوا کچھ اور بھی تو لکھنا چاہئیے ۔
نواب ۔ نہین نہین صرف اتنے الفاظ خط
مین آنا چاہئیں ۔ لیکن ضرورت ہے کہ انکی ترتیب
اچھی ہو ۔ اس سے یہ غرض ہے کہ آپ ان الفاظ
کو مختلف طور پر ترتیب دیجیے تاکہ مجھے معلوم
ہو کہ اسکی ترتیب کس کس طور پر ہو سکتی ہے
مولانا ۔ اے حسین مہ جبین تیری موتی چور
آنکھین مجکو قتل کرتی ہین ۔ "وہین کرتی قتل
مجکو آنکھین موتی چور تیری حسین مہ جبین اے"
"قتل مجکو موتی چور تیری حسین آنکھین مہ جبین
ہین کرتی ۔ "کرتی تیری موتی چور آنکھین مجکو
مہ جبین حسین قتل ہین —
نواب ۔ لیکن ان مین سے اچھا فقرہ کونسا ہے
مولانا ۔ "اے حسین مہ جبین ، مجکو تیری موتی
چور آنکھین قتل کرتی ہین"
نواب ۔ دیکھئیے مین نے کیا اچھا فقرہ کہا
بخدا مین نے کبھی ایک حرف بھی نہین سیکھا
مگر خود بخود آگیا ۔ مولانا صاحب آپ کا شکریہ ہے
کل ذرا وقت پر تشریف لائیے گا ۔ آج بہت
دیر ہو گئی تھی —
اچھا انعام ملا ۔ یہ نواب صاحب کی قدر دانی تھی
مولانا "بہت خوب" کہہ کر چلے گئے
نواب ۔ (اپنے نوکر سے) کیا درزی کا بچہ آج
بھی کپڑے نہ لائے گا ۔ اتنی دیر ہو گئی جاکے
بلا تو لاؤ —

چوتھا باب

تھوڑی دیر بعد نوکر درزی کو لیکے حاضر ہوا
نواب ۔ آگئے خیر ہوئی ۔ مجھے غصہ آنے
ہی والا تھا —
درزی ۔ حضور مین جلد نہ آسکا یقین جانیے
مین نے آپ کا کوٹ سینے کے لیے بیس آدمیون
کو بٹھا دیا تھا —
نواب ۔ تم نے ایسا خراب موزہ بھیجا کہ مجکو اسکے

پہننے مین دُنیا بھر کی دقتون کا سامنا پڑا۔
درزی ۔ درست ہو جائے گا کوئی بات نہین
ہے ۔ اور ملاحظہ فرمایئے یہ کوٹ کیسا اچھا
سیا گیا ہے ۔ اگر کوئی درزی ایسا سی دے
تو اُسکی ٹانگ تلے سے نکل جاؤن ۔
نواب ۔ لیکن یہ کیا معنے ۔ تم نے جیب بائین
جانب کیون لگائی ۔
درزی ۔ آپ نے فرمایا نہین ۔ ورنہ دہنی
جانب لگا دیتا ۔
نواب ۔ کیا اس کے کہنے کی بھی حاجت
ہوتی ہے ۔
درزی ۔ بے شک کُل جنٹلمین تو اسی طرح کے
کوٹ پہنتے ہین ۔
نواب ۔ کیا جیب بائین جانب ہوتی ہے
درزی ۔ جی ہان ۔
نواب ۔ نہین نہین ۔
درزی ۔ تو حضور جیسا حکم دین ابھی کچھ بگڑا
نہین ہے ۔
نواب ۔ بہت ٹھیک ہے ۔ اچھا یہ بتاؤ
یہ کوٹ کیسا معلوم ہوتا ہے ۔
درزی ۔ حضور مین کہہ نہین سکتا ۔ جب
زیب بدن کیجیے گا تو اسکا حال کھلے گا کیا
کسی اناڑی کاریگر کے ہاتھ کا سلا ہوا ہے ۔
نواب ۔ (کوٹ پہنکر) بہت اچھا اب رخصت
درزی ۔ حضور کچھ خرچ ملیگا ۔

نواب صاحب حضور کے لفظ پر پھول گئے
صہ کا نوٹ درزی کو دلوایا ۔ درزی نے تہ
دل سے دعائین دین اور ایکی مرتبہ جو خداوند
کہا تو باچھین کھل گئین اور خوش ہو کر صہ اور
دلوائے ۔
درزی چلا گیا اور نواب صاحب یہان دیر
اپنے ایک خدمتگار کریم کی طرف مخاطب ہوئے
نواب ۔ (نیا کوٹ پہنے ہوئے) دیکھو مین
سیر کو جاتا ہون ۔ ایک تم اور ایک عیدوا
دونون ۔ میرے ساتھ چلو مگر اسطرح چلنا کہ لوگ
سمجھین کہ تم میرے نوکر ہو ۔
کریم ۔ بہت اچھا حضور ۔ ہم کو کیا عذر ہے
نواب ۔ تمکو کیا عذر ہو سکتا ہے ۔
کریم ۔ جی نہین ۔ مین نے تو خود عرض کی کہ مجھکو
کیا عذر ہے ۔
نواب ۔ پھر تم نے کیون کہا ۔
کریم ۔ حضور مین نے تو کچھ نہین کہا ۔
نواب ۔ جھوٹ بولتا ہے ابھی تو کہتا تھا
حرامزادہ جاؤ تم موقوف ۔
نواب صاحب نے کریم کی دیرینہ ملازمت
کا بھی پاس نہ کیا اور غصہ مین آکر اسکو موقوف ہی کر دیا
نواب ۔ (عیدو سے) جاؤ تسلیم کو بلا لو
اور جس طرح مین نے کہا ہے اس طرح کرو
ٹھہرو پہلے نصیبن کو بلا لو مجھے اُس سے
کچھ کہنا ہے اچھا نہ جاؤ ۔ وہ خود آتی ہے

نواب ۔ آئین آپ ٹہلتی ہوئی ۔

نصیبن نواب کی ماما کی ایک کم سن چھوکری تھی اور گو اسکا الھڑپن اُسکی عمر کا تقاضا تھا مگر وہ بدوضع یا بدچلن نہ تھی یہ ضرور تھا کہ نواب صاحب پر بھی جب سوار ہوتا تھا اور واہی تباہی بکتے یا مذاق کرتے تھے تو وہ برجستہ جواب دیتی تھی مگر اس مین بھی شک نہ تھا کہ وہ نواب اور اُنکی بیگم صاحبہ کی بڑی خیرخواہ تھی

نواب ۔ او نصیبن ۔

نصیبن ۔ ارشاد ۔

نواب ۔ آج ہمارے کچھ دوست احباب آنےوالے ہین اُنکے لئے کھانے پینے کی تیاری کر رکھنا

نصیبن ۔ آپ کا جب کوئی مہمان آتا ہے تو ہمارا جان پر بن جاتی ہے ۔ چولھے مین جائے ایسی نوکری ۔

نواب ۔ تو کیا مین دروازہ بند کرکے بیٹھ رہون تیرا مطلب ہے کہ کسی کو آنے نہ دون

نصیبن ۔ ہان بعض آدمیونکو تو نہ آنے دینا چاہئے

نواب ۔ تجھکو ان باتون سے کیا مطلب تجھسے جو کہا جاوے وہ کر ۔

نصیبن ۔ تو آپ ارشاد فرمائیے کیا کرونگا

نواب ۔ (نوکرونسے) تم لوگ باہر جاؤ (نصیبن سے) بیگم صاحبہ کو بلا لاؤ ۔

بیگم صاحبہ تشریف لائین اور نواب صاحب کی صورت اور وضع قطع دیکھکر آگ بگولا ہوگئین ۔

ان بیگم صاحبہ کا نام عفت آرا تھا ۔ عمر بھی نواب سے کم تھی اور خوبصورت بھی تھین مگر چونکہ وہ پُرانے فیشن کی تھین اور نواب صاحب کے دماغ مین جنٹلمینیت کی ہوا سمائی ہوئی تھی اس لئے وہ اُنکو پسند نہ تھین حالانکہ نواب صاحب بیگم صاحبہ سے مطلق اُلفت نہین کرتے تھے مگر بیگم صاحبہ ایسی حیادار عورت تھین کہ وہ ہمیشہ اُنکے نیک و بد کا خیال رکھتی تھین اور یہ اُنھین کی کفایت شعاری کا سبب تھا کہ نواب صاحب کی حالت ابھی اس قدر نہین بگڑی تھی کہ سنبھل نہ سکتی ہو ۔ ورنہ نواب صاحب نے تو بیہودہ فیاضی پر اس قدر کمر باندھی تھی کہ بیوی کا زیور تک بیچ باچ کر اب تک سب کا برابر کر دیا ہوتا ۔

بیگم صاحبہ ۔ نواب صاحب ۔ اب آپ بڈھے ہوئے آپ کو چاہیے کہ اپنا وقت یاد الٰہی مین صرف کیجئے لیکن مین دیکھتی ہون کہ آپ پھر دوبارہ ایک نئی وضع اختیار کرتے جاتے ہین اور آپکو یہ بھی خیال نہین ہوتا کہ دنیا آپ کو کرسٹانی پوشاک مین دیکھکر آپ سے کس قدر نفرت کرتی ہوگی کیا آپ چاہتے ہین کہ ہر شخص آپکو دیکھکر منہ پھیر لے

نواب ۔ صرف بیوقوف لوگ اور تم ہنسو تو ہنسو باقی اور کوئی نہین ہنسے گا ۔

بیگم ۔ کچھ یہ بات نہین ہے کہ لوگ آپ پر آج سے ہنستے ہون ۔ ساری دنیا آپ کی وضع

قطع پر ایک عرصہ دراز سے ہنس رہی ہے۔
نواب۔ اور تمھاری یہ دنیا کون ہے؟
بیگم۔ یہ وہ دُنیا ہے جسکا ہنسا رو اہوا اور تم سے
زیادہ سمجھدار اور عقلمند ہے رہی مین مجھے سخت حیرت ہے
کہ آپ اس قسم کی زندگی بسر کر رہے ہین مین نہین جانتی
اگر آپکا یہی طریقہ رہا تو اس گھر کا کیا حال ہوگا دن بھر کبھی آیا
وقت دوست و احباب آکر جمع ہون تو کوئی
حرج نہین۔ یہان صبح سے شام تک تانتا بندھا
رہتا ہے کوئی وقت خالی نہین جاتا کہ آپ
اپنی حالت پر غور کرتے ہون اور گھر کے کامون
مین دلچسپی ظاہر کرتے ہون جب دیکھیے ڈھماڑ
مچ رہی ہے۔ بدمعاش رنڈیون کا جمگھٹا جمع ہین
جب دیکھیے گانا ہو رہا ہے ستار بج رہا ہے
آخران باتون کی کوئی حد بھی ہے۔
نصیبن۔ بیگم صاحبہ سچ فرماتی ہین۔ اب اس
گھر کا سنبھلنا ہی مشکل ہے اور اگر یار دوست
اسی طرح جمع ہوتے رہے تو مین ڈرتی ہون
کہ اور خرابیان پیدا ہونگی مونڈی کاٹے تمام
دن کے دھنی دیے رہتے ہین کمبختو نکو موت بھی نہین آتی
نواب۔ او قطامہ۔ تو سمجھتی ہے کہ تو بیگم صاحبہ کی
نوکر ہے تو میرے سامنے زبان درازی کریگی یاد رکھنا
اگر پھر کبھی ایسا کہا تو نکال باہر کرونگا
بیگم۔ نصیبن بالکل سچ کہتی ہے۔
اور آپ سے زیادہ سمجھدار ہے۔
آخر مین یہ جاننا چاہتی ہون کہ اس

عمر مین آپکو ناچنے گانے کا کیسا
شوق پیدا ہوا ہے
نصیبن۔ اور ایک نحیم شحیم پہلوان بیٹھا ہوا
کشتی سکھانے آتا ہے وہ موا چوکڑی مچاتی
ہے کہ الہی توبہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ چھت گر
رہی ہے۔
نواب۔ بس لے اب خاموش۔
بیگم۔ ٹانگون مین تو آپکے رعشہ ہے اور
آپ ناچنا سیکھتے ہین یہ کیا انسانیت کی بات
ہے بھلا کوئی اور بھی ایسے کام کرتا ہے جو آپ
کرتے ہین لکھنؤ مین اسوقت بیسیون نواب
ہین لیکن آپ کی طرح کوئی ناچتا گاتا ہے۔
نصیبن۔ کیا آپ کسی کی جان لیکے رہینگے
نواب۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ عورتین
ضعیف العقل ہوتی ہین تم دونونکو نہین معلوم
ہے کہ ان چیزونسے کیا کیا فائدے ہوتے ہین
بیگم۔ آپ اپنے ان فایدونکو چولھے بھاڑ
مین جھونکیے آپ کو حسن آرا کی بھی فکر ہے
بیٹی جوان ہوئی اور آپکو اسکی شادی کی ابتک فکر نہین
حسن آرا نواب صاحب کی لڑکی تھی جیسا
اُسکا نام تھا ویسی ہی اسکی صورت بھی نواب
صاحب کے دل مین یہ خیال تھا کہ کسی بیچر سے
سے اسکی شادی کرین لیکن بیگم صاحبہ اسکو ناپسند
کرتی تھین اور جب کبھی نواب صاحب نے
کسی بیچر سے سے شادی کرنے کی خواہش ظاہر

کی تو بیگم صاحبہ غصہ سے لال ہوگئین اور صاف
انکار کر دیا کہ اپنی لڑکی کی نسبت ایک ایسالی
سے کرونگی مگر ان نیچریون سے نہ کرونگی
جنکو نہ روزہ نماز سے غرض ہے اور نہ صوم
صلوۃ کی پروا ہے۔ کھڑے ہو کر پیشاب
کرتے ہین اور اپنے عزیز واقارب کی کوئی
عزت نہین کرتے۔ ولایت گئے اور کسی میم
کو بیاہ لائے۔

نواب صاحب انھین باتون کو جنٹلمینیت
جانتے تھے اور بیگم صاحبہ کی باتون کو ہیچ و
پوچ خیال کرتے تھے۔

نواب۔ (بیگم صاحبہ کے سوال کے جواب
مین) جب کوئی اچھا وقت آئیگا اسوقت
حسن آرا کی شادی کی فکر کرونگا۔ فی الحال علوم
وفنون کی طرف میری طبیعت زیادہ مائل ہے
نسبین۔ اور طرہ یہ ہے کہ ایک مولوی فلسفہ
پڑھانے کیلئے نوکر رکھا ہے۔

نواب۔ تو کیا برائی کی۔ عقلمندون سے
بحث کرنا آجائیگا۔

بیگم۔ تو اسکول مین جاکے کیون نہین بیٹھتے
پڑھنے کا لطف جب ہی ہے جب لڑکون
کیطرح مار بھی کھائیے۔

نواب۔ آخر اس مین بھی کوئی ہرج ہے۔

بیگم۔ ہرج کچھ نہین۔ پڑھنے سے آپکی ٹانگونکا
رعشہ بند ہوجائیگا۔

نواب۔ درین چہ شک۔

بیگم۔ اور گھر کا انتظام بھی اچھا ہوگا۔

نواب۔ بیشک لیکن تم دونون بالکل
پاگل ہو اور مجھے تمہاری جہالت پر بڑی ندامت
معلوم ہوتی ہے (بیگم صاحبہ سے) مثلاً تم
جانتی ہو اس وقت تم کیا کہہ رہی ہو۔

بیگم۔ جی ہان مین جانتی ہون کہ مین جو کہہ رہی
ہون بالکل سچ کہہ رہی ہون

نواب۔ مین اسکا ذکر نہین کرتا ہون مین پوچھتا ہون
کہ جو الفاظ تمنے کہے وہ کیا ہین۔

بیگم۔ عقلمندی کے الفاظ ہین اور کیا ہین۔

نواب۔ مین یہ کب پوچھتا ہون سوال یہ ہے
کہ مین اس وقت جو تمسے کہہ رہا ہون وہ کیا کہہ رہا ہون

بیگم۔ بیہودہ بک رہے ہو اور کیا کہہ رہے ہو

نواب۔ لاحول ولاقوۃ۔ ہم تم دونون کیا کہہ رہے
ہین۔ وہ زبان کیا ہے جو ہم بول رہے ہین۔

بیگم۔ مین نہین سمجھتی۔

نواب۔ تف ہے تم پر۔ مین پوچھتا ہونا
اس زبانکو کیا کہتے ہین۔

بیگم۔ ہمین نہین معلوم۔ ہمین یہ باتین ہرگز
پسند نہین۔

نواب۔ یہی تو مین کہتا تھا کہ عورتین جاہل مطلق
ہوتی ہین۔ اس زبانکو نثر کہتے ہین۔

بیگم۔ نثر کہتے ہین تو ہمکو کیا۔

نواب۔ تم تو سمجھتی نہین نثر اسکو کہتے ہین جب

نظم نہ ہوا ور نظم اس کو کہتے ہین جو نثر نہ ہو۔

بیگم۔ آپکے مولوی صاحب نے یہی پڑھایا ہو کہ آپ عورتون مین اپنی علمیت جتاتے پھرے۔

نواب صاحب جب بیگم صاحبہ کو تعلیم دے چکے تو خادمہ کو پٹہ سکھلانے لگے اور ایک چھڑی اُٹھا کر اُسکے رسید کی اور کہا کہ اگر کوئی اسطرح مارے تو تم اسطرح جواب دو۔

نصیبن نے کچھ نہ کہا لیکن بیگم صاحبہ سخت غصہ ہوئین اور کہا۔

”نواب صاحب آپ اپنے رُتبے اور منصب کا تو خیال کیجیے آپکو شرم تک نہین آتی شاید کچھ خلل دماغ ہو گیا ہے۔ آخر یہ سب باتین آپنے کہان سے سیکھین انھین لُچے رئیسون سے جو آپکے پاس گھس گھسکر بیٹھتے ہین۔

نواب۔ وہ کیون نہ میرے پاس گھس گھسکر بیٹھین۔ رئیس ہی کے پاس لوگ آکر بیٹھتے ہین کوئی آپ کے پاس تو نہین آتا۔

نصیبن۔ اُن کے پاس آئے تو مین اُسکا مُنہ نہ جھلس دون۔

بیگم نصیبن تم جانتی نہین۔ زیدون کی صحبت سے نواب صاحب کو بڑا فیض پہونچا ہے دربارون مین رسائی ہونے لگی ہے۔

نواب۔ خاموش ذرا زبان سنبھالے ہوئے تم جانتی ہو کہ تم کسکا ذکر کر رہی ہو جسطرح مین تم سے اسطرح وہ لاٹ صاحب سے باتین کرتے ہین کیا یہ میرے لئے فخر کی بات نہین ہے کہ جو شخص لاٹ صاحب سے گفتگو کرتا ہے وہ بار بار میرے مکان پر آئے مجھکو اپنا دوست اور برابر والا سمجھے۔ تمھین معلوم نہین ہے کہ اُسنے میرے ساتھ کیا کیا سلوک کئے ہین۔ وہ مجھکو ایسی ایسی جگہ لے گیا ہے جہان فرشتون کے بھی پر جلتے ہین چیف سکرٹری سے اسی نے میری ملاقات کرائی۔ ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے اسی نے مجھکو ملایا۔ کپتان صاحب سے اسی کے طفیل سے دوستی ہوئی دربارون کے ٹکٹ تک وہی لاکر دیتا ہے۔

بیگم۔ اور قرض لیکے سارا روپیہ ہضم کئے جاتا ہے وہ کچھ نہین۔

نواب۔ ایسے رُتبے والے کو روپیہ قرض دینا کوئی کم فخر کی بات ہے۔

بیگم۔ اور وہ آپکے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے

نواب۔ وہ وہ سلوک کہ اگر تمھین معلوم ہو جائے تو تمہاری آنکھین کھل جائین۔

بیگم۔ آخر بتائیے تو سہی۔

نواب۔ بتانے کی کوئی حاجت نہین صرف اسی قدر کافی ہے کہ وہ میری ایک ایک کوڑی ادا کر دیگا اور جلد ادا کر دیگا۔

بیگم کبھی ادا نہ کیا ہو۔

نواب۔ اچھا دیکھ لینا ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے وہ تو وعدہ کر چکا ہے تم بیکار اصرار کرتی ہو اور دس ہزار کا تو تمسک موجود ہے۔

بیگم - نواب صاحب آپ ہین کس خیال مین
وہ صرف اس لئے چکنی چپڑی باتین کرتا ہے کہ
کسیطرح آپ پھسلین اور ٹھین -

اتنے مین ایک نوکر نے آکر اطلاع دی اور کہا کہ
چودھری مومن علیخان بہادر تشریف لائے ہین

نواب - (بیگم صاحبہ سے) جاؤ - جاؤ - وہ آتے
ہین (نوکر سے) کہان ہین -

نوکر - حضور سڑک پر گاڑی پر سوار کھڑے ہین

نواب - جاؤ بلا لاؤ -

بیگم - آج کچھ اور قرض لینے آئے ہونگے -
جب تک بالکل نچوڑ نہ لینگے پیٹ نہ بھریگا مین
تو جو صورت دیکھ لیتی ہون تو میری آنکھون
مین خون اتر آتا ہے -

نواب - بس بس اب جاؤ وہ آتے ہونگے

بیگم صاحبہ اندر چلی گئین اور نواب صاحب
ایک کرسی پر بیٹھ گئے خان بہادر کا انتظار کرنے
لگے -

پانچوان باب

ایک لمحہ بعد چودھری مومن علی خان بہادر
تشریف لائے - نواب فریدون جاہ کرسی سے
اٹھ بیٹھے اور آگے بڑھکر انگریزی طرز سے
مصافحہ کیا

خان - مزاج شریف -

نواب - دعا کرتا ہون - مزاج اقدس -

خان - شکر ہے - بیگم صاحبہ کے مزاج کیسے ہین

نواب - فضل الٰہی ہے -

خان - واللہ - آج تو آپنے نہایت ہی عمدہ
پوشاک زیب تن فرمائی ہے یہ کس سے سلوائی

نواب - آپ کو نہین معلوم ننھے خان کے
ہاتھ کی سلی ہوئی ہے وہ کہتا ہے کہ مین
ڈپٹی کمشنر کے کپڑے سیتا ہون -

خان - اب آپ ہمیشہ اسی قسم کی پوشاک پہنا
کیجئے یہ آپ پر بہت کھلتی ہے یقین جانئے
دربار مین سیکڑون رئیس آتے ہین لیکن یہ وضع
یہ قطع کسی کی نہین دیکھی -

نواب - سچ کہئے گا -

خان - ذرا پیٹھ تو پھیرئے - واہ کیا ہی عمدہ
تراش ہے -

نواب - جی نہین -

راوی - واہ کیا بھولاپن ہے -

خان - آج آپ کو آنکھین ڈھونڈھتی تھین
دل بے چین تھا تعلق بھی کیا بری شے ہے
خیر مین آج ہی صبح لاٹ صاحب کے دربار مین
بھی آپکا ذکر کر رہا تھا -

نواب - آپ نے بڑی عزت افزائی فرمائی

خان - مین تو آپ کا خادم ہون آپ نے
میرے ساتھ بڑے بڑے سلوک کئے ہین

نواب - آپ شاید ہنستے ہین -

خان - ایک تو آپ نے مجھکو وقتاً فوقتاً قرض

دام دیکر میری حاجت روائی کی اُلٹا آپ فرماتے ہین کہ مین ہنستا ہون اب مین آپ کا قرض ادا کرنا چاہتا ہون اور میرے آنے کا خاص مقصد یہی تھا کہ آج اس معاملہ کو طے کر دون ۔

نواب ۔ (اپنے دلمین) اگر بیگم صاحبہ ہوتین تو اُنسے کہتا کہ دیکھو میرے دوست ایسے ہوتے ہین ایک تو لاٹ صاحب کے دربار مین میرا ذکر کیا دوسرے جو مجھسے قرض لیا تھا اُسکے چکوتہ کی اس قدر فکر ہے کہ صرف اسی غرض سے آج میرے پاس آئے

خان ۔ قرض کا بار کچھ ایسا ہوتا ہے کہ اس سے جس قدر جلد سُبکدوشی حاصل ہو اُتنا ہی اچھا ہے ۔ حالانکہ مین جانتا ہون کہ آپ کو کوئی بے اطمینانی نہین ہے بلکہ آپکو شاید کبھی خیال بھی نہوا ہوگا لیکن مجکو تو یہ ضرور لازم ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو قرض کی ادائی کی فکر کر دیجائے ہان تو مجھکو کتنا دینا ہے ۔

نواب ۔ (اپنے دل مین) بیگم صاحبہ کے خیالات بھی کیسے بیہودہ ہوتے ہین کہتی تھین کہ وہ سب روپیہ ڈکار جائے گا ۔

خان ۔ کیا آپ کو پورے طور پر یاد ہے کہ آپنے کس قدر روپیہ دیا تھا ۔

نواب ۔ (ایک نوٹ بک نکال کر) دس ہزار تو پہلے دیئے تھے جس کی آپنے دستاویز لکھدی ہے باقی رقمین یادداشت مین لکھی ہین ملاحظہ فرمایئے ایک دفعہ تو ۲۰۰۰ روپیہ دیا تھا ۔

خان ۔ ٹھیک ہے ۔

نواب ۔ دوسرے موقع پر ۱۰۰۰ کی ایک چک دی تھی ۔

خان ۔ بہت صحیح ہے ۔ اور ۔

نواب ۔ ایک دفعہ ۵۰۰ روپیہ کے پانچ نوٹ دیئے تھے

خان ۔ بجا ہے ۔

نواب ۔ یہ تینون رقمین ملاکر ۳۵۰۰ روپیہ ہوئے

خان ۔ بیشک ٹھیک ہے ۳۵۰۰ روپیہ ہوا

نواب ۔ ۲۰۰۰ روپیہ آپنے چھی لال مہاجن کو دلوائے تھے ۔

خان ۔ صحیح ۔

نواب ۔ ۱۰۰۰ روپیہ آپنے کریم بخش سوداگر کے آدمی کو دلوایا تھا ۔

خان ۔ ہان جب وہ لیمپون کا بل لیکر آیا تھا

نواب ۔ اور ۹ ہزار روپیہ آپ ایک مرتبہ لے گئے تھے ۔

خان ۔ یہ کل کتنا ہوا ۔

نواب ۔ (حساب لگا لے) ۹۵۰۰ ۔

خان ۔ ۹۶۰۰ روپیہ نہ ہوا حساب تو لگائیے ۔

نواب ۔ جی ہان ۔ جی ہان ۔

خان ۔ اچھا تو ۳۵۰۰ اور ۹۶۰۰ ۔ کل ۱۳۱۰۰ ۔ روپیہ ہوا ۔

نواب ۔ بہت ٹھیک ۔

خان ۔ ۱۳۱۰۰ روپیہ ہوا اچھا اب آپ ۹۰۰

روپیہ اور دین تو کل ۱۴۰۰ روپیہ ہو جائیگا
بلکہ بہتر یہ ہوگا کہ ۱۰۰۰ اور دیدیجیے پورے
۱۵۰۰ کا حساب ہے۔ لیکن یہ بتا دیجیے کہ
آپ کو کوئی زحمت تو نہین ہوگی۔

نواب۔ جی نہین۔ زحمت کیا ہوگی کہین ان
باتون مین زحمت ہوتی ہے۔

بیگم صاحبہ جو اس کمرے کے قریب کے
کمرہ مین بیٹھی ہوئی یہ سب باتین سن رہی تھین
اپنے دل ہی دل مین پیچ و تاب کھا رہی تھین
اگر انکا قابو چلتا تو وہ خان بہادر کو جو صاحب
بہادرون سے ملاقات کا لالچ دلا دلا کے
ہزارون روپیہ اینٹھے لیتا تھا پولیس کے سپرد
کر دیتین مگر کیا کرتین کوئی بس نہ تھا قہر درویش
بر جان درویش والی بات تھی۔

خان۔ اگر آپ کو کوئی تکلیف ہو تو مین دوسری
جگہ سے لے لون۔

نواب۔ جی نہین۔

بیگم صاحبہ اپنے دل مین کہہ رہی تھین کہ
وہ جب تک نواب صاحب کو تباہ نہ کر دیگا
پیچھا نہ چھوڑیگا۔

خان۔ آپ تکلیف نہ فرمایئے اگر کوئی زحمت
ہو تو رہنے دیجیے مجلو روپیہ کے بند و بست مین کوئی
دقت نہ ہوگی۔

نواب۔ (ایک چک لکھتے ہوئے) قسم ہے
خدا کی بھلا آپ سے عذر ہو سکتا ہے۔

خان۔ مین نے اس غرض سے کہا کہ مجکو
اور جگہ سے بھی مل سکتا ہے ہزارون دوست
و احباب دینے پر آمادہ ہین مگر خیال اسکا ہے کہ
آپ میرے قدیم کرم فرما ہین مین نے خیال کیا
کہ اگر مین کسی اور سے قرض لونگا تو آپ شاید
برا مانین گے۔

نواب۔ آپنے میری توقیر بڑھائی آپکو جب
کبھی ضرورت ہوا کرے بے تکلف فرما دیا کیجیے

خان بہادر نے چک لیکر جیب مین رکھی اور چند
تملق آمیز باتین کرکے چلے گئے۔

× × × × × × × × × ×

خان بہادر کے جاتے ہی بیگم صاحبہ اُس کمرے
مین آئین جسمین نواب صاحب تشریف فرما تھے اور کہا
دیکھیون صاحب مین کیا کہتی تھی۔

نواب۔ تم کیا کہتی تھین۔

بیگم۔ مین کہتی تھی کہ وہ جب تک آپ کا گھر برباد
نہ کر دیگا باز نہ آئے گا۔

نواب۔ تمہاری بلا سے تمہارا مطلب ہے
کہ اس شخص کو قرض نہ دون جس نے میرے ساتھ یہ سلوک
کیا کہ بڑے بڑے دربارون مین میری رسائی ہو گئی

بیگم۔ خیر۔ دل کھول کے روپیہ لٹاؤ آپ کی
قسمت ہی مین فقیر ہونا لکھا ہے۔

چھٹا باب

دوسرے دن خان بہادر چودھری محسن علی صاحب

پھر تشریف لاے اور ایکی مرتبہ نواب صاحب کے
مونڈنے کیلیئے دوسری چال چلے صبح کا وقت
تھا۔ نواب صاحب اپنے پلنگ پر لیٹے ہوے حقہ
پی رہے تھے اور دوسرے کمرے مین جو اس
کمرے سے ملا ہوا تھا بیگم صاحبہ اور انکی دختر نیک اختر
حسن آرا بیٹھی ہوئی چپکے چپکے باتین کر رہی تھین
وہ مومن علی خان کے آنے پر بالکل خاموش
ہوگئین اور نواب صاحب جو اس امر سے ناواقف
تھے کہ انکی بیگم صاحبہ اور لڑکی نزدیک کمرے مین
بیٹھی ہوئی ہین خان بہادر سے گلچپ کرنے
لگے۔ بیگم صاحبہ نے یہ خیال کرکے کہ خان بہادر
نہ معلوم کس قسم کی گفتگو کرین لڑکی کو گھر کے اندر
بھیجدیا اور خود ایک چارپائی پر لیٹ کر اُن کی
گفتگو سننے لگین۔

نواب۔ کچھ ہماری عصمت آرا کی بھی خبر ہے؟

خان۔ بہت ہی مشکور تھین۔ کہتی تھین کہ
شہر بھر مین بانو بندی کی جوڑی دکھلائی لیکن کسی
کے یہان اس قسم کی ایک نہ نکلی۔ کیون جناب
آپنے وہ کہان سے منگوائی تھی۔

نواب۔ میرے ایک دوست دہلی مین ہین
اُنکی معرفت بنوائی تھی۔

خان۔ لاگت تو بہت آئی ہوگی۔

نواب۔ ہان کوئی دو ہزار روپیہ۔

خان۔ دیکھنے مین معلوم ہوتا ہے کہ دس ہزار
سے کم کی نہین ہے جتنی لال جوڑی کو بھی دکھائی
وہ کہتے تھے کہ اُس ساتھ کی جوڑی دل تو لکھنؤ
بھر مین بن نہین سکتی اور بنے تو آٹھ ہزار روپیہ
سے کم مین نہین بنے گی۔

نواب۔ پھر آپ تو جانتے ہین کہ بندہ کوئی
ایسی ویسی چیز نہین بنواتا۔ اگر کسی دوست
کو کوئی چیز دے تو اچھی دے خراب شئے دینے سے
کیا فائدہ۔

خان۔ آپ کی کیا بات ہے آپ اپنے وقت کے حاتم ہین

نواب۔ آپ بناتے ہین۔

خان۔ جی نہین مین آپ سے سچ کہتا ہون
کہ مجھ سے آج تک جس شخص سے ملاقات ہوئی
اسکو آپکا مداح پایا عصمت آرا تو کچھ ایسی ممنون
و مشکور معلوم ہوتی ہین کہ کچھ ٹھکانا ہی نہین
کہتی تھین کہ آج شام کو نواب صاحب کی خدمت
مین ضرور حاضر ہونگی۔ مین نے کہا کہ وہ خود آئینگے
آپ تکلیف نہ کیجیے لیکن انھون نے نہ مانا۔
اور کہا مین خود جاؤنگی اُنکو تکلیف نہ دونگی
بس حد ہوگئی جس پر ایک جہان جان دیتا ہے
وہ آپ پر مرتی ہے عورتون مین ایسی عورت
جنکو سچی الفت ہو کم دیکھی جب سے اُن کو آپ
سے محبت ہوئی اُنکا یہ حال ہے کہ اب کسی
غیر شخص سے بات چیت نہین کرتین اور چونکہ
مجھکو آپکا حقیقی دوست سمجھتی ہین اسلیئے مجھ سے
بھی باتین کرتی ہین ورنہ شاید مجھ سے بھی ربط
و ضبط ترک کر دیتین۔

نواب - بھلا کہین یہ ممکن ہے آپ ہی کے
طفیل سے تو میری وہانتک رسائی ہوئی تھی
خان - واہ سچ پوچھیے تو یہ آپکے حسن نے
اُنکے دل مین رسائی کی ورنہ مین کیا چیز تھا
عصمت آرا جسکا ابھی ذکر ہوا ہے خود خان
بہادر کی فرضی معشوقہ تھی مگر خان بہادر اس
عورت کے پردہ مین نواب کے دونون ہاتونسے لوٹ
رہے تھے اور اب موقع پاکے اسکا ذکر کر دیا اور
کہدیا کہ وہ آپ پر فریفتہ ہے اور نوابصاحب
ایسے سادہ لوح کہ صورت بھی نہین دیکھی اور
ریشہ خطمی ہوگئے سمجھے کہ من ہم چیزے ہستم ورنہ
ایک جوان حسین عورت ہم پر کیون مرتی
غرض ہوائے امارت انکے دماغ مین ایسی سما
گئی تھی کہ اپنا نیک و بد بالکل بھول گئے تھے۔
اور جس طرح خان بہادر صلاح دیتے تھے اسی
طرح انکی صلاح کی پیروی کرتے تھے اور خان بہادر
کبھی تو کوئی زیور لے گئے اور کچھ اپنے پاس رکھا
اور کچھ اپنی معشوقہ عصمت آرا کے حوالے کر دیا
اور کبھی نقد مار لیگئے۔
غرض ایک عرصہ تک نواب صاحب کو
لیت و لعل مین رکھا اور اب اُمید دلائی کہ
عصمت آرا آج تشریف لائین گی اور لطف
یہ ہے کہ عصمت آرا کو خبر بھی نہین ہے کہ یہ نواب
صاحب کون ہین اور کہان رہتے ہین۔
نواب صاحب بے صبر فرحت [illegible]

لیکن اپنے دل مین ڈرے کہ اگر وہ آئین اور بیگم صاحبہ
کو خبر ہوئی تو بُری ٹھہریگی مگر یہ خبر ہی نہ تھی کہ
بیگم صاحبہ سب سُن رہی ہین —
نواب - تو اُنکو ٹھہرائینگے کہان —
خان - یہین اور کہان —
نواب - یہان تو ٹھیک نہین ہے بیگم صاحبہ
سنینگی تو ستم ہی برپا کر دینگی —
خان - اچھا تو دوسری کوٹھی مین ٹھہرا دیجیئگا
وہان تو اس بات کا کچھ ڈر ہے نہین کہ کوئی
دیکھیگا اور بیگم صاحبہ سے کہدیگا - لیکن ایسا کیجیئگا
کہ نعیمن وہان نہ جانے پائے —
نواب - اسکی طرف سے بے فکر رہیئے اسکا
تو مین نے پہلے سے آنا جانا بند کر دیا ہے
خان - بس پھر کیا ہے پانچون گھی مین ہین
اور "
نواب اور انھون نے بازوبند لینے مین
کوئی اصرار تو نہین کیا تھا —
خان - کچھ نہ پوچھیئے وہ لیتی کب تھین جب بہت
سی قسمین دلوائین تو اُنھون نے قبول کیا
نواب - اس بازوبند کا کچھ اثر بھی ہوگا -
خان مین نے کہا نہین کہ وہ آپکے بازوبند
پر فریفتہ نہین ہین بلکہ آپکے دیدار کی بہت
مشتاق ہین —
نواب - خانصاحب آپکے احسانون نے
تو میری گردن جھکا دی مین کس زبان سے آپکی اس

عنایت کا شکریہ ادا کرون کہ آپ نے اس رتبہ
منصب پر پہونچکر میرے حق مین وہ بھلائی کی
جو کوئی دوسرا ہرگز نہ کرتا ۔
خان ۔ دوستون کیلیے سب جائز ہے
یہ کیا اگر اس سے زیادہ کوئی اہم خدمت ہوتی
تو مین آپ کے لئے خوشی سے انجام دیتا آپ
کا اخلاق کچھ ایسا ہے کہ مین تو مین ہر شخص آپکے
ارشادات کو سر آنکھون سے بجا لانیکو تیار ہے
نواب ۔ مین کس قابل ہون یہ آپکا حسن
ظن ہے ۔ ورنہ من آنم کہ من دانم ۔ اگر کبھی غریب
خانۂ دل تک میری رسائی ہو جائے تو نوابی کیا
فقیر ہو جاؤن لیکن اس کی گدائی کو بادشاہی
سمجھون ۔
خان ۔ عشق ہو تو ایسا ہو کہ آپ اُن پہ فدا وہ آپ پہ
نواب ۔ اور اب تک آئیگی ۔
خان ۔ کوئی ۵ بجے تک آئیگی ۔ اور کیون
صاحب ایسا کیجیے تو کیسا ہو کہ بیگم صاحبہ کو مع
حسن آرا و نصیبن کے انکی ہمشیرہ کے یہان
بھجوا دیجیے ۔ آج جائین چاہین کل پلٹ آئین
نواب ۔ یہ تو بہت ہی عمدہ صلاح ہے ۔
وہ جانے کو کبھی کہتی تھین ۔
خان ۔ اچھا تو مین رخصت ہوتا ہون شام
کو عصمت آرا کو لیکر حاضر ہونگا ۔

ساتوان باب

صبح ۹ بجے تھے نصیبن اور بیگم صاحبہ ایک
کمرے مین بیٹھی ہوئی تھین بیگم صاحبہ مغموم
تھین اور نصیبن کا چہرہ اُداس تھا ۔
نصیبن ۔ بیگم صاحبہ اب پلنگ پڑھنے لگے
بیگم ۔ کیا کیا ۔
نصیبن ۔ کچھ پوچھیے نہین ۔ سرہانے سانپ
بیگم ۔ تو تو پہیلی بوجھواتی ہے ۔ کہان پلنگ
کہان سانپ ۔ صاف صاف کیون نہین
نصیبن ۔ موئے ہی کا ناطہ خان بہادر کا بچہ آیا ہے
نواب صاحب کے کان مین کچھ پھونک جاتا ہے
اور نواب صاحب ایسے سیدھے سادے ہین
کہ اس کی باتون مین آجاتے ہین کہلانے کو تو
چودھری صاحب خان بہادر ہین مگر کام ایسے کرتے
ہین کہ شہر کی کٹنیان بھی شرمائین ۔
بیگم ۔ کچھ نہ کہو مین سب جانتی ہون ۔
نصیبن ۔ اور مین نے تو اپنے کانون سے سنا
بیگم ۔ تو کہان تھی ۔
نصیبن ۔ مین پردے کی آڑ مین کھڑی ہوئی
سن رہی تھی آج موئے نکاٹا کسی مالزادی کو لانیوالا
ہے ۔ کہتا تھا کہ بیگم صاحبہ کو انکے بھائی کے گھر بھجواؤ
بیگم ۔ مین تو خود جانے کا ارادہ رکھتی ہون
لیکن اس خیال سے کہ نواب صاحب کی
آوارہ مزاجی اور بڑھے گی ہاتھ مل مل کے اپنے دن

کاٹ رہی ہون - زیادہ تر مجھے حسن آرا کی فکر ہے
اس کی شادی ہو جاے تو مین یہان قدم نہ
رکھون - اب جوان بیٹی کا گھر مین رکھنا ٹھیک
نہین ہے ۔ نواب صاحب کے تو دماغ مین سمائی
ہے کہ کسی نیچریے یا کرسٹان سے اسکی شادی
کر دین اور یہ نہین دیکھتے کہ شادی کے معاملہ
مین اپنی مرضی نہین چلتی - تو خود جانتی ہوگی
کہ حسن آرا مرزا ثریا جاہ کا نام سنکر کس قدر
خوش ہوتی ہے وہ کسی نیچریے سے شادی کرنا
کب گوارا کریگی - مین بھی مرزا ثریا جاہ کو پسند
کرتی ہون - وہ بڑے سلیقے اور چلن کے آدمی ہین
اتنے دن ہوے آج تک نہ سنا کہ بیچے انگریزون
کی صحبت مین بیٹھے ہون -

نصیبن - خدا کرے ہماری حسن آرا ثریا جاہ سے
بیاہی جائین -

بیگم - اور تیری شادی حسینی سے ہو جائے

نصیبن نے مسکرا کے گردن جھکا لی وجہ کیا تھی
کہ وہ ثریا جاہ کے ملازم حسینی پر واقعی مرتی تھی

بیگم - نصیبن جواب کیون نہین دیتی -

نصیبن - کیا جواب دون آپ تو خود جانتی
ہین پھر جس طرح مین یہان اپنی حسن آرا کی خدمت
کرتی ہون اسی طرح وہان بھی کیا کرونگی -

بیگم صاحبہ بہت ہی خوش ہوئین اور فرمایا
"نصیبن اب نواب صاحب سدھرنے
والے نہین - یہ تو میری دلی دعا ہے کہ خدا ان کو
راہ راست پر لائے اور خوش رکھے لیکن اب
میرا انکا ساتھ مشکل ہے مجھ سے اور تو سب باتین
سہی جائینگی لیکن سوت نگوڑی کی صورت نہین
دیکھی جائیگی ایک میان مین دو تلوارین نہین
رہ سکتی ہین جب حسن آرا کی شادی ہو جائیگی تو
مین بھی اپنے بھائی کے گھر چلی جاؤنگی - مجکو
دو سو روپیہ وثیقہ ملتا ہے وہ میرے لئے بہت ہے

نصیبن - بیگم صاحبہ یہان رہنے مین سوائے
بے غرتی کے اور کچھ نہین ہے اگر نواب صاحب
کی قسمت مین بھٹکنا لکھا ہے تو ادھر ادھر بھٹکینگے
اور نہین تو اپنے آپ بھٹکینگے - ہمارے آپکے کیے
کیا ہو سکتا ہے -

بیگم - یہ تو ٹھیک ہے لیکن (نواب صاحب
کی حالت پر افسوس کرکے) یہ بھی تو نہین ہو سکتا
(پھر غور کرکے) اچھا آج تو مین اپنے بھائی کے
یہان ضرور جاؤنگی پھر دیکھا جائے گا
دیکھون وہ کیا صلاح دیتے ہین اور نصیبن تو آج
مرزا ثریا جاہ سے جاکے اطلاع دے کہ ہم اپنے بھائی
کے یہان آگئے ہین - کل تکلیف کرکے تھوڑی دیر
کے لئے وہان چلے آئین تو انسے کچھ مشورہ کیا جائے

نصیبن - بہت خوب - مین آج جاؤنگی -

بیگم - کس وقت -

نصیبن - کوئی آدھ گھنٹہ بعد ذرا نواب صاحب
باہر جائین تو جاؤن وہ دیکھینگے تو جانے
نہ دینگے کیا آپ نہین جانتی ہین کہ انھون نے

میرے باہر آنے جانے کی بالکل ممانعت کردی ہے۔

بیگم - اچھا۔

آٹھوان باب

مرزا ثریا جاہ ایک آرام کرسی پر بیٹھے ہوئے وہ اخبار پڑھ رہے تھے اور انکا ملازم حسینی کرسی کے پیچھے کھڑا ہوا تھا۔

ذرا دیر بعد ایک خادمہ آئی اور اُسنے آکر اطلاع دی۔

حضور بڑی بیگم کے یہان سے مہری آئی ہے

ثریا - یہین بھیجدو۔

ایک لمحہ بعد نصیبن حاضر ہوئی اور بندگی کرکے مودب کھڑی ہوگئی۔

ثریا - کیسے آنا ہوا۔

نصیبن - حضور بیگم صاحبہ نے بھیجا ہے۔

ثریا - (غصہ سے) کیا فرمایا ہے۔

نصیبن - حضور تخلیے مین عرض کرونگی۔

ثریا - جو کچھ کہنا ہو کہو تخلیے کی کوئی ضرورت نہین ہے۔

نصیبن - حضور ایک خوشخبری لے کر آئی ہون۔

ثریا - مُردار کہین کی - تو ہمیشہ اسی قسم کی جھوٹی خوشخبریان سُنانے آتی ہے۔

نصیبن - کیون حضور یہی میری خدمتون کا صلہ ہے۔

ثریا - جاؤ اپنی بیگم صاحبہ سے کہدو کہ اب مجھے معاف رکھین۔

مرزا صاحب کو حسن آرا سے اس قدر محبت تھی کہ وہ اسکو دیکھنے کے لئے نہایت بیتاب تھے۔ عشق نے انکو ایسا دیوانہ بنایا تھا کہ دن رات حسن آرا کا خیال بسا تھا۔ دوستون مین آنا جانا بھی ترک کردیا تھا اور دل بہلانے کا اگر کوئی ذریعہ تھا تو کتابین تھین یا کبھی کبھی خفیہ طور پر نصیبن کی معرفت اپنی پرچال معشوقہ سے خط کتابت رکھتے تھے مگر چونکہ نواب صاحب اس شادی کے بالکل خلاف تھے اُس کوئی امید باقی نہ تھی اس لئے انھون نے مایوسی کی حالت مین خط کتابت بھی بند کردی تھی اور یہ قصد کرلیا تھا کہ اب عمر بھر کسی سے شادی نہ کرینگے۔ یہ آج ایک مہینے بعد کا ذکر ہے کہ نصیبن انکے پاس آئی ہے اور وہ اپنی اندرونی کوفت ورنج کی وجہ سے اس قدر آزردہ ہین کہ انکو درحقیقت نصیبن سے گفتگو کرتے ہوئے برا معلوم ہوتا ہے

نصیبن (حسینی سے اشارہ سے) یہ کیا بات ہے

حالانکہ حسینی کو اپنی معشوقہ نصیبن کی زبانی کی تو خوشی تھی مگر اپنے مالک کو رنجیدہ اور غمگین دیکھ کر اسکا دل بھی بھر آیا اور اسنے ان اشارون مین جواب دے دیا جن کا مطلب یہ تھا

وہ جاؤ بس دیکھ لیا" اور کمرے سے
باہر چلا گیا۔
نصیبن۔ مرزا صاحب۔ آخر آپ اس قدر ناراض
کیون ہین۔
ثریا۔ تو نے سنا نہین مین نے کیا کہا۔ بیگم صاحبہ
سے جا کر کہدے کہ اب مجھے معاف کرین
نصیبن ثریا جاہ کو غصہ مین دیکھکر کمرے
کے باہر چلی گئی۔ راستہ مین حسینی سے ملاقات
ہوئی اور ایک دو باتین کین اس کے بعد اپنے
گھر کا راستہ لیا۔ حسینی آ ہی رہا تھا کہ مرزا ثریا جاہ
نے آواز دی۔
ثریا۔ کچھ معلوم ہوا کیون آئی تھی۔
حسینی۔ حضور مین نے پوچھا نہین اور وہ
بھی ایسی خوف زدہ تھی کہ اسنے کچھ نہ کہا
ثریا۔ کیا سلوک کیا ہے۔ یہان تو زیست
حرام ہوگئی ہے اور انکے حساب کچھ نہین۔
حسینی۔ حضور اس مین نہ تو بیگم صاحبہ کا کوئی
قصور ہے اور نہ حسن آرا کا یہ سارا فساد نواب
صاحب کی ذات کا ہے۔ سنتے ہین کہ علی گڑھ
کے ایک نیچریے سے اس کی شادی کرنیوالے
ہین مگر ابھی طے نہین ہوا ہے۔
ثریا۔ جب بیگم صاحب کا کچھ اختیار نہ تھا تو
مجھے کیون لیت و لعل مین رکھا صاف جواب
کیون نہ دے دیا۔
حسینی۔ وہ تو آپ چاہتی ہین کہ انکی دختر کے
ساتھ آپکا عقد ہو مگر کیا کرین مجبور ہین۔
ثریا جاہ کا جوش عشق عود کر آیا اور انھون
نے نہایت موثر لہجہ مین کہا۔
"اگر دنیا مین مجکو کسی چیز سے محبت تھی
تو اس حسن مجسم سے لیکن افسوس میری محبت
کا کوئی نتیجہ نہ نکلا مجکو دن و رات سوا اس کے
تصور کے اور کسی چیز کا خیال نہین نہ کھانے
پینے سے سروکار اور نہ آرام و راحت سے
واسطہ۔ اگر مجکو کسی چیز کی خواہش ہے تو اس
گوہر بے بہا کی جس کے قدمون پر اپنی جان
تک تصدق کرنے کو تیار ہون اگر مین نے
کبھی حسن اتفاق سے اس کا پیارا چہرہ دیکھ لیا
تو جیسے جان مین جان آگئی۔ دل ہاتھون بڑھ گیا
غالباً میرے جیسے اسکا بھی یہی حال ہوگا ہر خطا
سے محبت اور الفت۔ شرم و حیا ٹپکتی تھی
ممکن نہین کہ وہ میرے سوا کسی دوسرے کا
خیال کرتی ہو مان بھی ہماری خوش قسمتی سے
بیٹی کی طرفدار ہے لیکن افسوس باپ کیسا
ظالم ہے۔ ہمارے نازک دلون پہ سخت ستم ڈھا رہا ہے
حسینی۔ پھر حضور اب کیا کرنا چاہیے آپ نے
تو نصیبن کو بھی نہین ٹھہرنے دیا ابھی کچھ حال معلوم
ہوتا۔
ثریا۔ ہان یہ بھی غلطی ہوئی جب انسان کی تقدیر
الٹی ہوتی ہے تو ایسی ہی باتین سوجھتی ہین مین نے
بیکار گھر کا نہ معلوم بیگم صاحبہ سے جا کے کیا جڑ سا لو کیا نتیجہ ہو

حسینی - اس بات سے تو آپ خاطر جمع رکھیں
وہ آپ کی خیر خواہ ہے بدخواہ نہیں ہے لیکن
یہ بتائیے کہ اب کیا تدبیر کی جائے کہ حضور کا
غم غلط ہو -
ثریا - کیا بتاؤں -

+ + + + + + + + + + +

تھوڑی دیر بعد حسینی بیگم صاحب کے مکان پر
پہونچا اور نصیبن کو الگ لے جا کے کہنے لگا
حسینی - تم آج کیسے گئیں تھیں -
نصیبن - بیگم صاحب نے بھیجا تھا وہ کہتی تھیں
کہ مرزا ثریا جاہ سے کہہ آنا کہ ہم اپنے بھائی
کے گھر جاتے ہیں کل تکلیف کر کے تھوڑی دیر
کے لئے تشریف لائیں کچھ کہنا ہے -
حسینی - تمھیں تو معلوم ہوگا - آخر کس لئے
بلوایا ہے -
نصیبن - اسی شادی کے لئے کچھ کہنا ہوگا
حسینی - اور ایک نیچریے سے شادی
ہونیوالی تھی اس کا کیا ہوا -
نصیبن - ابھی کچھ نہیں ہوا لیکن نواب صاحب
کی یہی مرضی ہے کہ کسی نیچریے سے حسن آرا کی
شادی کر دیں -
حسینی - اور حسن آرا کیا کہتی ہیں -
نصیبن - وہ بیچاری کیا کہیں گی - شرم کے
مارے سر نہیں اٹھاتی ہے لیکن یہ میں کہے
دیتی ہوں کہ اگر نواب صاحب نے کسی نیچریے
سے اس کی شادی کرنے کو کہا تو وہ صاف
صاف انکار کر دیگی -
حسینی - پھر کچھ اُمید ہے -
نصیبن - اُمید ہے اسی لئے تو بلایا ہے
تم جا کے میری طرف سے کہہ دینا کہ کل کے
دن ضرور آئیں - ہم دونوں تو اُن کے لئے
کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے -
حسینی - اچھا - میں جا کے کہہ دونگا جانا نہ
جانا اُنکے اختیار ہے -
نصیبن - اچھا تم جاؤ دیر ہوگی -
نصیبن یہ کہہ کے گھر میں چلی گئی اور
حسینی اپنے آقا کو یہ خوشخبری سنانے کے لئے
دوڑتا ہوا مکان پر پہونچا اور مرزا ثریا جاہ سے
کل حال بیان کیا - مرزا صاحب کی باچھیں
کھل گئیں بہت ہی خوش ہوئے اور کہا کہ میں
کل ضرور جاؤنگا -
مرزا - اندنوں تو اشرف آباد میں نواب صاحب
کے بھائی رہتے ہیں نا -
حسینی میں ان کا گھر جانتا ہوں حضور کے
ہمراہ چلونگا -

نواں باب

نواب فریدون جاہ تقریباً ۹ بجے سیر سپاٹے سے
واپس آئے اور گاڑی سے اترتے ہی بیگم صاحبہ کے پاس گئے
نواب - بیگم صاحبہ کو اداس دیکھکر بیگم صاحبہ

آج آپ اُداس کیوں ہیں - خدانخواستہ آپکے
دشمنوں کی طبیعت تو ناساز نہیں ہے -
بیگم صاحبہ سخت متعجب ہوئیں کہ آج نواب
صاحب اس قدر غیر معمولی مہربانی سے کیوں
پیش آتے ہیں لیکن نواب صاحب اور خان
بہادر کی گفتگو کا خیال کر کے معاً سمجھ گئیں کہ
نواب صاحب اپنے مطلب سے آئے ہیں -
بیگم - اُداس تو نہیں ہوں -
نواب - یہ تو آپ جھوٹ کہتی ہیں آپکے لہجہ
سے اُداسی ٹپکتی ہے -
بیگم - تو پھر کیا -
نواب - (مصنوعی محبت سے) تمہیں ہمارے
سر کی قسم - سچ بتاؤ کیوں اُداس ہو -
بیگم - میری طبیعت یہاں نہیں لگتی ہیں دو
ایک روز کیلئے اپنے بھائی کے یہاں جاؤنگی
نواب - تو منع کس نے کیا تھا - آپ خوشی سے
جائیں - وہاں جانے سے آپ کی طبیعت بھی
بحال ہو جائیگی - کب جایئے گا - گاڑی کا
انتظام کر دیا جائے -
بیگم - آج قصد ہے -
نواب - اچھا تو میں ابھی گاڑی منگواتا ہوں
مجھے آپ کی خاطر ہر طرح پر منظور ہے -
بیگم لیکن آپنے حسن آرا کی شادی کے بارے میں کیا فیصلہ کیا
نواب صاحب نے یہ خیال کیا کہ اگر اس
وقت انکار کرتا ہوں اور خدانخواستہ بیگم صاحبہ
غصہ ہو کر اپنے بھائی کے یہاں نہیں گئیں تو
بڑی مشکل ہوگی - جواب دیا -
نواب - میں نے تو کہہ دیا کہ جو رائے طے پا جائے
وہی ٹھیک ہے - مجھکو تو خود اسکی شادی کی فکر ہے
بیگم - نواب صاحب میں اپنے پیارے بچے
کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ مجھے دنیا میں سوا اسکے
اور کسی بات کی فکر نہیں ہے کہ حسن آرا کی شادی
کسی ایسے شخص کے ساتھ ہو جسکو حسن آرا قبول
کرے اور جو مذہب کا پابند جوان صالح اور لائق ہو
آپسے کئی مرتبہ اسکے بارے میں ذکر کیا لیکن
آپ متوجہ نہیں ہوتے - آخر میں کب تک
اسی طرح کڑھ کڑھ کر جان دیا کرونگی -
نواب - اب کی تم اپنے بھائی کے یہاں
ہو آؤ - اُن سے بھی صلاح لے لو - اسکے بعد
دیکھا جائیگا -
بیگم - خیر یہ بھی صحیح -
نواب صاحب اپنے دل میں سمجھے کہ بالا
جیتا - دوسری طرف منہ کر کے ہنسنے لگے اور
تھوڑی دیر بعد باہر جا کے کوچبان کو حکم دیا کہ گاڑی
تیار کر لائے جب گاڑی تیار ہو کر آئی تو بیگم صاحبہ
مع حسن آرا اور نعیمن کے سوار ہوئیں اور کوئی
تین بجے کے قریب اشرف آباد میں اپنے بھائی کے گھر پہنچیں

دسواں باب

خان بہادر جب نواب صاحب سے ملاقات

کر کے اپنی معشوقہ سیم تن عصمت آرا کے یہاں
آئے تو اُس سے کہا کہ آج ہم اپنے ایک معزز
دوست کے یہاں چلتے ہیں تمکو بھی ہمارے
ساتھ چلنا ہوگا - حالانکہ عصمت آرا کا دل
نہیں چاہتا تھا - اور اسنے اول اول انکار کیا
لیکن خان بہادر کے اصرار پر طوعاً و کرہاً منظور
کر لیا اور ایک بند گاڑی میں سوار ہو کے کوئی
تین بجے کے قریب نواب صاحب دو تمندار کے مکان میں
وارد ہوئیں -

خان نے عصمت آرا کو سمجھا دیا تھا کہ اگر
نواب صاحب کچھ نذر کریں تو انکار نہ کرنا وہ
ایک خبطی آدمی ہیں مگر چونا ہیں -
تھا اسلئے تمہیں لئے چلتا ہوں جب گاڑی
دروازے پر کھڑی ہوئی تو ایک نوکر نے کہا
سرکار اندر تشریف رکھتے ہیں چلیے -

خان - کیا کر رہے ہیں -

ملازم - حضور کپڑے بدل رہے ہیں -

خان - صبح تو کپڑے بدلے تھے -

ملازم - حضور رئیس آدمی ہیں دن میں سو
مرتبہ بدلیں تو کیا پروا ہے - ملازم یہ کہکر چلا گیا -

عصمت آرا اور خان بہادر گاڑی
سے اُتر کر باغ میں ٹہلنے لگے اور نواب صاحب
کو اپنے کمرے سے نکلتے اور پھر اندر جاتے دیکھا

عصمت آرا - (خان بہادر سے) مجھے
آپ نے لا کے کہاں پھنسا دیا میں تو یہاں
کسی کو جانتی بھی نہیں -

خان - آپ کاہے کو گھبراتی ہیں یہ بھی اپنا
ہی گھر ہے -

خان بہادر عصمت آرا کو نواب فریدون جاہ
کی خدمت میں ہرگز پیش نہ کرتے مگر چونکہ وہ
ایک گرگ باران دیدہ شخص تھا اور جانتا تھا
کہ اول تو نواب صاحب جوان نہیں کہ انکو کوئی عورت
محبت کی نگاہ سے دیکھے دوسرے اس کو
یہ بھی یقین تھا کہ عصمت آرا ان عورتوں میں نہیں
ہے جو جوان اور حسین کو بھی دیکھ کے مجکو چھوڑ
دیگی تو دھڑ کیا کہ وہ خان بہادر پر دل سے
فدا تھی حالانکہ خان اسکو صریح دھوکا دیتا تھا

عصمت آرا - چودھری صاحب آپکی محبت
اور الفت مجھ سے جو چاہے کرائے ورنہ میرا
دل کسی غیر جگہ آنے کو نہیں چاہتا آپ کی
عنایتوں کا بار اس قدر بھاری ہے کہ میں سر نہیں
اٹھا سکتی اس لئے آپ جو ارشاد فرمائینگے اسکی
تعمیل کروں گی میں نے آپ سے شروع ہی میں کہدیا تھا
کہ مجھے اپنی لونڈی سمجھیے لیکن آپ نے
تحفہ تحائف سے مجکو لاد دیا - اب میں نہیں
جانتی کہ آپکے کن کن احسانوں کا شکریہ ادا کروں

خان - چلیے اب اندر چلیں نواب صاحب آتے ہونگے

عصمت آرا - میرے دل میں دھڑکن پیدا
ہو رہی ہے - یا اللہ میں انسے کیونکر ملونگی

خان - تم ناحق ڈرتی ہو

عصمت آرا۔ ڈر سے کا تو مقام ہی ہے۔ جب سے بیوہ ہوئی آپ کے سوا کسی غیر مرد کی صورت نہین دیکھی۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ مین بے پردہ ہوکر نواب صاحب سے مل سکونگی۔

خان۔ ایک بوڑھا کھوسٹ ہے۔ مگر چونکہ اس سے ایک عرصہ سے یارانہ اور بے تکلفی ہے اس لئے اس نے مجھسے کہا کہ مین جو دھراین کو دیکھنا چاہتا ہون مین نے کہا اچھا کیا مضائقہ ہے دکھا دونگا۔ اور اسی وجہ سے مین نے آپسے کہا اور آپ نے بھی بڑی عنایت کی کہ میرا کہنا نہ ٹالا اور نہ وہ مجکو بڑا الّو اور جھوٹا تصور کرتا سچ تو یہ ہے کہ آپ نے میری بات رکھلی۔

ناظرین مشتاق ہونگے کہ عصمت آرا کے کچھ حالات سے مطلع ہون یہ عورت ایک معزز خاتون ہے۔ گو آوارہ مزاج نہ تھی مگر آزاد تھی والدین نے ایک متمول رئیس سے اسکی شادی کر دی تھی شادی کے چند سال بعد میان کا انتقال ہو گیا۔ اور میان کے انتقال کے بعد ہی والدین بھی قضا کر گئے اور وہ خود مختار ہو گئی چونکہ وہ ایک دولتمند عورت تھی اسلئے سیکڑون شخص شادی کرنے پر آمادہ تھے مگر اس نے کسیکو پسند نہین کیا اتفاق سے چودھری مومن علی سے ملاقات ہوئی اور چونکہ وہ ایک چالاک نوجوان اور حسین شخص تھا اس لئے اس سے الفت ہو گئی مگر خان بہادر کا اس تعلق سے سوا اس کے اور کوئی مطلب نہ تھا کہ کسیطرح اسکی جائداد قبضہ مین آجاے مگر عصمت آرا کو اسکی خبر نہ تھی اور وہ خان بہادر کی قلق آمیز باتون مین آکر یہ سمجھتی تھی کہ جس طرح مین اسکو چاہتی ہون وہ مجکو چاہتا ہے برعکس اسکے خان بہادر کو اس سے کوئی دلی الفت نہ تھی اور جس طرح وہ عصمت آرا کو دھوکا دے رہا تھا اسیطرح اُسنے بہتونکو فریب دیا تھا۔

عصمت آرا نے کئی مرتبہ خان بہادر سے کہا کہ مین زیادہ عرصہ تک اپنی موجودہ حالت مین نہین رہ سکتی مجھسے نکاح کر لیجے مگر خانصاحب لیت و لعل کرتے رہے اور ہمیشہ یہ کہکے ٹال دیتے رہے کہ نکاح ایک معمولی رسم ہے محبت کے سامنے اس کی کوئی حقیقت نہین ہے چونکہ عصمت آرا کو دراصل خانصاحب سے محبت تھی اس لئے وہ کچھ نہ کہتی تھی اور یہ سمجھکے کہ کبھی کسی دن انسے عقد ہو جائیگا۔ صبر کئے بیٹھی تھی۔

غرض یہ اس عورت کے حالات ہین جسکو خان حکمہ دیکے نواب کے یہان لایا تھا تھوڑی دیر کے بعد نواب صاحب نوجوانونکی طرح بناؤ چناؤ کئے برآمد ہوئے اور عصمت آرا اور خان بہادر کو اپنے کمرۂ خاص مین لیگئے یہان بڑی پرتکلف دعوت ہوئی اور گو خان بہادر اس قدر خوش تھے کہ اپنے جامے مین پھولے نہین سماتے تھے مگر عصمت آرا اپنے دل مین نہایت افسردہ اور ملول تھی۔

نواب ۔ مزاج شریف ۔

عصمت آرا ۔ دعا عرض کرتی ہون ۔

نواب ۔ آپنے بڑی عنایت کی کہ غریب خانہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے رونق بخشی ۔

عصمت نے کوئی جواب نہین دیا اور سر جھکالیا

نواب ۔ آپ نے بڑی قدر نوازی کی کہ مجکو اپنی ملاقات کا شرف بخشا ۔ عرصہ سے آپکے دیدار کا اشتیاق تھا شکر ہے کہ آج آپ کی زیارت نصیب ہوئی ۔

عصمت اپنے دلمین حیران تھی کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے کچھ نواب صاحب کھا تو نہین کھا گئے ہین ۔ شراب پی کے تو نہین آئے جو اس طرح کی بہکی بہکی باتین کرتے ہین ۔

نواب ۔ آپ تو جواب ہی نہین دیتین کچھ خفا تو نہین ہین ۔

خان ۔ جی نہین ۔ بات یہ ہے کہ ہماری ہندوستانی سوسائٹی مین پردہ کی رسم ایسی بُری ہے کہ جس آزادی سے نواتین فرنگ اپنے دوستون اور رشتہ دارون سے ملتی ہین اس طرح ہمارے یہان کی عورتین نہین ملتین یہ بات صرف عادت سے تعلق رکھتی ہے نہ کہ دل سے ۔

عصمت آرا نے چودھری صاحب کے اس خیال کو صحیح سمجھ کے ایسا اشارہ کیا جس سے نواب صاحب بھی سمجھ گئے کہ صرف حیا مانع ہے ورنہ مجکو دل سے چاہتی ہے چنانچہ وہ اپنے دل مین کہنے لگے کہ یہ ابھی پہلے پہل آئی ہین انشاء اللہ آئندہ بے تکلفی ہو جائیگی

خان ۔ کچھ یہ بات نہین ہے کہ عصمت کو آپ کے ساتھ ہمدردی نہ ہو لفظ ہمدردی ایسا تھا جو چالاک چودھری نے عقلمندی سے استعمال کیا وہ نہ تو عصمت آرا کو برا معلوم ہو سکتا تھا اور نہ نواب صاحب کے دلمین مایوسی پیدا کر سکتا تھا عصمت آرا لفظ ہمدردی سے یہ نہ سمجھین کہ خان کا مطلب محبت سے ہے اور نواب سمجھے کہ ہمدردی کے معنے الفت کے ہین

نواب ۔ آپ تو کچھ بولتی ہی نہین مین کیونکر جانون کہ آپ مجھ سے ناراض نہین ہین ۔

عصمت ۔ بھلا ناراضی کا کیا مقام ہے ۔

وہ کہنے والی تھی کہ مجھ سے آپ کی کبھی پیشتر کی ملاقات نہین مگر ہوشیار چودھری نے قطع کلام کرکے یون کہا

خان ۔ مین نے عرض کی تھی کہ ہمارے یہان کی عورتون مین وہ بے تکلفی نہین ہے جو آپ میمون مین دیکھتے ہین اور اس وجہ سے اُمید نہین کی جا سکتی کہ وہ یکایک آزادی برتنے لگین ۔ سوا اسکے بیگم صاحبہ اور مین دونون آپ کی عنایتون کے اس قدر شکور ہین آپکے سامنے زبان کھولنا بڑی بے ادبی ہے

عصمت ۔ خانصاحب صحیح فرماتے ہین

نواب ۔ شکر ہے کہ آپ نے اپنی زبان سے کچھ ارشاد تو فرمایا ۔

عصمت - (خان بہادر سے) بیگم صاحبہ کہاں تشریف رکھتی ہیں آپ سے باتیں کیجیے میرا دل بیگم صاحبہ کو دیکھنے کو چاہتا ہے -

نواب - وہ تو اپنے بھائی کے یہان گئی ہوئی ہیں - غالباً کل یا پرسون آئینگی -

عصمت - (وقت پوچھکر) اب آٹھ بجے کو ہیں جلد تشریف لے چلیے پھر کبھی حاضر ہونگی -

نواب - واہ - مدتوں کے بعد تو آج آپ آئی ہیں اور ابھی سے جانے کو کہتی ہیں یہ ہرگز نہیں ہو گا

عصمت - آج تو معاف ہی کیجیے اگر بیگم صاحبہ کے کل یا پرسون تک آنے کی امید ہو تو میں آسکتی ہوں -

نواب - آپ گھبراتی کیوں ہیں ان کو بھی بلوا دیں گے -

عصمت چکرائی کہ نواب صاحب جیسا آدمی ہیں یا جانگلو جو اس طرح باتیں کرتے ہیں گویا کسی بازاری عورت سے مخاطب ہیں - مگر چونکہ چودھری نے اسکو یقین دلا دیا تھا کہ نواب صاحب ایک خبطی آدمی ہیں اس لئے اُس نے برا نہ مانا گو یہ قصد کر لیا کہ اب اگر خان صاحب بھی کہیں گے تو نہ آؤنگی -

جب عصمت آرا نے جانے میں بہت سا اصرار کیا تو نواب صاحب نے اجازت دیدی لیکن گاڑی کے لئے حکم دینے کے قبل ایک قیمتی انگوٹھی جس میں کئی بڑے ہیرے جڑے ہوے تھے اپنے صندوق سے نکالکر عصمت آرا کے نذر کرنے لگے اگرچہ عصمت آرا انگوٹھی قبول نہ کرتی مگر چودھری صاحب کی خاطر سے قبول کر لی اور چونکہ وہ اُس ایک اجنبی کی دی ہوئی انگوٹھی کا لینا درحقیقت کسر شان سمجھتی تھی اس لئے اس نے انگوٹھی خانصاحب کو دیدی اور کہا کہ اسکو آپ رکھ چھوڑیے میں پھر لے لونگی -

خانصاحب نے انگوٹھی پہن لی اور عصمت آرا کو ساتھ لیکر کمرے سے باہر چلے گئے نواب صاحب نے گاڑی لانے کو حکم دیکے خانکو رخصت کرنے لگے اور نہایت عاجزی سے کہا کہ اگر تکلیف نہ ہو تو کل پھر بیگم صاحبہ تشریف لائیں ورنہ مجکو اجازت دیں کہ میں حاضر خدمت ہوں -

خان نے بیگم صاحبہ کی طرف سے جواب دیا کہ وہ حاضر ہونگی اور عصمت آرا کو لیکر کوٹھی کے زینے کو طے کر رہے تھے کہ عصمت آرا کی نظر ایک جوان عورت پر پڑی جو اسیوقت باغ کی راہ سے کوٹھی میں داخل ہو رہی تھی -

عصمت - یہ کون ہے -

خان - یہ نواب صاحب کی خادمہ شاید بیگم صاحبہ نے بھیجا ہے -

عصمت - ذرا بلوایئے تو میں اُس سے بیگم صاحبہ کو اپنا سلام کہلا بھیجوں -

خان - اب جانے دو پھر کہلا بھیجنا -

عصمت - خیر -
اس اثنا مین گاڑی تیار ہوگئی بیگم صاحبہ
اور خان صاحب بہادر بند گاڑی مین بیٹھکر سوار
ہوگئے - نواب صاحب انکو رخصت کرکے کوٹھی
مین آئے اور نصیبن کو اپنا منتظر پایا نواب اپنے دل مین
بہت خفیف ہوئے کہ نصیبن نے مجکو ایک
عورت کے ساتھ دیکھلیا اور ڈرے کہ وہ بیگم
صاحبہ سے جا کے کہدیگی - تاہم انھون نے اس
بات کا چندان خیال نہین کیا - حالانکہ نصیبن کسی
اور کام کیلئے آئی تھی مگر اس نے اس ڈر سے
کہ وہ گاڑی جس مین عصمت آرا اور خان بہادر
سوار ہوے تھے چلی نہ جائے ایسی متوحش
صورت بنائی جس سے پایا جاتا تھا کہ کوئی
سخت حادثہ ہوگیا ہے -

نواب - نصیبن - اس وقت کیسے آنا ہوا

نصیبن - (ہانپتی ہوئی) حضور غضب ہوگیا بیگم
صاحبہ کی طبیعت سخت بیچین ہے کچھ خلل
دماغ سا ہوگیا ہے اگر تکلیف نہ ہو تو چلیے انکے
بھائی نے بلایا ہے -

نواب - اچھا جاؤ دیر نہ کرو مین کل آؤنگا

نصیبن نے سلام کیا اور چلی گئی نواب صاحب
اپنے دل مین خوش تھے کہ بلا ٹلی -
نصیبن قدم بڑھائے ہوئے احاطہ کے باہر آئی اور دیکھا کہ جس
گاڑی مین خان بہادر اور بیگم سوار ہین وہ ابھی دور نہین گئی ہے
وہ جس یکہ پر آئی تھی اسپر سوار ہوئی اور یکہ والیکو انعام
دیکے اس سے کہا کہ جدھر یہ گاڑی جاتی ہے
اسی طرف یکے کو لے چلو یکہ والا خوش ہوگیا
اور گھوڑا اڑکڑا دیا - تھوڑی دیر مین یہ گاڑی
لال باغ کی ایک عالی شان کوٹھی کے سامنے
کھڑی ہوئی اور اس نے ایک عورت اور خان
کو اترتے ہوئے دیکھا نصیبن نے اور زیادہ
انتظار نہین کیا اور یکہ والے کو سیدھا اشرف
آباد جانے کی فہمایش کی -

گیارھوان باب

نصیبن گھر پہونچتے ہی بیگم صاحبہ کو علحدہ
لیگئی اور انمین یہ بات چیت ہوئی -

بیگم - نواب صاحب سے کچھ ذکر ہوا تھا -

نصیبن - کیا عرض کرون - یہ مونڈی کاٹا جو حرامی
کا بچہ تو کسی وقت پیچھا نہین چھوڑتا - نہ معلوم
کس مالزادی کو لے آیا تھا -

بیگم - یہ ذکر تو بیکار ہے - مین خود جانتی ہون
کہ اب نواب صاحب کے لچھن اچھے نہین لیکن بڑے
تعجب کی بات ہے کہ انھین اپنے بڑھاپے کی
بھی شرم نہین ہے خدا جانے میری تقدیر مین کیا لکھا ہے

نصیبن - بیگم صاحبہ آپ صبر کئے بیٹھی رہین
اگر اس خان بہادر کو ہزار آدمیون مین ذلیل اور
رسوا نہ کرایا ہو تو میرا نام نہین -

بیگم - اس سے کیا حاصل ہے خود نواب ہی کو
سمجھنا چاہیے کہ اس عمر مین ان باتون سے کیا

فائدہ خیر یہ تو بتاؤ نواب صاحب نے کیا کہا
نصیبن - اس بات کے کہنے کی تو نوبت نہین آئی نواب صاحب ایک عورت سے باتین کر رہے تھے مجکو دیکھ کے کوٹھی مین چلے آئے اور مین نے بھی اُسکے پاس اُس وقت جانا مصلحت نہین خیال کیا اور سیدھی کوٹھی مین چلی گئی -
بیگم - معلوم نہوا کہ وہ کون تھی -
نصیبن یہ تو نہین معلوم ہوا مگر مین نے گھر دیکھلیا ہے
بیگم - کیا تم نے میری علالت کا حال نواب سے نہین کہا -
نصیبن - ہان کہدیا تھا وہ کل آئین گے
بیگم - اور مرزا ثریا جاہ -
نصیبن - وہ شاید آئین - مین نے کہلا تو بھیجا ہے -
بیگم - خیر کچھ ہی ہو کل مین جس طرح بنے کا حسن آرا کی شادی کا جھگڑا طے کر کے چھوڑونگی اب جیسے مین نواب صاحب سے ضرور قطع تعلق کر لونگی اب تک تو مجکو شبہ تھا لیکن اب انکے پاس رہنا صریح بے عزتی ہے -
نصیبن - پہلے حسن آرا کی شادی ہوجانے دیجیے پھر دیکھا جائیگا -
بیگم - بس اسی بات کا مجھے بھی انتظار ہے اچھا اب کل اگر ثریا جاہ نہ آئین تو تم کل پھر جانا اور میری طرف سے دست بستہ عرض کرنا کہ ضرور ضرور آئین -
نصیبن نے بیگم صاحبہ کا پلنگ بچھا دیا اور چونکہ انھون نے تمام دن فکر مین گزارا تھا لہذا نیند بھی جلد آگئی اور نصیبن بھی اپنی چارپائی انکے پلنگ کے قریب بچھا کر سو رہی

بارھوان باب

علے الصباح جب بیگم صاحبہ خواب راحت سے بیدار ہوئین تو نصیبن کو کام کاج مین مصروف پایا بیگم یہ کہنے کو تھین کہ نصیبن مرزا ثریا جاہ کے مکان پر جائے کہ ایک گاڑی کے پہیون کی گھڑ گھڑاہٹ اور مکان کے سامنے کھڑے ہونے کی آواز آئی -
بیگم - نصیبن لپک کے دیکھ تو کون آیا ہے -
نصیبن ایک منٹ کے بعد مسکراتی ہوئی واپس آئی اور کہا کہ ثریا جاہ آگئے -
بیگم صاحبہ نے اپنے بھائی کو جگایا اور وہ مرزا ثریا جاہ کو اندر لائے بیگم صاحبہ ایک کوٹھری مین جسکے سامنے پردہ پڑا تھا بیٹھ گئین - بیگم صاحبہ کے بھائی اور ثریا جاہ مین گفتگو ہوئی ذیل مین درج کیجاتی ہے
مرزا امید ارجمند - (کیونکہ یہی بیگم صاحبہ کے بھائی کا نام تھا) بیگم صاحبہ آپکا مزاج پوچھتی ہین
ثریا جاہ - الحمد للہ - میری طرف سے آداب عرض کر دیجیے وہ تو

مجکو بھول ہی گئیں —

بیدار — وہ فرماتی ہین کہ آپ خود انھین بھول گئے پہلے تو کبھی کبھی اپنی خیر و عافیت بھی کہلا بھیجتے تھے اب تو مہینون سے یہ حال ہے کہ یہان سے کوئی آدمی جاتا ہے تو اسکی طرف مخاطب ہی نہین ہوتے —

ثریا — (شرمندہ ہوکر) صرف ایکمرتبہ تھین میرے یہان گئی تھین اسدن چونکہ میری طبیعت ناساز تھی نہین معلوم میرے منہ سے کیا نکل گیا —

بیدار — خیر اسکا کچھ مضایقہ نہین بیگم صاحبہ پر یہ بات چھپی نہین ہے کہ آپ ہم لوگون سے دلی ہمدردی ہے آپکی شکایت [illegible] [illegible] کچھ بہت کیا آئی ہین —

ثریا — جو کچھ فرمانا ہے فرمائین —

بیدار — وہ کہتی ہین کہ مجکو تو حسن آرا سے آپ کی شادی کر دینے مین عذر نہین ہے بلکہ مین آپکے سوا کسی اور کو پسند نہین کرتی لیکن نواب صاحب کا مزاج کچھ ایسا واقع ہے کہ وہ کوئی ٹھیک جواب ہی نہین دیتے آپ کسی دن انسے ملیے اور انسے کہیے کہ آپ کا کیا منظور ہے اگر وہ اقرار کرین کہ آپکے ساتھ حسن آرا کی شادی ہو تو نہایت عمدہ بات ہے اور اگر انھون نے نامنظور کیا تو پھر کوئی ایسی کوشش کیجائیگی کہ حسن آرا کی شادی آپ ہی کے ساتھ ہو لیکن جو بات خوشی

ہو وہ سب سے اچھی ہے اور اس لئے نواب صاحب سے طے کر لینا مقدم ہے

ثریا — مین ان سے ملون تو مگر مین سنتا ہون کہ ان دنون ایک خان صاحب نے جنھون نے میرے والد کو بھی دھوکا دیا تھا ان پر بہت حاوی ہین کہین وہ کوئی رخنہ اندازی نہ کرین —

بیدار — اسکا بھی کوئی انتظام کر دیا جائیگا فی الحال نواب صاحب سے تو ملنے مین کوئی ہرج نہین ہے —

ثریا — کچھ نہین — مین انسے آج جا کے ملونگا

بیدار — ہان آج ضرور ملیے بلکہ اگر اسی وقت ملنے جائیے تو مناسب ہوگا کیونکہ اسوقت خان بہادر بھی نہین آتے ہین —

ثریا — اچھا تو مین آداب عرض کرتا ہون کل پھر حاضر ہونگا —

مرزا ثریا جاہ رخصت ہو کے پہلے اپنے مکان آئے اسکے بعد نواب فریدون جاہ کی کوٹھی پر گئے نواب صاحب بہادر انگریزی کوٹ پتلون اور ہیٹ پہنے منہ مین چرٹ دبائے بیٹھے تھے اگرچہ حسن آرا کی شادی کی نسبت جب نواب صاحب اور ثریا جاہ کے والد مرحوم مین بات چیت ہوا کرتی تھی تو کئی مرتبہ ثریا جاہ سے بھی ملاقات کی نوبت آچکی تھی لیکن نواب صاحب کوٹ و پتلون پہنے اسی طرح بیٹھے رہے گویا ثریا جاہ سے کبھی کی جان پہچان ہی نہین تھی

ثریا جاہ نے گاڑی سے اتر کر نہایت جھک
کے بندگی کی اور نواب صاحب کے گردن کے
اشارہ سے ایک کرسی پر جو نواب صاحب کی
کرسی کے سامنے رکھی تھی بیٹھ گئے ۔

ثریا ۔ اگرچہ جس کام کے لئے مین حاضر ہوا ہون
اس کے لئے خود مجھکو آنا نہ تھا لیکن جب سے
والد ماجد نے انتقال فرمایا اور گھر مین کوئی
سرپرست دم .لی باقی نہ رہا تو کل کام خود مجھکو
انجام دینے ہوتے ہین والدہ صاحبہ نے تو بیگم صاحبہ
کی خدمت مین کہلا بھیجا ہے اور مجھکو آپکی خدمت مین
عرض کرنیکیلئے بھیجا ہے کہ میری شادی کی نسبت آپکی کیا رائے ہے

نواب ۔ قبل اسکے کہ مین آپکو جواب دون
آپ یہ تو بتایئے کہ آپ کے نجیب الطرفین
ہونے کا کیا ثبوت ہے ۔

ثریا ۔ یہ تو آپ کو خود معلوم ہوگا کیونکہ
آپسے میرے والد سے صد ہا مرتبہ ملاقات ہوئی
ہے شہر کے روسا بھی میرے حالات سے واقف
ہین اکثر لوگ اس سوال کا جواب بے تامل دے
سکتے ہین ۔ لیکن مین دھوکے بازی کو ایک معزز
شخص کا وطیرہ نہین سمجھتا خدا نے ہمکو جس حقیقت
کا بنایا ہے اسکو چھپانا کفر ہے اور اگر دنیا مین
جھوٹے خطابون سے مشہور ہو گئے تو کیا مین ان
بزرگون کی اولاد سے ہون جو خطاب یافتہ تو تھے
لیکن معزز عہدہ پر ممتاز تھے لیکن چونکہ مجھے
نہ تو اپنی شرافت یا نجابت کے اظہار کا شوق
ہے اور نہ دوسرون کی طرح بڑھ بڑھ کے باتین
بنانا جانتا ہون اس لئے آپ سمجھ لیجیے کہ مین ایک
معمولی شخص ہون ۔

نواب ۔ تو میری لڑکی آپکی بیوی نہین ہوسکتی

اتنے مین ایک گاڑی آتی ہوئی نظر آئی نواب صاحب
کو خیال ہوا کہ عصمت آرا تشریف لاتی ہین مگر
چونکہ گاڑی بیگم صاحب کی تھی اسلیئے انکا یہ خیال جاتا
رہا اور وہ وحشت جو گاڑی کی گھڑگھڑاہٹ
اور ثریا جاہ کی موجودگی سے پیدا ہوگئی تھی جاتی رہی

ناظرین حیران ہونگے کہ درحقیقت اس گاڑی
مین کون آیا اس گاڑی مین بیگم صاحبہ تھین جب
ثریا جاہ ان کے مکان پر گئے تھے تو ان کا
قصد نہ تھا کہ وہ نواب صاحب کے پاس آئینگی
مگر چونکہ وہ چاہتی تھین کہ کسی طرح جلد اس کا
فیصلہ ہو جائے اور یہ بھی خیال تھا کہ نواب صاحب
اس مین ضرور لیت ولعل کرین گے اس لئے
انھون نے ثریا جاہ کے جانے کے بعد ہی
گاڑی تیار کرائی اور سوار ہو کے یہان آئین

جس احاطہ مین نواب صاحب رہتے تھے ہین
دو مکان تھے ایک انگریزی وضع کی کوٹھی
تھی اور دوسرا ہندوستانی طرز کا ایک مکان
تھا وہ سیدھی اپنے مکان کو گئین لیکن نصیبن
سے کہلا بھیجا کہ بیگم صاحبہ نے آپکو اور ثریا جاہ دونوںکو
تھوڑی دیر کے لئے تکلیف دی ہے ۔

نواب صاحب طوعاً کرہاً اپنی جگہ سے اٹھکر

پچلے اور ثریا جاہ نے انکی پیروی کی۔
حسب دستور بیگم صاحبہ پردہ کی آڑ مین بیٹھین اور دوسریطرف ثریا جاہ اور نوابصاحب کرسیون پر بیٹھ گئے

بیگم۔ (نصیبن کے ذریعہ سے) نواب صاحب سے کہو کہ انھون نے کیا فیصلہ کیا اس وقت تو ثریا جاہ بھی بیٹھے ہین جو کچھ طے کرنا ہو طے کردین۔

نواب۔ مین نے تو تمھارے آنے کے قبل ہی طے کردیا۔

بیگم۔ آخر مین بھی تو سنون۔

نواب۔ حسن آرا کی شادی مرزا ثریا جاہ سے نہین ہوگی۔

بیگم۔ کیون۔

نواب۔ کیونکہ وہ شریف النسل نہین ہین

بیگم۔ شریف سے آپ کی کیا مراد ہے۔ کیا ہم لوگ فرشتونکی نسل سے ہین۔

نواب۔ مجھے جو فیصلہ کرنا تھا کرچکا تم کو دخل در معقولات دینے کی ضرورت نہین ہے۔

بیگم۔ اگر مجھکو آپکی باتون مین دخل دینے کا حق نہین ہے تو کیا مین اپنی بیٹی سے بھی سروکار نہین رکھتی آپ کہتے ہین کہ یہ شریف النسل نہین ہین آپکے دادا کون تھے بساطی تھے یا اور کچھ

نواب۔ جو لوگ یہ کہتے ہین وہ جھک مارتے ہین خیر اس سے کچھ مطلب نہین مین کسی جنٹلمین کو اپنا داماد بنانا چاہتا ہون

بیگم۔ آپکی لڑکی کو ایک نیک اور لایق شوہر کی ضرورت ہے اور یہ اوصاف ہمارے مرزا ثریا جاہ مین موجود ہین وہ ایماندار شریف اور دولتمند ہین اگر کسی جنٹلمین سے شادی ہوئی اور وہ بدوضع بدچلن نکلا تو کیا ہوگا۔

نصیبن۔ فغفور مرزا کے داماد کو نہ دیکھ لیجیے

نواب۔ تو ہمارے بیچ مین کیون بولتی ہے تجھ سے کیا مطلب۔

بیگم۔ تو اس مین اسنے جھوٹ کیا کہا۔

نواب۔ مین کوئی معمولی شخص نہین ہون کہ معمولی شخص سے اپنی لڑکی کی شادی کردون

مرزا ثریا جاہ نواب کی اس بیہودہ تقریر سے اپنے دل مین سخت برہم تھے مگر چونکہ انکو حسن آرا سے محبت تھی اور بیگم صاحبہ کی ذات سے امید پائی جاتی تھی اس لئے انھون نے نوابصاحب کی بات کا کچھ خیال نہین کیا

بیگم۔ تو کیا کسی شاہزادے سے اسکی شادی کیجیے گا۔

نواب۔ ہان یہی قصد ہے۔

بیگم۔ اپنے برابر والون مین شادی کرنا اچھا ہے غیر قومین شادی کرنے سے سوا ذلت کے اور کچھ نہین لڑکے کے گھر والے ہمیشہ میری بیٹی کو طعنہ دینگے ہم بھی اسکے پیچھے پڑے پھاینگے

نواب۔ تم جیسی پست ہمت ہو ویسی ہی تمھاری

باتین یہ ہین تمہاری ہمیشہ سے یہ خواہش ہے کہ ذلیل حالت مین مبتلا رہو۔ ترقی نہ کرو میرے خیالات بالکل برعکس ہین مین اپنی بیٹی کی شادی کسی جنٹلمین سے کرونگا اور جو زیادہ ستاؤ گی تو عیسائی ہو جاؤنگا اور حسن آرا کی بھی شادی کسی انگریز سے کردونگا۔

بیگم۔ (نصیبن سے) مرزا صاحب سے کہدیجیے کہ گھبرائیں نہین اگر نواب صاحب ضد کرتے ہین تو مین بھی اپنی ہٹ قایم رکھونگی (نواب صاحب سے مخاطب ہوکر) اور سنئے نواب صاحب اب تک مین آپ کی باتین برداشت کرتی رہی اب مجھ سے برداشت نہ ہوگی۔

بیگم صاحبہ یہ کہکے اپنے بھائی کے مکان کو چلی گئین اور ثریا جاہ بھی گاڑی مین سوار ہوگئے

تیرھوان باب

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ خان بہادر اور نواب صاحب مین شاہدان اناث کی نسبت باہمی جمع خرچ تو اکثر ہوتا تھا لیکن کل پہلا ہی موقع تھا کہ انھون نے عصمت آرا کو لاکے پیش کر دیا اور نصیبن کی جستجو نے بتا دیا تھا کہ وہ نواب صاحب کی مخالف اور بیگم صاحبہ کی طرفدار ہے اور ہمیشہ اسی فکر مین رہتا تھا کہ کسی طرح نصیبن موقوف ہو تو نواب صاحب سے اور زیادہ گہری چھنے مگر نصیبن پر نواب صاحب کا اختیار نہ تھا وہ بیگم صاحبہ کی خاص خدمتگار تھی مثل مشہور ہے کہ سو سنار کی تو ایک لہار کی اب تک خان صاحب سمجھتے تھے کہ پالا میرے ہاتھ ہے لیکن کل یہ دیکھ کے کہ نصیبن نے مجکو دیکھ لیا اور بیگم صاحبہ سے جاکے ضرور جڑ دیگی اسکے حواس جاتے رہے۔ اگر اسکو تھوڑا بہت اطمینان تھا تو اس بات کا کہ نصیبن سیدھی اس جگہ نہین چلی آئی جہان عصمت آرا کھڑی تھی اگر کہین وہان چلی آتی اور عصمت آرا سے دو ایک باتین کرنے کا موقع مل جاتا تو غالباً سونے کی چڑیا میرے ہاتھ سے نکل جاتی۔

حالانکہ عصمت آرا کو یقین کامل تھا کہ خان بہادر مجھ پر فدا ہین لیکن جیسا بیان ہو چکا ہے وہ نہین جانتی تھی کہ وہ مجھے لوٹنے کی فکر مین ہے اس خان بہادر کا قاعدہ تھا کہ جو چیزین نواب صاحب کے یہان سے لاتا تھا ان مین سے اکثر عصمت آرا کو دیدیتا تھا مگر چونکہ وہ ایک چلتا پرزا اور بے ایمان شخص تھا وہ بیوقوفی سے سمجھتا تھا کہ اگر مین اسکو وقتاً فوقتاً اس قسم کی چاٹ نہ دونگا تو مجکو اسکی جائداد پر قابض ہونے کا موقع نہ ملیگا وہ جانتا تھا کہ وہ مجھ پر فدا ہے اور اسکی جائداد میرے سوا کسی دوسرے کی جائداد نہین ہو سکتی اسلیے اسکو اطمینان تھا کہ مین اسکو جو کچھ دیتا ہون سب میرا ہے وہ چاہتا تو اب تک عصمت آرا سے نکاح کر لیتا مگر ایک بڑی خرابی یہ حائل تھی کہ اسکے چار بیبیان پہلے سے موجود تھین جنمین

سے تین جنکو اسنے اپنے گاؤن پر بھیجدیا تھا اسکی جان کو دن رات رویا کرتی تھین اور وہ اس انتظار مین تھا کہ اگر ان تینون مین سے کوئی مرے تو مین عصمت آرا سے شادی کرلون اور ساری جائداد اپنے قبضے مین لاؤن اسنے اس جائداد پر ناجائز طور پر قابض ہونے کیلئے یہان تک ارادہ کرلیا تھا کہ اپنی بیویونمین ایک کو زہر دیدے مگر باوجود ان کل کوششون اور ارادونکے وہ اب تک ناکام رہا تھا اور یہی سبب تھا کہ جب کبھی عصمت آرا اس سے اپنا نکاح پڑھوانے کیلئے کہتی تھی تو وہ ٹال دیا کرتا تھا وہ خوب جانتا تھا کہ اگر عصمت آرا کو کسی طرح معلوم ہوگیا کہ میرے چار بیبیان ہین تو وہ مجھسے فوراً ہی قطع تعلق کردیگی اور اس وجہ سے وہ بڑی رازداری کا برتاؤ کئے ہوئے تھا اور اسنے عصمت کو یقین دلا رکھا تھا کہ میرے صرف ایک بیوی ہے۔

ناظرین کو تعجب ہوگا کہ عصمت آرا کو یہ حالات کیون نہ معلوم ہوئے اسکا سبب صاف ظاہر ہے اول تو صرف دو تین مہینے کی ملاقات دوسرے وہ باطن مین تو بڑا چالاک اور مکار اور ظاہر مین بڑا سیدھا سادہ معلوم ہوتا تھا بہرکیف اسکی ظاہری حیثیت ایسی تھی کہ لوگ اسکو اپنا ہادی اور پیشوا سمجھتے تھے دوسرے اسنے ایسی وضع اختیار کر رکھی تھی کہ کسیکو اسکے چال وطن پر کوئی شبہہ نہین ہوسکتا تھا تیسرے عصمت آرا کا مزاج ان دنون کچھ اس قدر عزلت پسند ہوگیا تھا کہ وہ غیر جگہ آنا جانا یا کسی سے ملنا یا بات کرنا سخت ناپسند کرتی تھی یہان تک کہ کسی غیر کا اپنے یہان آنا بھی گوارا نہین کرتی تھی جو تھے جہان عصمت آرا رہتی تھی وہ مقام خانصاحب کے مکان سے بہت دور تھا پانچوین اسنے اپنے ایک ملازم کو عصمت آرا کی ڈیوڑھی پر مقرر کردیا تھا اور چونکہ وہ اسکو اسکی خواہش سے زیادہ تنخواہ دیتا تھا اس لئے اسکو اس بات کا ڈر نہ تھا کہ میرا ملازم میرا راز ظاہر کردیگا عصمت آرا کی خدمت کیلئے ایک عورت بھی نوکر رکھدی تھی مگر وہ بھی خان بہادر کی رازدار اور معتمد تھی۔

غرض یہ اور بہت سی باتین اسکو بدنامی سے بچائے ہوئے تھین اور انھین اسباب سے آجتک عام طور پر وہ مہذب خیال کیا جاتا تھا۔ دوسرے دن شام کے وقت خان بہادر چودھری مومن علیصاحب حسب معمول تشریف لائے عصمت آرا بیگم حقہ پی رہی تھین اور انکی ایک خواص انکے پاس بیٹھی ہوئی کوئی قصہ سنا رہی تھی۔

عصمت۔ (سلام وبندگی کے بعد) چودھری صاحب اب تو مین تنگ آگئی۔

خان۔ کچھ کہو تو بات کیا ہے۔

عصمت۔ وہی پرانا دکھڑا اور کیا۔

خان۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمکو میری راستبازی اور محبت کا یقین نہین بیگم صاحب مین تو پہلے ہی

کہہ چکا ہون کہ محبت کے سامنے نکاح کی
کوئی حقیقت نہین ہے۔

عصمت - یہ تو آپ نے سچ فرمایا اور اگر یہ
بات نہ ہوتی تو مین آپ سے کیون ملتی لیکن
دنیاداری بھی تو کوئی چیز ہے کوئی کب تک چھپا
ہوا رہ سکتا ہے گو مجھے خود آنے جانے یا
کسی سے ملنے یا بات کرنے کا شوق نہین ہے
لیکن دنیا مین آکے چوری چھپے سے کام نہین چلتا

خان - تو ابھی جلدی کیا ہے۔

عصمت - یہ لیجیے - اتنے دن تو ہو گئے اور
آپ کہتے ہین جلدی ہی کیا ہے۔

خان - اچھا تو مین اسکا جلد انتظام کر دونگا
میرا مطلب یہ ہے کہ کسی طرح آپکے دل کو
صدمہ نہ پہونچے آپ سچ جانیے مجھے اپنی اسقدر
فکر نہین ہے جس قدر مجھکو آپ کی دلجوئی
مطلوب ہے۔

عصمت - (متاثر ہو کر) آپ بیکار کہتے
ہین مین تو خود جانتی ہون اچھا تو کب تک
انتظار کرون۔

خان - میرا ارادہ ہے کہ پہلے خیرالنسا کی
شادی کر دون اسکے ایک برس بعد آپسے نکاح
کرون ورنہ لوگ کہین گے کہ جوان بیٹی گھر مین
بیٹھی تھی اور شادی کرتے ہوئے شرم
نہین آئی۔

خیرالنسا خان بہادر کی بیٹی تھی مگر ابھی
وہ بالکل کمسن تھی لیکن خان بہادر نے یہ ڈھکوسلا
کیا جب عصمت آرا نکاح کے لئے بہت زور
دے رہی ہین اگر ایسی حالت مین اور زیادہ
پس و پیش کیا جائے گا تو انکو شبہ ہو جائیگا
فوراً ہی یہ بہانہ پیش کیا اور اپنے دل مین یہ
خیال کر کے کہ خدا جانے آئندہ کیا ہو ارادہ
کر لیا کہ کچھ نہین تو جو کچھ اسکو دیا ہے وہ تو
کسی طرح نکال لون ورنہ وہ بھی ہاتھ سے جاتا
رہے تو یہی قتل ہوگی۔

در جو بیچ گئے تھے چھپے ہوئے
دبے ہی رہ گئے

عصمت - خانصاحب - میرا دل خیرالنسا
اور اسکی مان کو دیکھنے کو بہت چاہتا ہے لیکن
کیا کرون بدنامی سے ڈرتی ہون اور زیادہ تر
تو مجکو آپکی بدنامی کا ڈر ہے ورنہ مین آپسے
ضرور کہتی کہ مجکو ایک مرتبہ اپنے گھر لے چلیے

خان - مین ضرور لے چلتا - مگر شاید تم ہی
ناپسند کرو گی۔

عصمت - مین سمجھ گئی لیکن اگر مین خیرالنسا کو کچھ
دینا چاہون تو کس طرح دون یہ میری جائداد
اور زیور کس کام کے ہین گو مین ابھی بوڑھی نہین
ہو گئی لیکن آپ جانتے ہونگے کہ مجھے زیور اور
کپڑے کا شوق نہین ہے آپنے جب کبھی ہزارون روپیہ
مجکو لا کے دیا مین نے آپکے کہنے سے لے تو لیا
لیکن سچ پوچھیے سوا اس انگوٹھی کے جو آپنے اول مرتبہ

دی تھی اور کل زیور صندوق مین بند پڑے ہین
مین چاہتی ہون کہ اپنا کل زیور خیر النسا کو دیدون
لیکن ڈرتی ہون کہ دون تو کیونکر مجھے استحقاق
کیا ہے لوگ سنینگے تو کیا کہینگے اور گھر والونکو
جو کچھ شبہے ہون تھوڑے ہین ۔
خان ۔ یہ زیور آپ ہی کو مبارک رہے
خیر النسا کیلئے بہت سا زیور بنا رہے ۔
عصمت ۔ لیکن آپ سوچیے تو کہ مین ان
زیورات کو لیکے کیا کرونگی میرے کوئی اولاد نہین
جسکے لئے جمع کر رکھون اور عزیزین اُنسے
مجکو محبت نہین جو کچھ ہین آپ ہین اور آپکو
بھی خدا کے فضل سے کسی چیز کی کمی نہین دنیا
مین جو کچھ کیا جاتا ہے اپنے بال بچون کے
لئے کیا جاتا ہے ہمارے شوق تو پورے ہوچکے
خان ۔ خیر اگر یہی خوشی ہے تو دو ایک چیزین
شادی کے موقع پر دیدیجیے گا جو چیزین آپ
دینگی وہ اسطور پر پیش کر دی جائینگی گویا میرے
ایک دوست کی بیوی نے دی ہین لیکن
(از راہ ظاہر داری) میری رائے ہے کہ پہلے
اسکی شادی ہو جانے دیجیے اس کے
بعد جب ہمارا آپ کا نکاح ہو جاسے تو آپکو
جو کچھ دینا ہو دیدیجیے گا ۔
عصمت ۔ مین چاہتی ہون کہ جو کچھ دینا ہے
ابھی دیدون زندگی کا کوئی بھروسہ نہین ۔
خان ۔ خیر اگر یہی مرضی ہے تو یہی سہی
لیکن میری تو یہ رائے نہین ہے ۔
عصمت سمجھ رہی تھی کہ خان بہادر سچے دل
سے یہ کہہ رہا ہے حالانکہ اسکا یہ مطلب تھا کہ
اسکو ایسا اُبھارے کہ وہ جوش فیاضی مین اپنی
کل جمع جتھا دے نکلے ۔
عصمت ۔ میرا ارادہ ہے کہ صرف چند زیورات
اپنے لئے رکھون اور باقی کل جن کی فہرست
میرے پاس رکھی ہے خیر النسا کو دیدون
چونکہ عصمت آرا خود ایک دولتمند عورت
تھی اور وہ ان زیورات کو جو خانصاحب نے
دئے تھے اپنے پاس رکھنا نہین چاہتی تھی
اس لئے وہ چاہتی تھی کہ کوئی موقع ملے تو خان
صاحب کو نہ صرف انکا وہ زیور واپس دیدیا
جائے جو انھون نے اس کو دیا تھا بلکہ اپنے
پاس سے بھی کچھ زیورات انکے نذر کئے
جائین ۔
یہ کہہ کے اسنے ایک فہرست اپنے صندوق
سے نکالی اور خانصاحب کو دکھائی خانصاحب
نے فہرست پڑھی اور اندازہ کیا تو معلوم ہوا
کہ پچاس ہزار کی مالیت ہے ۔
خان بہادر نے زیادہ سے زیادہ ۱۰ ہزار
کی چیزین دی ہونگی لیکن رقم کثیر پانے کی امیدین
انکی باچھین کھل گئین مگر اسنے بڑی عقلمندی
سے ایسی خوشی کو ظاہر نہین ہونے دیا ۔
خان ۔ اچھا تو فی الحال اس فہرست کو رکھیے

پھر دیکھا جائیگا شادی کے ابھی کئی مہینے ہین
حالانکہ سسرال والے زور دے رہے ہین
کہ شادی ابھی ہو جائے۔
عصمت - لیکن مین چاہتی ہون کہ ایک گاؤن
بھی اسکی نذر کرون آپ جانتے ہین کہ جیسے
یہ لڑکی آپکو پیاری ہے ویسی ہی مجکو عزیز ہے
پھر جس بات مین اسکو راحت و آرام پہونچے
وہ کیون نہ کی جاسے روپیہ پیسہ تو ہاتھ کا میل
ہے - اگر ایک گاؤن لکھ دیا جائے گا تو پشتہا
پشت تک رہیگا۔
خان - (مصنوعی ہمدردی سے) آخر اس قدر
عجلت کیون ہے؟
عصمت - جلدی اس لئے ہے کہ زندگی کا
کوئی اعتبار نہین ہے - اگر خدانخواستہ مین
مر گئی تو کیا ہوگا - اور عزیز و اقارب اس گھات
مین ہین کہ مین مرون تو وہ قابض ہو جائین
ایسی حالت مین ابھی سے اپنی جائداد کا
فیصلہ کر دون تو بعد کو کوئی جھگڑا ابھی باقی نہ
رہے - آپ کہتے ہونگے کہ مجکو یہ خیال کیون
پیدا ہوا - یہ خیال مجکو آج ہی پیدا ہوا اور صرف
اس وجہ سے کہ آپنے یہ خوش خبری آج ہی
سنائی - اب آپ ایسا کیجیے کہ کسی لائق وکیل
کو بلوائیے تاکہ گاؤن دے دلا کر فیصلہ کر دیا
جائے اور دشمنون کی ذات سے کسی بات کا
اندیشہ بھی نہ رہے۔

خان - اچھا تو مین کل الہ آباد جاؤنگا وہان
میرے ایک دوست رہتے ہین انکو بلوا کے
سب معاملہ آپکے حسب لخواہ طے کرا دونگا۔
عصمت - ہان اب مجکو اطمینان ہوا (ایک
گلوری دیکے) لیکن خدارا کہین بھول نجائیگا
عصمت - جب ہمارا نکاح ہو جائیگا تو
مین سمجھونگی کہ قید سے رہائی پائی -
خان - اور مین یہ سمجھونگا کہ مجکو ایک دُرِ بے بہا
ہاتھ آیا اچھا خدا حافظ اب مین رخصت ہوتا
ہون - کل صبح چار بجے کی ٹرین سے الہ آباد
جاؤنگا - پرسون انشاء اللہ وکیل صاحب کو
لیکے حاضر ہونگا۔

چودھوان باب

اب دوسرے روز کا حال سنیے خان
بہادر نے یہ خیال کرکے کہ لکھنؤ کے کسی وکیل
کو اس معاملہ مین راز دار بنانا ٹھیک نہین ہے حسب
وعدہ الہ آباد کی راہ لی اور نصیبن جو عصمت آرا کا
مکان دیکھ چکی تھی اپنی بیگم صاحبہ سے اجازت
لیکر کوئی ۱۰-۱۱ بجے کے قریب عصمت آرا کے مکان
پر آئی اسنے ڈیوڑھی کے اندر قدم رکھا تھا کہ بڈھا
چوکیدار جو پہرے پر تھا للکار کے بولا کون ہے
کہان جاتی ہے -
نصیبن - کل بیگم صاحب ہمارے وہان گئین تھین
انھون نے بلایا ہے -
چوکیدار - اچھا تو مین مہری سے اطلاع کرا دون

چوبدار - (باہر سے) مہری مہری او مہری
مہری - (اندر سے) آتی ہون -
ادھر مہری نے کہا کہ آتی ہون ادھر بیگم صاحبہ نے اس حیرانی مین کہ آج کون آیا کھڑکی سے باہر جھانک کے دیکھا گو نصیبن کا چہرہ دور سے معلوم نہ ہو سکا لیکن قرینہ سے دریافت ہو گیا کہ یہ وہی عورت ہے جو دو روز ہوئے نواب صاحب کے مکان مین دکھائی دی تھی عصمت آرا کو اس سے گفتگو کرنے کا خواہ مخواہ اشتیاق پیدا ہوا اور اسنے فوراً حکم دیا کہ آنے دو -
نصیبن حکم پاتے ہی محلسرا مین داخل ہوئی اور بیگم صاحبہ کو بڑے ادب سے سلام کیا
عصمت - کیا تم نواب فریدون جاہ کے یہان نوکر ہو -
نصیبن - جی ہان - انکی بیگم صاحبہ کی نوکر ہون
عصمت - کل تم ہی تھین جو مکان کے اندر جا رہی تھین -
نصیبن - جی ہان کیا آپنے مجکو دیکھا تھا
عصمت - ہان مین نے دیکھا تھا تمکو میرا مکان کیسے معلوم ہوا -
نصیبن - مین اسی طرف سے اپنے گھر جا رہی تھی آپ کو گاڑی سے اترتے ہوئے دیکھا قصد تو تھا کہ کل ہی آتی مگر مصلحت نہ سمجھی اس لئے آج حاضر ہوئی -
عصمت - بیگم صاحبہ اچھی تو ہین -
نصیبن - جی ہان اور آپکو یاد کرتی تھین اور کہتی تھین کہ دیکھنے کو دل بہت چاہتا ہے
عصمت - میری طبیعت بھی انکو دیکھنے کو بہت چاہتی ہے بلکہ مین نے نواب صاحب سے پوچھا بھی تھا تو انھون نے کہا کہ بیگم صاحبہ اپنے بھائی کے یہان گئی ہین -
نصیبن نے مکان کے گرد ایک نظر ڈالی اور عصمت آرا بیگم کی گفتگو پر بھی غور کیا اور اپنے دلمین خیال کرنے لگی کہ عصمت آرا کوئی مالدار گھرگرست عورت ہے ورنہ اسطرح اس عالی شان مکان مین نہ رہتی - اس شوق نے اسکو اور زیادہ تحقیقات پر آمادہ کیا اور اسنے پوچھا
نصیبن - بیگم صاحب - حضور کا نام کیا ہے
عصمت - میرا نام عصمت آرا ہے اور تمہاری بیگم کا نام کیا ہے -
نصیبن - انکا نام عفت آرا ہے - نواب صاحب نے دو شادیان کی تھین یہ پہلی بی بی ہین
عصمت - اور دوسری -
نصیبن - وہ مر گئین -
عصمت - نواب صاحب اور بیگم صاحب مین کیسی بنتی ہے -
نصیبن - حضور کچھ پوچھیے نہین جیسی بنتی ہے بیگم صاحب ہی جانتی ہین -
عصمت - آخر -
نصیبن - ایک طول طویل قصہ ہے آپکی

سمع خراشی ہوگی۔
عصمت۔ نہین مجھے ناگوار کیون ہونے لگا مین تو اپنی جنس والونکی سچی ہمدرد اور دلی خیر خواہ ہون۔
نصیبن۔ اگر آپ وعدہ کرین کہ خانصاحب سے اسکا ذکر نہ کرینگی تو مین کل حالات بیان کرون
عصمت سخت حیرت مین تھی کہ اس عورت کو خانصاحب کا کیا ڈر تھا۔ وہ خانصاحب کو مجسم خیر و نیکی تصور کئے ہوئے تھی اور سمجھتی تھی کہ انکی ذات ایسی بے نقص ہے کہ اگر اس پر شبہہ بھی کیا جائے تو کفر مین داخل ہے مگر چونکہ نصیبن کے لہجہ اور انداز سے راز داری پائی جاتی تھی اور یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ وہ خان صاحب سے کچھ ناراض ہے اس لئے اُسنے محض اپنا تعجب دور کرانے کیلئے اقرار کیا کہ مین خانصاحب سے اسکا ذکر نہ کرونگی۔
نصیبن۔ لے اب سنئے اللہ رکھے جب ہماری بیگم صاحبہ ۱۶ برس کی تھین تو نوابصاحب سے انکی شادی ہوئی ہماری بیگم صاحبہ بڑی دولتمند تھین اور نوابصاحب کے باپ بھی اپنے گھر کے خوش تھے شادی کے چند سال تک تو نواب صاحب کو بیگم صاحبہ سے الفت رہی لیکن بعد کو انکے دماغ مین ریاست کی بو کچھ ایسی سمائی کہ اپنا ہزار ہا روپیہ آرایشی چیزونکی خریداری اور رنگا رنگی سجاوٹ اور دوستون کی دعوت مین صرف کر ڈالا عرصہ تک تو یہ رنگ رہا۔ اب چند روز سے جنٹلمینت کی سوجھی ہے نواب صاحب بیگم صاحبہ کو جاہل اور بیوقوف بنایا کرتے ہین۔ ناقص العقل اور پاگل تو تکیہ کلام ہے بیگم صاحبہ ایسی سیدھی سادھی عورت ہین کہ کچھ نہین بولتی ہین یہان تک کہ نوابصاحب نے بارہا ایسی نالایق حرکتین کین کہ اگر آپ سنین تو آپکے رونگٹے کھڑے ہو جائین سیکڑون دفعہ ایسا ہوا ہے کہ انھون نے بیگم صاحبہ سے اپنے دوستونکے لئے زیور مانگا ہے اور بیگم صاحبہ نے محض انکی دلجوئی کی غرض سے انکو دیدیا ہے مگر نہین معلوم نواب صاحب کو کیا سوجھی ہے کہ انکے زیورات اتروا کے دوستونکو دیدیا کرتے ہین اب تک تو بیگم صاحب دیدیا کرتی تھین مگر اب وہ ہرگز نہ دینگی کیونکہ انکو اچھی طرح معلوم ہوگیا ہے کہ نوابصاحب کو مطلق اپنا خیال نہین ہے
عصمت اور انکی صحبت کن لوگون سے زیادہ ہے
نصیبن۔ (ڈرتے ہوئے) مین اسکا جواب نہین دیسکتی۔
عصمت۔ ڈرو نہین خوف کس بات کا ہے
نصیبن۔ جی نہین مین نہین عرض کرسکتی۔
عصمت۔ تم نے کہا تھا کہ خانصاحب سے ذکر نہ کرنا۔ یہ کیون۔
نصیبن نے عصمت آرا کی آنکھونکی طرف

اس غرض سے دیکھا کہ انمین کچھ سچائی بھی ہے
یا نہین اور اسکو اسکی آنکھون سے کچھ کچھ
شبہ ظاہر ہوا۔

نصیبن۔ (ڈرتے ہوئے) حضور بات یہ ہے
کہ خانصاحب اور نواب سے بڑی گہری دوستی
ہے اس لئے مین نے سوچا کہ اگر آپ نے
خانصاحب سے کہدیا اور انھون نے نواب
صاحب سے کہا تو بیگم صاحب پر مصیبت نازل ہوگی

عصمت۔ اس بات سے تم خاطر جمع رکھو تم
اگر نہ بھی کہتین تو بھی مین خانصاحب سے
اسکا ذکر نہ کرتی۔

نصیبن۔ ممکن نہین کہ بیوی اپنے میان سے
نہ کہے۔

یہ فقرہ سنکر عصمت کی یہ حالت ہوگئی کہ
"کاٹو تو لہو نہین بدن مین"
آخر ضبط کرکے بگڑی ہوئی بات یون بنائی
مین خانصاحب کی بیوی نہین ہون
مجھے کچھ روپیہ قرض لینا تھا چونکہ خانصاحب
سے ایک تعارف قدیمی حاصل تھا اسلئے
مین نے اُن سے ذکر کیا انھون نے کہا کہ
ہمارے نواب صاحب روپیہ قرض دیتے ہین
اُن سے تمکو دلوا دونگا میرا تو ارادہ تھا کہ اپنے
مختار کو بھیجون مگر خانصاحب نے کہا کہ
دو بدو فیصلہ ہو جاے تو اچھا ہے کیونکہ
وکیل و مختار خود بہت سا روپیہ ڈکار جائینگے
اور مفت نقصان ہوگا۔ اگر تھوڑا روپیہ ہوتا تو
خیر یہ بھی کرتی مگر چونکہ زر کثیر کا معاملہ تھا اور مین
اپنی ریاست کے کل انتظام اپنے ہاتھ سے
کرتی ہون اس لئے مین نے سوچا کہ خود ہی
جاکر فیصلہ کر آؤن۔

نصیبن کو عصمت آرا کی اس گفتگو سے
ظاہر ہوا کہ اس مین بالکل بناوت نہین ہے
کیونکہ اسکو سیکڑون عورتون سے سابقہ پڑ چکا
تھا مگر اس نے عصمت آرا کو بڑا تیز و طرار اور
ذکی اور فہیم پایا۔ وہ سمجھی کہ عصمت آرا سچ کہہ
رہی ہے اور جس طرح چودھری نوابصاحب کو
مونڈ رہے ہین اسی طرح اس نے اس عورت کو
بھی مونڈنا چاہا ہوگا اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ
اسی غرض سے اسکو نوابصاحب کے یہان
اس روز لیگیا تھا۔

نصیبن۔ تو آپ اُس دن اسی کام کے لئے
نواب صاحب کے یہان تشریف لیگئی تھین

عصمت۔ ہان۔

نصیبن۔ پھر کیا ہوا قرض ملا یا نہین۔

عصمت۔ انھون نے کچھ کاغذات طلب کئے ہین

نصیبن۔ تو مین آپ سے دست بستہ عرض کرتی
ہون کہ آپ اس قرض کے معاملہ مین نہ پھنسیے گا
یہ خانصاحب جو بڑے بگلا بھگت مشہور ہین
ایک ہی اُستاد ہین۔ انھون نے ہمارے
نواب صاحب کو بھی مونڈا ہے اور آپکو بھی

ڈھونڈنا چاہتے ہیں - یہی خانصاحب ہیں جنہوں نے نواب صاحب سے بیگم صاحبہ کا زیور اتروا اتروا کے اپنی آشناؤں کو دیدیا ہے اور یہی خانصاحب اب چاہتے ہیں کہ نواب صاحب کو تباہ کرکے چھوڑیں نواب صاحب کے ایک جوان لڑکی بھی ہے وہ بھی ہمارے انہیں خانصاحب کے صدقہ میں مصیبت میں پھنسی ہوئی ہے ان خانصاحب نے نواب صاحب کے کان میں پھونک دیا ہے کہ یہ انگریزوں کا زمانہ ہے انگریزی طرز سے رہنا چاہئے نواب صاحب اپنا نیک و بد نہیں سمجھتے اور انکی باتوں میں آکر ایسی باتیں کر گذرتے ہیں کہ شریف آدمی سنے تو کانوں پر ہاتھ رکھ لے

عصمت سے اب اور زیادہ برداشت نہ ہوسکی اور اس نے چاہا کہ خود چل کے نواب کی بیوی کے حالات دریافت کروں حالانکہ آج تک اسکو خانصاحب پر کبھی شبہہ تک نہیں ہوا تھا مگر نصیبن کی سیدھی سادی اور سچی تقریر نے اس کے دل پر کچھ ایسا اثر کیا کہ اسنے ٹھان لی کہ اگر یہی بات ہے جو نصیبن نے بیان کی تو میں خانصاحب سے نہ صرف تعلق ہی چھوڑدونگی بلکہ ایسا انتقام لونگی کہ عمر بھر یاد کرینگے

مگر چونکہ عصمت آرا ایک نہایت ہوشیار اور اپنے سن و سال کے لحاظ سے بڑی تجربہ کار عورت تھی لہذا اسنے یہ خیال کیا کہ شاید نصیبن ہی چکمہ دے رہی ہو لہذا اس امر کی پوری پوری تصدیق کرنی چاہیئے -

چنانچہ اس نے نصیبن سے کہا -

عصمت - اس وقت بیگم صاحبہ کہاں ہونگی کل تو معلوم ہوا تھا کہ وہ اپنے بھائی کے یہاں ہیں

نصیبن - جی ہاں کل وہ نواب صاحب کے یہاں گئی تھیں مگر کچھ ایسی آپس میں چل گئی ہوئی کہ پھر پلٹ آئیں اور ابھی تک اپنے بھائی کے گھر میں ہیں

عصمت - اگر میں چلوں تو کیسا -

نصیبن - ارشاد ہو تو گاڑی منگاؤں -

عصمت - کوئی ضرورت نہیں ہے میں خود ابھی گاڑی منگواتی ہوں -

عصمت آرا کو معلوم تھا کہ آج خانصاحب لکھنؤ میں نہیں ہیں اور چونکہ اس وقت انکو خانصاحب کا حال دریافت کرنے کا ایک غیر معمولی شوق ہوگیا تھا اسنے مہری کو حکم دیا کہ پہرے والے سے کہے کہ بازار سے کرایہ کی ایک گاڑی لائے -

حالانکہ یہ پہلی ہی دفعہ تھی کہ عصمت آرا اپنی مرضی سے اور اکیلی باہر جاتی تھی مگر پہرے والے کی مجال نہ تھی کہ کچھ کہہ سکتا وہ چپکے سے ایک گاڑی کرایہ کر لایا - اور عصمت آرا جسطرح بیٹھی تھی اسیطرح نصیبن کو ہمراہ لیکر بیگم صاحبہ سے ملنے کیلئے انکے بھائی کے گھر گئی -

پندرھوان باب

جب گاڑی بیگم صاحبہ کے بھائی مرزا بختیار کے مکان پر کھڑی ہوئی تو نصیبن اتری اور بیگم صاحبہ کو جاکے اطلاع دی۔

بیگم صاحبہ نے نہایت تپاک سے عصمت آرا کا استقبال کیا اور انکو ایک مکان مین جو اور کمرون سے علحدہ تھا لے گئین اور معمولی تکلفات کے بعد انمین باتین ہونے لگین۔

عصمت۔ مین نے آپ کی کیفیت ان سے نصیبن کی طرف اشارہ کرکے) سنی تھی۔ چونکہ مین بھی عورت ہون اس لئے میرا دل بہت کڑھا۔ مجکو آپکے ساتھ دلی ہمدردی ہے اگر مین آپکے کسی کام آسکتی ہون تو مجکو آپکے لئے کوئی عذر نہین ہے۔

بیگم۔ آپکی یہ کیا کم عنایت ہوئی کہ آپ غریبخانہ پر تشریف لائین اور مجکو اپنے دیدار سے سرفراز فرمایا

عصمت۔ آپکو دیکھکے مجھے کمال درجہ خوشی ہوئی مین نے نصیبن سے آپ کی پوری کیفیت سنی تھی مجھ سے بیٹھا نہ رہا گیا اسی وقت گاڑی منگوائی اور آپکے یہان آئی یہ مین جانتی ہون کہ جو رنج ومصیبت آپ پر ہے اسکو دوسرا نہین محسوس کرسکتا لیکن اگر مین کسی طور پر آپکا غم غلط کرسکتی ہون تو مجکو آپ کی خدمت مین کوئی دریغ نہین ہے

آپ غالباً مجکو نہین پہچانتین مین نواب اچھے مرزا کی بیٹی اور نواب فرخ سیر کی بھتیجی ہون میرا عقد نواب مصطفےٰ خان سے ہوا تھا مگر میری بدقسمتی سے اُنکا انتقال ہوگیا اسکو کوئی چار برس ہوئے اُس وقت سے مین بیوہ ہون ظاہر ہے کہ عورت کو اپنے شوہر کے مرنے کا کس قدر قلق ہوتا ہے لیکن مین نے اپنے دل کو سمجھایا اور صبر اختیار کیا باقی میری جو کیفیت ہے وہ معمولی ہے۔

بیگم۔ (ازراہ ہمدردی) ابھی آپ بالکل جوان اور کم سن ہین لیکن یہ قسمت کی خوبی ہے کہ آپکو اس سن مین یہ مصیبت جھیلنا پڑی خدا آپکو صبر دے لیکن ابھی آپ کی یہ عمر نہین ہے کہ آپ ہمیشہ دوسری شادی نہ کرین۔

عصمت۔ اس کا مفصل ذکر مین پھر کبھی کرونگی فی الحال مین جس غرض سے آئی تھی وہ صرف یہ تھی کہ چند روز ہوئے ایک چودھری مومن علی صاحب جن کو سرکار سے خان بہادر کا بھی خطاب حاصل ہے اور جن سے مجھ سے کچھ عرصہ سے جان پہچان ہے میرے یہان آئے تھے چونکہ میرا زیادہ تر روپیہ تجارتی کامونمین پھنسا ہوا تھا اس لئے مجکو کچھ روپیہ کاشتکارونکو دینے کیلئے درکار تھا مین نے خانصاحب سے ذکر کیا انھون نے کہا کہ نواب فریدون جاہ قرض دیتے ہین انسے کام نکل جائیگا آج نصیبن سے معلوم ہوا کہ یہ نواب صاحب

آپ کے شوہر ہین اور یہ خانصاحب مجکو وہان
لے گئے تھے نواب صاحب کا روپیہ غارت
کرا رہے ہین اگر مین پہلے سے یہ جانتی تو ہرگز
نہ جاتی اور خان بہادر کو بھی اپنے یہان نہ پھٹکنے دیتی
یہ فطرت کا اقتضا ہے کہ جس شخص سے
کسیکو نقصان پہونچتا ہے اور اس کا ذکر کیا جاتا
ہے تو طبیعت کو سخت رنج پہونچتا ہے اور عورتین
خصوصاً ایسی نرم دل ہوتی ہین کہ ایسے شخص کے
ذکر پر بہت جلد اُنکے آنسو آجاتے ہین۔
بیگم بھی خان بہادر کا نام سنکے رو دین
اور جس طرح کسی بچے کا دل کسی چیز کو یاد کرکے
بھر آتا ہے اسی طرح بیگم صاحبہ کا دل بھر آیا
عصمت۔ آپ افسردہ نہ ہون مین اسی
غرض سے آئی ہون کہ ان خانصاحب کو انکی
شرارتون کا مزہ چکھاؤن ہم عورتون پر ان
مردوان کو رحم کرنا چاہیے مگر یہ کچھ ایسے بیوفا
ہوتے ہین کہ انکے ساتھ ہزار محبت کیجیے مگر یہ
اپنے مطلب سے نہین چوکتے۔
عصمت آرا یہ کہہ رہی تھی کہ اسکا داہنا ہاتھ
جس مین وہ خان بہادر کی دی ہوئی انگوٹھی
پہنے تھی بیگم صاحبہ کی نظر پڑا اور انھون نے
عصمت آرا کی چھوٹی انگلی مین ایک جڑاؤ ہیرے
کی انگوٹھی دیکھی جو بعینہٖ ویسی انگوٹھی تھی جو
ایک مرتبہ نوابصاحب نے ان سے لی تھی اس
انگوٹھی اور اُس انگوٹھی مین اسقدر مشابہت
پائی جاتی تھی کہ بیگم کو خیال گذرا کہ ہو نہ ہو
یہ میری ہی انگوٹھی ہے۔
انھون نے سوچا کہ عصمت آرا کوئی مکار عورت
ہے اور اُس سے نوابصاحب کی آشنائی
ہے اور نواب صاحب ہی نے اسکو یہ انگوٹھی
دی ہے یہ بھی خیال ہوا کہ شاید خان بہادر
نواب صاحب سے اینٹھ لے گیا ہو اور اسکے
ہاتھ فروخت کر ڈالی ہو۔
غرض یہ سب باتین قرین قیاس تھین بیگم
صاحبہ کو عصمت آرا کی آنکھون اور طرز گفتگو
سے صاف ظاہر ہو گیا کہ اسکو نواب صاحب سے
پہلے کا کوئی تعلق نہین ہے اور جس دن کا اُسنے
ذکر کیا ہے اسی دن شاید انکی پہلی ہی ملاقات ہوئی ہے
بیگم صاحبہ نے عصمت آرا کی گفتگو کے آخری
فقرے کو جس مین انھون نے کہا تھا کہ وہ مردون
کے ساتھ ہزار محبت کیجیے مگر وہ کچھ ایسے بیوفا
ہوتے ہین کہ اپنے مطلب سے نہین چوکتے نہایت
کسقدر استعجاب سے سنا اور سمجھین کہ اگر اسکو
خان بہادر سے کوئی تعلق ہو تو تعجب کی بات نہین ہے
اس خیال سے بیگم صاحبہ کو خانصاحب
کا ذکر کرتے ہوئے کسیقدر تامل ہوا مگر عصمت آرا
نے یہ تاڑ کے کہ بیگم صاحبہ میری انگوٹھی کو دیکھکے
کچھ متاثر ہوئی تھین اپنا شبہہ دور کرانے کی
غرض سے کہا۔
عصمت۔ مین نے یہ انگوٹھی بھی آج ہی [illegible]

خان بہادر سے مول لی تھی اُسنے مجھ سے اسکی قیمت ...۴ روپیہ لی ہے حالانکہ جب مین نے بعد کو ایک جوہری کو دکھلائی تو وہ کہتا تھا کہ ...۴ سے کم کی ہے چونکہ ایک ضعیف معاملہ تھا مین نے کچھ خیال نہ کیا لیکن اب یہ ارادہ ہے کہ آیندہ ان سے خرید و فروخت کا کوئی واسطہ نہ رکھونگی

بیگم - ذرا مین بھی دیکھون -

عصمت - (اتار کے) لیجیے ملاحظہ فرمائیے

بیگم - (عصمت کی گفتگو سے یہ سمجھکے کہ خانبہادر کے بارے مین اسکی راے اچھی نہین ہے) مجھے معلوم ہوتا ہے کہ خانصاحب نے یہ انگوٹھی نواب صاحب سے لی ہے یہ تو مین نہین کہہ سکتی کہ انھون نے قیمت دیکر لی ہے یا مفت لیکن یہ مین جانتی ہون کہ میرے اکثر زیورات نواب صاحب ترواکے لیگئے ہین اور مین نے جب کبھی واپس مانگے ہین تو مجکو صاف جواب ملا ہے - بظاہر خان بہادر ہی نواب صاحب سے لیگیا ہے اور جس طرح اُس نے آپ کو دھوکا دیکے زیادہ قیمت وصول کی ہے اسی طرح اور لوگون کو بھی مونڈتا ہوگا

عصمت - شاید یہی بات ہو اس سے کوئی بات بعید نہین معلوم ہوتی کیون بیگم صاحب آپکو یاد ہے کہ اور کون کون چیزین آپکے پاس سے نواب صاحب لیگئے ہین

بیگم - ایک دو ہون تو بتاؤن اب میرے پاس یہ چند زیورات رہ گئے ہین وہ بھی معمولی قسم کے ہین -

اس وقت عصمت آپ کے دلمین ایسا جوش ہمدردی پیدا ہوا کہ اگر ایک اجنبی بھی اسکو دیکھتا تو اسکی معصومیت اور شرافت مین ہرگز شک نہ کرتا -

عصمت - آخر دس بیس چیزونکے نام تو یاد ہونگے -

بیگم - ہان - یاد کیون نہین ہین ایک جوڑی توڑے اور بازوبند کی تھی کچھ نہین تو ...۱ روپیہ ہوگی ایک جوڑی پازیب ایک جھومر کئی طلائی زنجیرین اور بہت سی مرصع جوڑیان تھین انکے علاوہ اور بہت سے زیورات تھے

چونکہ عصمت کی باتونسے صرف یہی پایا جاتا تھا کہ اسنے خان بہادر سے صرف ایک انگوٹھی خرید کی تھی اس لئے اسکو یہ حوصلہ نہین پڑا کہ ان چیزونکا بھی ذکر کرتی جو خانصاحب نے اسکو دی تھین -

اس وقت عصمت کے دل کی عجب کیفیت تھی کبھی تو وہ خیال کرتی تھی کہ خان نے مجھسے ہمیشہ عقد کا اقرار کیا ہے اور گو وہ کسی طور پر یہ چیزین لایا ہو اور مجکو اسکا لینا کتنا ہی ناگوار گذرا تاہم یہ ظاہر ہے کہ جب تک کسی شخص کو کسی سے محبت نہین ہوتی وہ ایسی قیمتی چیزین اسکو نہیں دیسکتا اسکو یہ بھی خیال ہوتا تھا کہ یہ کوئی ضروری بات

نہین ہے کہ وہ نواب صاحب سے یہ چیزین مفت
ہی لایا ہو شاید انکی قیمت دیدی ہو۔
غرض وہ اسوقت ایک مذبذب حالت مین تھی
اور اس کے دل مین ایک کانٹا سا کھٹک رہا تھا
"اب یہ کانٹا کیونکر نکلتا؟"
اس وقت اسکو خیال آیا کہ جب خان بہادر
مجکو نواب کے یہان لے گیا تھا تو اس نے مجھ سے
راستہ مین کہا تھا کہ اگر نواب صاحب کوئی چیزین
دین تو تم انکار نہ کرنا اس فقرے کا کیا مطلب
ہے؟ کیا نواب صاحب سے اور خان بہادر سے بڑی
گہری دوستی تھی یا کیا بات تھی؟ اگرچہ خان بہادر
نے یہ چیزین مول بھی لی ہون لیکن یہ حرکت
کیسی بری ہے کہ انھون نے نواب کو بھگا
بیگم صاحبہ کے زیورات اتروا لئے اور اگر
انھون نے نواب صاحب کو قیمت نہین دی
اور مفت زیورات لئے ہین تو اور بھی برا کیا
اول یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس نے یہ
چیزین مول لیکے مجکو دین یا مفت کسی سے
اڑا لا اور یہ چیزین دراصل نواب صاحب ہی
کی ہین یا کسی اور کی ہین۔
چنانچہ اس نے اس خیال کو تھوڑی
دیر کے لئے ملتوی کرنا چاہا لیکن نصیبن جو انکی
گفتگو کو بڑی دلچسپی سے سن رہی تھی یون
بیچ مین بولی۔
نصیبن۔ (عصمت سے) اگر آپ برا نہ مانین
تو مین ایک بات کہون۔
عصمت۔ کہو برا ماننے کی کیا بات ہے"
نصیبن۔ مجھے یہ شبہہ ہوتا تھا کہ خان بہادر سے
آپ سے ——"
عصمت۔ کہو۔ آگے کہو۔
نصیبن۔ کچھ نہین۔ مین تو یونہین پوچھتی تھی
عصمت۔ کچھ تو ضرور ہے۔
نصیبن۔ بات یہ ہے کہ یہ خان بہادر بڑے
چلتے پرزے ہین آپ نے ابھی کہا اور پہلے
بھی فرما چکی ہین کہ آپ قرض لینے آئی تھین لیکن
مین نے نواب اور خان بہادر کی جو گفتگو سنی تو اس سے
اور ہی بات پائی گئی۔
عصمت۔ (اشتیاق ظاہر کرکے) وہ کیا بات تھی
نصیبن۔ مجھے عرض کرتے ہوئے ڈر معلوم ہوتا
ہے۔ اور مین ٹھیک ٹھیک بیان بھی نہین کر سکتی
شاید انکا مطلب کسی اور سے ہو۔
بیگم۔ (نصیبن سے) چھپاؤ نہین۔ اب یہ کوئی
اجنبی نہین ہین انکو ہمارے ساتھ ہمدردی ہے
اور یہ ایسی نہین ہین کہ ہمارے حق مین کانٹے بوئین
نصیبن۔ (دن مین نواب صاحب اور خان بہادر
مین گفتگو ہو رہی تھی مین پردے کے پیچھے
کھڑی ہوئی سن رہی تھی خان بہادر کی گفتگو
سے معلوم ہوتا تھا کہ نواب صاحب
کسی بیوا پر مرتے ہین اور نواب صاحب خان بہادر
کے معرفت کبھی زیور اور کبھی روپیہ بھیجا کرتے ہین

عصمت۔ (بے صبری سے) کوئی نام بھی بتایا تھا۔

نصیبن۔ نام تو ضرور لیا تھا مگر مجھے یاد نہیں رہا یا شاید مین نے سنا نہ ہو۔

عصمت۔ تو وہ کیا کہتے تھے۔

نصیبن۔ وہ کہتے تھے کہ اُس مردار نے نواب صاحب کے دئے ہوے بازوبند بہت پسند کئے اور یہ بھی کہتا تھا کہ اس نے دو بجے آنے کا وعدہ کیا ہے مین سمجھتی ہون کہ وہ نہین آئی کیونکہ ہم لوگ تو اسدن دو بجے کے بعد ہی کوٹھی سے چلے آئے تھے آپ ہان کے بجے پہونچی تھین۔

عصمت۔ مین کوئی دو بجے ٹھیک وہان پہونچ گئی تھی۔

نصیبن۔ وہان کوئی مردار آپکے سامنے آئی تھی

عصمت۔ میرے سامنے تو کوئی نہین آئی

اب عصمت آرا کے شک کو اور ترقی ہوئی اور وہ سمجھ گئی کہ دال مین کچھ کالا کالا ہے تو وجہ کیا تھی کہ دو بجے سے کچھ پہلے خان بہادر نے خود اس سے کہا تھا کہ مین تمھین لیجاؤنگا۔ اور نصیبن کی باتون سے بھی وہی بات پائی جاتی تھی جو خان بہادر کی گفتگو سے ٹپکتی تھی

عصمت۔ اس کے سوا کچھ اور باتین بھی ہوئین تھین۔

نصیبن۔ بس اسی قسم کی سب باتین تھین۔

نواب صاحب اشتیاق ظاہر کرتے تھے اور خان بہادر کہتا تھا کہ وہ آپ پر نہایت درجہ فریفتہ ہے۔

عصمت۔ (اپنے دل مین) مجھے نہین معلوم تھا کہ خان بہادر ایسے ہونگے وہ انکو بالکل پارسا اور ثقہ سمجھے ہوے تھی لیکن محض یہ خیال کہ وہ نواب سے اس قسم کا برتاؤ کرتا تھا عورت کا غصہ بھڑکانے اور اُسکے دل کو شکوک کا نشانہ بنانے کیلئے کافی تھا۔

نصیبن۔ ہان مین یہ کہنا بھول گئی کہ خان بہادر نواب صاحب سے کہتے تھے کہ مین اس کے پاس صرف آپکی بدولت جانے پاتا ہون ورنہ وہ مجکو اپنے پاس نہین پھٹکنے دیتی۔ کل رات مجھے خیال تھا کہ شاید آپ ہی کو اس بہانہ سے بلا لیگیا تھا

عصمت۔ نواب صاحب نے پوچھا نہین کہ وہ کیون نہین پھٹکنے دیتی۔

نصیبن۔ ہان یاد تو پڑتا ہے کہ پوچھا تھا۔ یا شاید خان بہادر نے خود ہی سبب بیان کیا تھا مین ٹھیک نہین کہہ سکتی۔

عصمت۔ تمھین یاد ہے کیا کہا تھا۔

نصیبن۔ شاید یہ کہا تھا کہ وہ گھر مین تنہا رہتی ہے کسی کے یہان نہ تو اسکی آمد و رفت ہے اور نہ وہ کسی کو اپنے یہان آنے دیتی ہے وہ کہتا تھا کہ اس کے یہان عورت تک نہین جانے پاتی

ان حالات کو سنکر عصمت آرا کے
خیالات مین بہت بڑی تبدیلی واقع ہوئی
اور اب اس نے وہان سے چلا جانا مناسب سمجھا
عصمت - اب بہت بڑی دیر ہوئی مین رخصت
ہوتی ہون پھر کبھی موقع ہوا تو حاضر ہونگی
بیگم - (گلوری دیکے) چونکہ آپ کو آئے ہوئے
عرصہ ہوا اس لیے مین آپکو روک بھی نہین
سکتی لیکن مجھے امید ہے کہ آپ یا تو خود
تکلیف فرمائینگی یا مجھے بلا بھیجین گی -
عصمت - امید تو یہی ہے کہ مین خود ہی آؤن
اور اگر میرا آنا نہ ہوا تو کسی دن دوپہر کے وقت
نصیبن کو میرے یہان بھیجکر اپنی خیر وصلاح
کہلا بھیجیے گا -
بیگم - بہت اچھا -
عصمت آرا بیگم رخصت ہوئین اور گاڑی
مین سوار ہوکے اپنے گھر چلی آئین -

سولھوان باب

جب عصمت آرا چلی گئی تو بیگم صاحبہ اور
نصیبن مین عصمت آرا کے بارے مین گفتگو ہونے لگی
بیگم - تم انکے گھر تو گئی تھین یہ کوئی گھر گرست
معلوم ہوتی ہے یا ایسی ہی ویسی ہے -
نصیبن - گھر تو بڑا عالیشان ہے اور انکا
ذاتی معلوم ہوتا ہے - پہرے پر چپراسی رہتا ہے
اور مکان کی حیثیت سے یہ نہین معلوم
ہوتا کہ کوئی غیر شخص آتا ہو باتین بھی شریف
عورتون کی سی ہین - اور صورت اور وضع بھی
اچھی ہے - میرا تو خیال ہے - کہ یہ بد چلن نہین ہے
لیکن غیب کا حال خدا کو معلوم -
بیگم - مجھے بھی اسکی صورت اور باتون اور
انداز سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ وہ بد روش ہے
تم نے دیکھا نہین جب خان بہادر کی بدمعاشیون
کا ذکر ہو رہا تھا تو اسکے چہرے کی کیا حالت
تھی - معلوم ہوتا تھا کہ اسکو ہمارا حال سنکر
بہت بڑا رنج ہوا -
نصیبن - اور یہی سبب تھا کہ اسے زیادہ
دیر بیٹھا نہ گیا - اب مین کسی دن پھر جاؤنگی تو
اور زیادہ باتین معلوم ہونگی -
بیگم - آج اور کل تو جانا ہو نہین سکتا پرسون
جانا ہان اور سنو کوٹھی پر جاکے پوچھنا کہ نواب
صاحب کا کیا حال ہے - انکے خیالات مین کچھ
تبدیلی پیدا ہوئی یا ابھی وہی ہٹ چلی جاتی
ہے بیٹی نصیبن - میرے تو دل مین آتا ہے کہ زہر کھالون
نصیبن - حضور آپ گھبرائین نہین مین اسی وقت
نواب صاحب کے یہان جاتی ہون اگر وہ ہونگے
تو مین انکو سمجھاؤنگی اور وہ موجود نہ ہونگے تو انکے
دوستون کو پٹی پڑھاؤنگی - صاف بات یہ ہے
کہ جب تک خان بہادر کی نواب صاحب کے
یہان رسائی رہے گی ہماری تمہاری کسی کی
دال نہین گلے گی - جب خان بہادر کا تعلق منقطع

ہو جائے گا تو پھر نواب صاحب کو ڈھرے پر
لے آنا کوئی بڑی بات نہین ہے۔
بیگم۔ ایسا کرنا بھی نہین۔ نواب صاحب کا
مزاج اندونون بگڑا ہوا ہے اگر کہین وہ
تمکو مار وار بیٹھے تو بہرا اچھا نہو گا۔
نصیبن۔ اگر مار بھی بیٹھین گے تو کوئی ہرج
نہین اپنی بہن کی خاطر مین مار بھی برداشت
کرونگی دیکھتی جاؤ مین کیا کیا کرتی ہون۔
بیگم۔ اچھا جیسی تمھاری خوشی ہو۔
نصیبن۔ تو اب مین جاتی ہون شام تک
واپس آؤنگی۔

+ + + + + + + + + + + + + +

+ + + + + + + + + + + + + +

نصیبن بیگم صاحب کے پاس سے رخصت ہوکے
سیدھی نواب صاحب کی کوٹھی پر آئی معلوم
ہوا کہ نواب صاحب کہین سیر کو گئے ہین نواب
صاحب کے مُنہ لگے نوکرون مین ایک
جوان شخص تھا جس کا نام عیدو تھا یہ شخص
پکا بدمعاش لیکن پرلے سرے کا لالچی تھا
اور اکثر نصیبن کو چھیڑا کرتا تھا نصیبن کو اس
شخص سے دلی نفرت تھی یہان تک کہ اگر
وہ اسکی صورت دیکھ لیتی تھی تو اس طرح بھاگتی
تھی جس طرح لاحول سے شیطان۔
جسوقت نصیبن کمرے مین داخل ہوئی تو عیدو
نواب کے کپڑون پر برش کر رہا تھا۔
نصیبن کمرے مین اسکو تنہا دیکھکر جھجکی
اور ارادہ کیا کہ وہانسے بھاگ جاے
مگر مصلحتاً رک گئی۔
عیدو۔ جانی اب تو تم نے ہمارا ساتھ ہی
چھوڑ دیا۔ کہو کیا حال ہے کبھی حسینی سے
ملاقات ہوتی ہے یا نہین۔
حالانکہ نصیبن کو عیدو کی گفتگو سخت ناپسند
آئی مگر اس نے غصہ ہونا یا چلا جانا مصلحت نہ
سمجھا کیونکہ وہ اس گھات مین تھی کہ عیدو کو
جو خان بہادر کے حالات سے اچھی طرح واقف تھا
ورغلا کے کچھ ایسی باتین دریافت کرے
جو اسکی مخدومہ کے حق مین مفید ہون چنانچہ
اس نے ایک معشوقانہ ادا سے جواب دیا
نصیبن۔ دیکھو عیدو۔ جوان لڑکیون سے
ہنسی مذاق اچھا نہین ہے اگر پھر بھی ایسی بات
منہ سے نکالی تو یاد رکھنا مونڈی کاٹے
نواب صاحب سے کہدونگی۔
عیدو۔ (ہنسکر) لو ذرا کان تو لاؤ کچھ کہنا ہے
نصیبن۔ (جھک کے) اب رنگ لائی گلہری
عیدو۔ (قریب آکے) برسون مال چکھا ہے
وہ کہان جائیگا۔
نصیبن۔ بنا۔ جھوٹا کہین کا کسی دن ایک پان
بھی تو چرا کے نہین دیا۔
عیدو۔ جانی ایک پان کی کیا حقیقت ہے
تمھارے لئے جان تک حاضر ہے۔

نصیبن - بس جاؤ بھی - جان تک حاضر ہے کبھی جان دیتے دیکھا نہین -

عیدو - تمھین یقین نہ ہو تو آزما لو -

نصیبن - آزمائے ہوئے کو کیا آزمانا بس اب مین جاتی ہون -

عیدو - اچھا یہ تو بتاؤ آج کیسے آنا ہوا -

نصیبن - تمھین ہم سے مطلب بھلا تم کسی کے کام بھی آتے ہو کہ تم سے کوئی کچھ کہے -

عیدو - جانی تم نے مجھ سے کب کچھ کہا تھا ہمیشہ تو مجھ سے بھاگی بھاگی پھرا کی آج نہ معلوم کس طرف چاند نکلا کہ ادھر چلی آئین مین دیکھتا تھا کہ تم تو میرے سایہ تک سے بھاگتی تھین بولو کیا حکم ہوتا ہے -

نصیبن - مین تم سے ایک بات پوچھنا چاہتی ہون لیکن شرط یہ ہے کہ تم کسی سے نہ کہو اگر یہ وعدہ کرو تو مین تمھین ۱۰۰ روپیہ انعام دلواؤن -

عیدو - جانی مجکو سو روپیہ کی کیا پروا ہے سو روپیہ تو مین ایک دن مین پیدا کرتا ہون ہان اگر تم یہ وعدہ کرو کہ مین تیرے ساتھ شادی کرونگی تو بے شک جو تم کہوگی وہ کرنیکو تیار ہون -

نصیبن - تم سے شادی کرکے تمھارے یہان آ پڑون وقت مین ڈالدون خان بہادر کہین سن پائیگا تو تمکو جیتا نہ چھوڑیگا

عیدو - یہ تو تم نے آج نئی بات سنائی -

نصیبن - نئی بات کا ہے کو ہے وہ تو کبھی دفعہ مجکو بری نگاہ سے دیکھ چکا ہے وہ مجھ سے کہتا ہے کہ میرے گھر بیٹھ جا - ورنہ ایک روز تیری ناک کٹوا لونگا - مین دل مین سوچی کہ بس اب باہر کا آنا جانا ہی بند کر دون تم دیکھتے ہو گے کہ مین بہت کم نکلتی ہون -

عیدو - ہان تو یہ بات ہے شاید -

نصیبن - (سنجیدگی سے) اب مین یہان اُسوقت نہین آتی ہون جب وہ خدائی خوار یہان ہوتا ہے -

عیدو - جب تک مین جیتا ہون تم کیون ڈرتی ہو -

نصیبن - مین اتنا بک گئی تم خاک نہین سمجھے مین عورت ذات ہو کے نہ ڈرون تو کیا کرون

عیدو - اگر تم اپنی بات سے نکل نہ جاؤ تو مین خان بہادر کی ساری شیخی کرکری کر دون بلکہ کھوپڑی نہ پلپلی کر دی تو عیدو نام نہین -

نصیبن - وہ بڑا آدمی ہے ایسا کبھی کرنا بھی نہین - نہین تو بگڑے جاؤگے اور اپنے ساتھ مجکو بھی دھروا ؤگے -

عیدو - (محض ظاہرداری کیلئے) مجال ہے سالے کی وہ گدا دون کہ بھول جائے اگر تم میری بیوی ہو جاؤ تو دیکھون وہ کیا کرتا ہے اگر کبھی آنکھ اٹھا کے دیکھ لے تو آنکھ نکال لون اب تم سے کے داؤن گھات سمجھ مین آئے وہ تو البتہ صاحب کہتا تھا کہ نصیبن کو آنے نہ دو -

سی ایسے ویسے کو اُلو بناتا تو ایک بات بھی تھی
ہمکو اُلو بناتا ہے جو خان بہادر ایسے سیکڑوں
کو چرا چکے ہین۔ آنے دو آج چچا جان کو۔
نصیبن۔ بس یہی جلدی تو بری ہے پہلے
بات سمجھ لیا کرو۔
عیدو۔ کہو۔
نصیبن۔ اگر کسی طرح اس کا یہان آنا بند ہو
تو ہم یہان آگے رہنے لگین۔
عیدو۔ خالی خولی آگے رہنے سے کیا فائدہ
وعدہ کرو کہ شادی کروگی۔
نصیبن۔ تمہارے سوا میرا کون ہے جب
تمکو اپنا جانا تو تمہارے پاس آئی بھی ورنہ
مین کیون آتی۔
عیدو۔ پھر اب تک تمنے مجھسے کیون نہ کہا
نصیبن۔ مین دیکھتی تھی کہ تمکو مجھسے کوئی
محبت ہے یا نہین اب مجھے یقین ہو گیا
کہ تم مجھپر جان و دل سے فدا ہو۔
نصیبن مین کچھ ایسی خداداد طراری
تھی کہ وہ اچھے اچھون کو اپنا گرویدہ اور
مفتون بنالیتی تھی گو عیدو کو یقین کامل
تھا کہ نصیبن مجکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی
تھی مگر اس تقریر نے اسکو ایسا لٹو کر دیا
کہ وہ کچھ دیر کیلیئے پرانی باتین بھول گیا
عیدو۔ جانمن مین نے اپنے دل مین
یہ ٹھان لی تھی کہ اگر شادی کرونگا تو تم سے
ورنہ اگر کوئی شہزادی بھی ہوگی تو آنکھ
اٹھا کے کبھی نہ دیکھونگا۔
نصیبن۔ مین نے تو خود کہا تھا کہ اسی امتحان کے
لئے آجتک میری جانب سے اسقدر خاموشی رہی
عیدو۔ تو پھر اب کیا کہتی ہو۔
نصیبن۔ کہتی یہ ہون کہ مین شادی تو کرون
مگر تم ہی کہو بھلا ایسی حالت مین کہین شادی
ہو سکتی ہے۔
عیدو۔ ایسی حالت کا کونسی حالت
نصیبن۔ تم جانتے ہو گے کہ ابھی حسن آرا کی
شادی نہین ہوئی ہے جب تک انکی شادی
نہ ہو جائے مین شادی کرنا کبھی نہین پسند کرتی
وہ مجھسے چھوٹی ہے اور ہم دونون ایک ساتھ کھیلے ہوئے ہین
عیدو۔ انکی تو شادی ہونے والی ہے
دن ہی کون بہت رہگئے ہین۔
نصیبن۔ ہمنے تو نہین سُنا۔
عیدو۔ اور لو۔ تم نے نہین سنا اور یہان
سب تیاریان بھی ہوگئین۔
نصیبن۔ تمھین میری قسم سچ بتاؤ کس سے
عیدو۔ چودھری نواب علی سے۔
نصیبن۔ یہ نواب علی کون۔
عیدو۔ کیا تمھی بنتی ہین جیسے کچھ جانتی ہی نہین
نصیبن۔ مین سچ کہتی ہون مجھے کچھ نہین معلوم
عیدو۔ یہ خان بہادر کے بیٹے ہین بنگالہ
مین سب جج ہین۔ جیسا باپ ویسا بیٹا۔

سنتے ہین کہ جس طرح چودھری کے چار بیویان ہین اسیطرح اسکے بھی چار بیویان ہو جائینگی اور انکے علاوہ دو کسبیان نوکر ہین دو دو سو تنخواہ پاتی ہین

نصیبن - یہ کیسے پھر تو جوڑ اچھا ہے - ہمارا تمہارا نکاح بھی جلد ہو جائیگا - لیکن ابھی شادی طے ہوئی یا نہین -

عیدو - شادی تو کب کی ٹھہری ہوئی ہے سنتے ہین کہ انگریزونکے ساتھ ٹھکریٹن چاپ اڑاتا ہے نہ روزہ سے مطلب نہ نماز سے واسطہ پورا انگریز ہے -

نصیبن - کچھ معلوم ہوا شادی کبتک ہوگی -

عیدو - دو ہفتے باقی ہین تیسرے جمعہ کو ہوگی نواب صاحب نے کلکتہ سے بڑا سامان منگوایا ہے دو تین دن مین آتا ہوگا -

نصیبن - اور ان خان بہادر کے گھر کے لوگ کہان رہتے ہین -

عیدو - ان کے گھر کے لوگ تو بارہ بنکی کے ضلع مین ہین لیکن ایک بیوی اور بیٹی اور آپ یہان رہتے ہین -

نصیبن - کوئی اور اولاد بھی ہے -

عیدو - صرف ایک لڑکی ہے کوئی بیس برس کی ہوگی اور ایک لڑکا ہے جسکے ساتھ شادی ہونیوالی ہے

جب نصیبن یہ ضروری باتین دریافت کر چکی تو اسنے اس ڈر سے کہ کہین عیدو کو شبہ نہ ہو جائے اس ذکر کو چھوڑ دیا وہ خوب جانتی تھی کہ یہ محض ایک عارضی جوش محبت ہے جو عیدو ظاہر کر رہا ہے ورنہ وہ روپیہ کا ایسا مرا ہے کہ موقع چلے تو مجکو بھی زہر دیدے کے مار ڈالے -

نصیبن - اچھا تو مین اب جاتی ہون

عیدو - جاتی تو ہو لیکن ایک بوسہ تو دیتی جاؤ

نصیبن - اخین باتونسے تو مجھے نفرت ہے کوئی دیکھے گا تو کیا کہے گا -

عیدو - کہے گا کیا - میان بیوی مین یہ باتین ہوا ہی کرتی ہین -

نصیبن - سوت نہ کپاس اور کوریونمین لٹھم لٹھا ابھی شادی ہوئی نہین اور میان جی بیٹھے میان بننے کیلئے تھیلی بھر کے روپیہ جمع کر رکھو

عیدو - اچھا جمع کر رکھونگا لیکن ایک بات تو سنو -

نصیبن (ہنستی ہوئی) اب پھر سنونگی - وہ یہ کہکے چلی گئی اور میان عیدو اپنے دل مین کہنے لگے -

"اُفوہ - کس قدر چربانگ لڑکی ہے کسی کی کچھ سنتی ہی نہین کیا پھر کبھی نہ آئی گی مجھے امید نہین کہ میرے ساتھ شادی کرے یہ سب اسکی باتین تھین - اپنے کسی مطلب سے آئی تھی جب مطلب نہین ہوا تو چلتی ہوئی خیر چلی جاؤ یہان کیا پروا ہے روپیہ ہے تو

تم ایسی لاکھون آجائینگی ہمارے نوابصاحب
سلامت رہین اور خان بہادر سلامت رہین
انکی بدولت اگر سونے کی دیوارین نہ کھڑی
کرون تو عیدو نام نہین۔

راوی اور یہ میان عیدو کو خبر ہی نہ تھی کہ
جو باتین دریافت کرنا تھین وہ سب نصیبن کو
معلوم ہوگئین۔

سترھوان باب

تیسرے دن خان بہادر وکیل کو لیکے
الہ آباد سے واپس آگئے اور کوئی دس بجے
کے قریب تن تنہا عصمت آرا بیگم کے یہان
تشریف لیگئے۔ چونکہ مزاج مین وہم زیادہ
تھا اس لئے آتے ہی پہرے والے کو بلایا
اور اس سے دریافت کیا کہ میری غیبت مین
یہان کوئی آیا تو نہین۔ پہرے والے نے
کہا کہ ہان ایک اجنبی عورت آئی تھی اور عصمت آرا
کو کہین لیگئی تھی مگر مجکو معلوم نہین کہ وہ کہان
لیگئی تھی۔ مہری نے بھی اس بیان کی
تائید کی۔ یہ سنکر خان بہادر کی جان نکل گئی
دل مین سوچا کہ اب خیریت نظر نہین آتی
ہو نہ ہو نصیبن ہی کی یہ حرکت ہے اس کو
کسی طرح اس گھر کا پتہ معلوم ہوگیا ہے اور وہ
عصمت کو بہکا کر لیگئی ہوگی۔ پھر خیال آیا کہ
نصیبن کو کیونکر معلوم ہو سکتا تھا صرف اسی
دن عصمت آرا اپنے گھر سے نکلی تھین اور
جب ہم نوابصاحب کے یہان بیٹھے تھے تو وہ بھی
وہین تھی یہ کیونکر ممکن تھا کہ وہ گاڑی کے برابر
دوڑتی ہوئی آتی اور عصمت کا گھر دیکھ جاتی پھر
شبہ ہوا کہ وہ شاید گاڑیبان سے واقف ہو تو
اس نے کہدیا ہو غرض خان بہادر کو یقین تھا کہ یہ
کارروائی نصیبن ہی کی تھی اور اسی نے بیگم
صاحبہ سے جاکر جڑا ہوگا اور بیگم صاحبہ نے نواب
صاحب سے کہا ہوگا۔

غرض اسوقت خان بہادر کی جو کچھ کیفیت تھی
وہ ناگفتہ بہ ہے۔ ادھر تو وہ ڈر رہا تھا کہ
عصمت کے دل مین ضرور شکوک پیدا ہوگئے
ہونگے اور اب وہ مجکو پاس نہ بھٹکنے دیگی۔
اس سے اور زیادہ وصول ہونا درکنار خود
اپنی گرہ کا ہزارون روپیہ مفت برباد ہوا کسی نے سچ کہا ہے

"مال حرام بود بجاے حرام رفت"

ہاے اب کیا ہوگا۔ خداوندا تجھے کیا منظور ہے
ادھر یہ خوف تھا کہ اگر بیگم نے نواب صاحب سے
کہدیا تو وہ بھڑک جائینگے اور اپنی بیٹی حسن آرا کو
میرے لڑکے کے ساتھ شادی نہ کرینگے
عجیب مشکل ہے اس دنیا مین جس قدر سمجھ بوجھ
کے قدم رکھا جائے اسی قدر خرابی ہے مجکو
خیال تھا کہ اگر میرے بیٹے کی شادی نواب
کی بیٹی سے ہو جائے گی تو مجکو بہت کچھ سکدوشی
حاصل ہوگی کیونکہ نوابصاحب نے وعدہ

کر لیا تھا کہ اپنی کل جائداد اپنے مرنے سے پہلے
حسن آرا کے نام لکھدونگا۔ وائے بدقسمتی کہ یہ
یہ جائداد بھی میرے ہاتھ سے جانیوالی ہے
جو حالت نزع مین ایک مرنے والے کی
ہوتی ہے وہی اسوقت ہمارے خان بہادر کی
تھی۔ وہ سمجھتا تھا کہ مین ایک ایسے درخت کی
شاخ پر بیٹھا ہون جو لب دریا واقع ہے اگر
اوپر چڑھتا ہون تو پتلی شاخ کے ٹوٹ جانے
کا اندیشہ ہے اور کودتا ہون تو دریا مین گرتا ہو
وہ بڑی دیر تک سوچتا رہا کہ کیا کرون آخر اسنے
تجویز کی کہ نواب صاحب کے پاس تو بعد کو
چلنا چاہیئے۔ پہلے عصمت آرا سے ملنا مناسب
ہے دیکھون کیا کہتی ہے۔

چنانچہ وہ اس قصد سے مکان کے
اندر داخل ہوا اور کوٹھے پر چڑھ گیا دیکھا
کہ عصمت آرا چادر اوڑھے ایک پلنگ پر لیٹی
ہوئی ہے اور ایک پٹی اسکی پیشانی پر بندھی
ہوئی ہے۔

عصمت آرا کو امید تھی کہ آج خان بہادر
ضرور آئیگا اور اسی خیال سے وہ یہ بہانہ
کئے ہوئے آٹھ بجے ہی سے لیٹی ہوئی تھی

خان۔ (نہایت ہمدردی کے ساتھ) بیگم
صاحب۔ اُٹھیے۔

عصمت کلبلا کر اٹھ بیٹھی اور ظاہرا
بڑی خندہ پیشانی سے پوچھا۔

عصمت۔ آپ کب آئے

خان۔ مین ابھی حاضر ہوا نصیب اعدا دشمنونکی
طبیعت کیسی ہے۔

عصمت۔ سر مین درد ہے اور بدن ٹوٹا
جاتا ہے جسدن آپ گئے ہین اسی دن سے
میری یہ حالت ہے۔

خان۔ کہیے تو لیڈی ڈاکٹر کو بلاؤن۔

عصمت۔ جی نہین اسکی کوئی ضرورت نہین
ہے مین اپنے آپ ہی اچھی ہو جاؤنگی مین
کل لیڈی ڈاکٹر کے یہان گئی تھی نہین معلوم
اسنے کیا دوا دی کہ درد اور بڑھ گیا۔

یہ آخری فقرہ عصمت آرا نے دانستہ اور
خلاف مرضی غلط کہا وجہ یہ تھی کہ وہ خوب
جانتی تھی کہ اگر خان بہادر کے دل مین
بدگمانی ہے تو وہ پہرے والے اور دھوبی
سے ضرور پوچھیگا اور وہ ضرور کہدینگے کہ
عصمت آرا باہر گئی تھی اور اس مین انکو شبہ بھی
نہ ہوگا چنانچہ اسنے سوچا کہ کوئی عذر پیشتر سے
گڑھنا چاہیئے اور یہ عذر گڑھکر پیش کیا۔

یہ سنکر خان بہادر کا شبہ کسی قدر رفع ہوا
اور مزید اطمینان کیلئے دریافت کیا۔

خان۔ آپنے گاڑیبان کو بھیجکر مس تھورن
کو کیون نہ بلوا لیا وہ تو آپکے یہان کئی مرتبہ
آچکی ہین۔

عصمت۔ اُس وقت میری طبیعت ایسی بدمزہ

تھی کہ مین نے لیڈی ڈاکٹر کا انتظار نہین کیا۔
جس وقت مین نے جانے کا قصد کیا اسی وقت میرے
میکے کی ایک عورت آگئی اسکو ساتھ لیا اور
گاڑی مین بیٹھ کے مس ڈیکروز کے یہان چلی
گئی مین انکو بہت عرصہ سے جانتی ہون جب میری
امان جان بیمار تھین تو انھین لیڈی صاحب نے علاج
کیا تھا۔
خان۔ یہ کہان رہتی ہین۔
عصمت۔ یہ قندھاری بازار مین رہتی ہین
کیا آپ انکو نہین جانتے۔
خان۔ مجھے نہین معلوم اور یہ مین کیسی مین
بھی اپنے گھر کے لوگون کا علاج کرانا چاہتا ہون
عصمت۔ وہ بہت بڑی ہوشیار عورت ہین
لیکن ابھی چند روز تک انکا انتظار کرنا ہوگا
خان۔ کیون۔
عصمت۔ جس دن مین گئی تھی وہ کہتی تھین
کہ میری بہن سخت بیمار ہین انکو دیکھنے کو جاؤنگی
خان۔ شاید ابھی نہ گئی ہون۔
عصمت۔ وہ تو میرے سامنے گئین اسباب
پہلے ہی سے بندھا رکھا تھا
خان بہادر کا رہا سہا شبہہ بھی ان جتنے مگر غلط تقریر سے جاتا رہا
عصمت۔ اب درد مین کچھ کمی ہوئی ہے لیکن
نہین معلوم کیا بات ہے کہ طبیعت گری ہی جاتی ہے
خان۔ اگر آپ مس معتبر عورت ہین تو کسی اور کو بلوا لو
عصمت۔ خیر کل دیکھا جائیگا وہ وکیل
صاحب آئے یا نہین۔
خان۔ وہ تو آئے ہین۔ لیکن ابھی کوئی جلدی
نہین ہے۔ ذرا آپکی طبیعت اچھی ہوئے
تو یہ بھی ہو جائیگا۔
خان بہادر نے جس ظاہرداری کا برتاؤ
کیا تھا وہی ظاہرداری عصمت آرا نے بھی برتی
عصمت۔ اچھا تو ہے۔ ذرا میری طبیعت
درست ہو جائے تو مین اسکی فکر کرونگی
فی الحال آپ وکیل صاحب کو رخصت کر دیجیے
خان۔ (مجبوراً) ہان یہی ٹھیک ہوگا۔
عصمت پلنگ پر اس طرح لیٹ گئی جس سے
ظاہر ہوتا تھا کہ اس کا سر درد سے پھٹا
پڑتا ہے خان بہادر نے ایک آہ سرد
کھینچی جس سے ثابت ہوا کہ وہ عصمت آرا کا
بڑا ہمدرد ہے۔
خان۔ پھر کچھ تو کرنا چاہیے۔
عصمت۔ اب تو مجھے سونے دو تم بھی رات
بھر کے جاگے ہو اب جا کے آرام کرو۔
خان۔ اچھا تو مین شام کو پھر آؤنگا۔
یہ کہکے چلا گیا اور عصمت آرا اپنے خیالات
مین غرق ہو گئی عصمت آرا پر بیگم صاحبہ کی
ملاقات کا بڑا اثر پڑا تھا اور انکی گفتگو سے اسکو
معلوم ہو گیا تھا کہ خان بہادر بڑا چالاک آدمی ہے
اور اس نے نواب کے مونڈنے کیلیے مجھکو اپنا
آلہ بنانا چاہا ہے۔ حالانکہ عصمت آرا پہلے

خان بہادر پر اس قدر فریفتہ تھی کہ اگر وہ جان تک مانگتا تو یہ دینے مین دریغ نہ کرتی لیکن اب اسکو ان سے دلی نفرت ہوگئی مگر چونکہ اب عصمت آرا کو فکر تھی کہ بیگم صاحب کو مصیبت اور تباہی سے بچانا چاہیے اسلئے وہ مجبوراً اور مصلحتاً بہ خندہ پیشانی خان بہادر سے ملی اور کوئی بات ایسی نہ کہی جس سے ظاہر ہوتا کہ وہ خان بہادر کی چالاکیون سے واقف ہوگئی ہے۔

عصمت آرا کو ان دن کی نصیبن کی باتون سے پورا پورا یقین ہوگیا تھا کہ اسنے خان بہادر کی نسبت جو کچھ کہا ہے بالکل سچ کہا ہے اور اس کے دل مین یہ بات کھٹک گئی تھی کہ اب خان بہادر مجکو تباہ کرنے مین کوئی کسر نہ رکھیگا مشہور ہے کہ عشق مین بدگمانی ہوتی ہے اور یہی بدگمانی زہر قاتل بن جاتی ہے عشق کا لطف جبھی ہے جب عاشق و معشوق طالب و مطلوب ایک دوسرے پر اعتبار کرین لیکن جہان انکے دل مین ذرا بھی شک یا بدگمانی پیدا ہوئی سارا لطف کرکرا ہوگیا عصمت آرا نے یہ امر دریافت کرنے کے لئے کہ مین خان بہادر سے جس طرح بدگمان ہون اسیطرح وہ بھی مجھ سے بدظن ہے یا نہین ۔ مہری کو بلوایا اور اس سے پوچھا

عصمت ۔ خانصاحب آئے تھے کچھ پوچھتے تھے ۔

مہری ۔ ہان ۔ کچھ نہین ۔

عصمت ۔ ہان بھی اور کچھ نہین بھی کیا بات ہے

مہری ۔ (چھپانے کی کوشش کرکے) ہان میرے منہ سے نکل گیا لیکن مین نہین کہنے والی تھی ۔

عصمت ۔ (کسی قدر غصہ سے) مہری اگر تم سچ سچ نکہوگی تو مین تمکو ابھی نکال دونگی اور جو سچ سچ بیان کروگی تو تم کو انعام ملیگا

مہری ۔ بیگم صاحبہ اگر مین سچ سچ بیان کردونگی تو خانصاحب مجکو زندہ نہ چھوڑینگے

عصمت ۔ انکی کیا مجال ہے جو تجکو آنکھ اٹھا کر دیکھ سکین ۔

مہری موقوفی کی دھمکی مین آگئی اور اسنے سارا کچا چٹھا بیان کردیا ۔

عصمت ۔ (اپنے دل مین) نصیبن اور بیگم صاحبہ سچ کہتی تھین بڑا ہی دھوکا دیا تھا خداوند تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تونے مجکو بے عزتی سے بچالیا یہ بھی خوب ہوا کہ وہ مال جو وہ نواب صاحب کے مارکے لایا تھا وہ سب میرے پاس ہے دیکھون اب مجھ سے کیونکر لے جاتا ہے نصیبن آئے تو اس سے بیگم صاحبہ کو بلواؤن اور انکا کل زیور انکے سپرد کردون مین اپنے پاس ایسا مال نہین رکھ سکتی وہ کل نہین آئینگی تو مین خود ہی جاؤنگی لیکن اب خان بہادر یہ تو نہین پا سکتا

خدا موے کو غارت کرے کیسا حکم دیا تھا۔

عصمت۔ (مہری سے) بہرے والے کو بھی جا کے سمجھا دو کہ اب خان بہادر یہاں نہ آنے پائے اگر اس نے آنے دیا تو اُسکے ہاتھ جائیگی

مہری بہرے والے کے پاس گئی اور اس سے کل حال بیان کیا بہرے والا ہاتھ جوڑتا ہوا آیا اور اپنی ٹوپی اتار کر زمین پر رکھدی اور بڑی منت سماجت سے کہا

بیگم صاحبہ میرا قصور معاف کیجئے اگر ہمین معلوم ہوتا تو ہم خانصاحب سے ہرگز نہ کہتے اُنھون نے پوچھا تو ہم نے کہدیا آپ نے حکم دیا ہے آیندہ جو ایسا قصور ہو تو موقوف کر دیجیے عصمت آرا بیگم نے کوچوان کو بلا کے حکم دیا کہ میر امانت علی مختار کو بارہ بنکی سے لے آئے اور دیر نہ کرے۔

کوچوان نے فوراً گاڑی تیار کی اور شام کے چار بجے میر امانت علی مختار کو لے کے حاضر ہوا۔

عصمت آرا کو میر امانت علی پر بہت بڑا اعتبار تھا اسنے اسکو ریاست کا کل کاروبار سپرد کر دیا تھا۔ اور وہ بھی ایسا ایماندار تھا کہ اس نے کسیطرح کی شکایت یا ناراضی کا موقع نہین دیا عصمت آرا اسکو بمنزلہ اپنے باپ کے سمجھتی تھی اور اسکی نہایت تعظیم و تکریم کرتی تھی خانگی انتظام بھی اسکے سپرد تھا اور روپیہ کا حساب و کتاب بھی اسکے پاس رہتا تھا اگر خان بہادر کا کوئی سد راہ ہو سکتا تھا تو میر امانت علی تھا مگر چونکہ خان بہادر اور عصمت آرا سے صرف تھوڑے دنکی ملاقات تھی اور اسپر یہ راز اچھی طرح کھلا بھی نہ تھا اس لیئے وہ خاموش تھا حالانکہ خان بہادر نے رفتہ رفتہ اس شخص کو بھی برخاست کرنے کا ارادہ کر لیا تھا اور اگر خوش قسمتی سے اسوقت عصمت آرا کو خان بہادر کی بے ایمانی کا حال نہ معلوم ہو جاتا تو کچھ تعجب نہ تھا کہ خان بہادر اپنی چالاکیون مین کامیاب ہو جاتا اور اسکو موقوف کرا چھوڑتا۔

میر امانت علی کو معلوم نہ تھا کہ عصمت آرا کی طبیعت اس شخص پر آئی ہوئی ہے اور چونکہ وہ ایک معمر آدمی تھا اس لئے ان باتین کچھ کہتا سنتا بھی نہ تھا لیکن یہ ضرور کہا جائیگا کہ خان بہادر اس شخص کے سامنے حسن تہذیب کا برتاؤ کرتا تھا کہ آج تک امانت علی کو اسپر کسی قسم کا شبہہ پیدا نہین ہوا تھا اور اگر عصمت آرا اس سے صلاح لیتی تو وہ ضرور کہتا کہ خان صاحب کے ساتھ شادی کرنے مین کوئی ہرج نہین ہے تو وجہ کیا کہ خان بہادر ایک مشہور شخص تھا اور ہر شخص انکو نیک اور ایماندار سمجھے ہوے تھا

جب میر امانت علی آئے تو عصمت آرا نے مہری کو کسی کام سے باہر بھیجدیا اور میر صاحب

سے ہمکلام ہوئین ۔

عصمت ۔ میر صاحب آپ میرے والد کے برابر ہین اوسکو مجھے آپ سے کہتے ہوئے شرم آنی چاہیے لیکن یہ خیال کرکے کہ سوا آپکے میرا کوئی بڑا بوڑھا نہین ہا آپکو تکلیف دینے پر مجبور ہوئی ۔

آپ جانتے ہین کہ میرے شوہر کو قضا کئے ہوئے ۵ برس ہوگئے اوسوقت سے اب تک آپنے میرا چال چلن مشاہدہ کیا ہوگا کچھ عرصہ سے خان بہادر کی آمد رفت شروع ہوئی اور مین اسکی چکنی چپڑی باتو مین آگئی اب مجھے معلوم ہوا بلکہ تحقیق معلوم ہوا کہ یہ خان صاحب بڑے چالاک اور بے ایمان آدمی ہین اسلئے مین چاہتی ہون کہ انکی آمد رفت بند کی جائے مینے آپ کو اسی لئے بلوایا تھا کہ آپ اسکا بندوبست کردین چپ مہری اور پہرے والے دونون اس شخص سے ملے ہوے ہین لیکن بے قصور معلوم ہوتے ہین اگر آپ مصلحت سمجھین تو انھین رہنے دین ورنہ موقوف کرکے انکی جگہ اور آدمی مقرر کردین ۔

امانت ۔ (سخت متعجب ہو کے) مجھے یہ امید تھی خیر آپ کوئی فکر نہ کرین سب بندوبست ہو جائیگا پہلے خانصاحب کو ایک خط لکھنا چاہیے

عصمت ۔ اچھا تو یہ لکھیے ۔

میر امانت علی نے اپنا بستہ کھولا قلم دوات اور کاغذ نکالا ۔

امانت ۔ تو کیا لکھدون ۔

عصمت ۔ بس یہی لکھدیجے کہ عصمت آرا آپکا آنا جانا ناپسند کرتی ہین امید ہے کہ آپ آیندہ نہ آئین گے اور اگر آپ آئینگے تو پولیس کو اطلاع کی جائے گی ۔

امانت علی نے بہت اچھا کہکے لکھنا شروع کیا ۔

معدن فیض و کرم جناب چودھری مومن علیخان صاحب بہادر ۔

۔ لکھنؤ ۔

حسب الحکم جناب عصمت آرا بیگم صاحبہ گزارش ہے کہ وہ آپکا یہان تشریف لانا ناپسند کرتی ہین اور انھون نے ارشاد فرمایا ہے کہ آپ آیندہ تشریف نہ لائین گے ۔

انکو خارجی طور پر معلوم ہوا ہے کہ آپ کا چال چلن اچھا نہین ہے اس لئے وہ چاہتی ہین کہ آپ ان سے کوئی واسطہ نہ رکھینگے اور اگر آپ یہان آئینگے تو بذریعہ پولیس کے چارہ جوئی کی جائے گی ۔

آپ کا خادم

میر امانت علی ۔ مختار

ریاست عصمت آرا بیگم صاحبہ

میر امانت علی نے یہ خط لفافہ مین بند کیا اور مُہر لگا کے کوچوان کو دیا اور کہدیا ۔ ن ن بہادر کے یہان اسکو پہنچا

چونکہ میر امانت علی بھی تھکے ماندے تھے لہذا خط کوچوان کے حوالے کرکے مردانہ بیٹھک مین جاکر سو رہے۔

اٹھارھوان باب

جسوقت کوچوان خط لیکے پہونچا

چودھری صاحب خط وکتابت مین مصروف تھے خط ہاتھ مین لیتے ہی باچھین کھل گئین سمجھے کہ بلایا ہے نہایت بے صبری سے لفافہ کھولا گیا لیکن خط کا مضمون پڑھتے بہت چکرائے اور کہا کہ یا اللہ یہ کیا معاملہ ہے جو شخص مجھپر کل تک جان دیتا تھا وہ یکبارگی مجھ سے کیون اس قدر برگشتہ ہوگیا۔ انکو یقین نہ آیا کہ بیگم صاحب نے یہ خط بھیجا ہے لیکن وہ یہ بھی جانتے تھے کہ مختار کا یہ کام نہین ہے کیونکہ وہ اسکی طرف سے مطلق بدگمان نہ تھا خیال ہوا کہ کسی دشمن نے بھیجا ہوگا مگر دشمن کو اول تو یہ حالات کیونکر معلوم ہوئے اور اگر ہوئے تو بیگم صاحبہ تک رسائی کیونکر ہوئی غرض جس طرح کسی پر دفعتہ بجلی گرتی ہے اسطرح اس خط کے مضمون کا اثر ہوا

خان۔ (کوچوان سے) یہ خط کس نے دیا ہے کیا میر صاحب آئے ہین۔

کوچوان۔ جی ہان میر صاحب نے دیا ہے بیگم صاحبہ نے انکو بارہ بنکی سے بلوایا تھا۔

خان بہادر کا قصد تھا کہ اس سے اور سوالات کرتے مگر انکی جرأت نہ پڑی سچ پوچھیے تو انکے حواس اس قدر مختل اور پریشان تھے کہ وہ بول نہین سکتے تھے آخرکار یہ قصد کیا کہ آدمی کے ہاتھ اسکا جواب لکھ کے بھیجینگے لیکن اپنے دلمین سوچے کہ لکھون تو کیا لکھون پھر ارادہ کیا کہ خود ہی جانا ٹھیک ہوگا مگر ابھی صرف چار بجے تھے اور انکا قاعدہ تھا کہ جب شام ہوجاتی تھی تو جایا کرتے تھے اور وہ بھی ایسی صورت بدل کے کہ کوئی پہچان نہ سکے

غرض وہ اپنے دلمین سوچتا رہا کہ بیگم صاحبہ کیون ناراض ہوگئین اب کیا تدبیر کیجائے کہ وہ پھر راضی ہون ساتھ ہی اس کے ڈرے بھی کہ اگر مین گیا اور مجکو بیگم صاحبہ نے اندر آنے کی اجازت نہ دی تو سخت ذلت اور بے عزتی ہوگی اور اگر کسی نے غل مچایا اور عوام مین شہرت ہوئی تو سرکار کی نظرون مین بھی گرجاؤنگا مگر چونکہ وہ بڑی چال کا آدمی تھا اس لیئے اسنے شام کے ۷ بجے کرایہ کی ایک گاڑی منگوائی اور بیگم صاحب کی مجلسرا کو روانہ ہوا جب مکان تھوڑی دور رہگیا تو اسنے گاڑی والے کو کرایہ دیکے رخصت کیا اور آپ پاپیادہ احاطہ مین داخل ہوا اول میر امانت علی خان سے ملاقات ہوئی جو ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے حقہ پی رہے تھے

خان۔ سلام علیکم میر صاحب۔

امانت - بندگی - مزاج شریف -

خان - دعا عرض کرتا ہون آپکے مزاج

امانت - شکر ہے -

خان - آج مجھ پر بیگم صاحبہ کی کیا خفگی ہے کہ انھون نے ایسا خط لکھا -

امانت - مجھکو خبر نہین اور نہ مین نے ان سے پوچھا جو کچھ انھون نے فرمایا مین نے لکھدیا

خان - اسوقت کیا کر رہی ہین صبح تو شانہ سے درد تھا -

امانت - بیٹھی ہوئی ہین طبیعت بھی کچھ ناساز ہے

خان - کیا آپ اطلاع کردینگے -

امانت - وہ آپ سے ملنا نہین چاہتین -

خان - (متحیر ہو کے) کیون -

امانت - مجھے اس کی خبر نہین - ان کی یہی مرضی ہے -

خان - آپ اطلاع تو کردین -

امانت - مین آپ سے عرض کر چکا کہ وہ آپ سے ملنا نہیں چاہتین -

خان - میر صاحب مین آپ کو اپنے والد کے برابر سمجھتا ہون - آپ کو مجھے اپنا بیٹا سمجھنا چاہیے ایک مدت سے مجھے آپکی خدمت مین نیاز حاصل ہے لیکن آپ ہی فرمائیے کہ آپ نے میری کیا بدچلنی دیکھی ہے یا سنی آپ میرے غریب خانہ پر تشریف لے چلیے اور محلہ والون سے پوچھیے رؤسا اور امرا سے دریافت کیجیے اگر کوئی شخص کہدے تو مین لکھنؤ چھوڑ دون سرکار دربار مین اسوقت میری جو عزت ہے اُس کا حال آپ پر روشن ہے - تعلقدارون مین جس قدر میری رسائی ہے وہ آپ سے چھپی نہین - مین سخت حیران ہون کہ بیگم صاحبہ نے یہ کیون لکھا - مین آپ سے واقعی عرض کرتا ہون کہ مین اپنے دل پر بہت جبر کر کے یہان آیا ہون ورنہ کس مردود کا دل چاہتا تھا کہ یہان قدم بھی رکھے - صرف بیگم صاحبہ کی محبت تھی جو مین نے یہ بے عزتی بھی گوارا کی ورنہ آپ سمجھ سکتے ہین کہ مجھ سے رتبے کا آدمی اس طرح پاپیادہ آنا کب پسند کریگا - کاش بیگم صاحبہ سے تعارف ہی نہ ہوتا - ہائے عشق کیا بری بلا ہے - آپ کو شاید یہ معلوم نہ ہو کہ بیگم صاحبہ مجھپر جان دیتی تھین اور مین ان پر اب تک جان دیتا ہون - لیکن مین نہین جانتا کہ کس ملعون نے بیگم صاحبہ کے کان بھرے ہین کہ وہ مجھسے بدظن ہو گئی ہین - سرکار مین بھی مجرم کا بیان سنا جاتا ہے کیا آپ کی سرکار مین میری شنوائی نہو گی؟ حالانکہ مین اس قابل نہین کہ آپ کی خاطر خواہ خدمت کر سکون لیکن آپ کی ذات سے مجھے بہت بڑی امید ہے

میر صاحب جو ایک جہاندیدہ اور تجربہ کار آدمی تھے خان بہادر کے اس فقرے کا مطلب کہ مین آپکی خاطر خواہ خدمت نہین کر سکتا ہون

سمجھ گئے مگر چونکہ وہ بڑے متحمل اور بُردبار تھے اس لئے یہ کنکر چپ ہو رہے۔

امانت۔ میرا کوئی بس نہین ہے۔

خان۔ جس طرح ممکن ہو بیگم صاحبہ پر میرا حال راز ظاہر کر دیا جائے۔

امانت۔ ناممکن ہے۔

خان بہادر نے یہ دیکھ کے کہ گو کسی وقت کسی ذریعہ سے بیگم صاحب تک رسائی ہو جائے لیکن فی الحال تو یہ امر مشکل ہے ارادہ کیا کہ بوڑھے میر صاحب کو دھمکا کر اپنا کام نکالے مگر اس مین بھی مصلحت نہ دیکھی اور محض بدنامی کے خیال سے اُن زیورونکا بھی ذکر نہ کیا جو اس لالچ سے عصمت آرا بیگم کو دیے تھے کہ یہ زیور بیگم کی کل جائداد ہتیا لین گے۔

غرض وہ اپنا سا منہ لیکر اپنے گھر کو واپس گئے مگر چلتے وقت میر صاحب کے قدمون مین ٹوپی رکھدی اور ہاتھ جوڑ کے کہا۔

خان۔ مجھے افسوس ہے کہ بیگم صاحبہ نے میری کچھ قدر نہ کی اور میری دیرینہ محبت کا کچھ خیال نہ کیا۔ خیر۔ لیکن آپ میری طرف سے اس قدر سفارش ضرور کر دیجئے گا کہ کسی سے میرا ذکر نہ کرین ورنہ مین بدنام ہو جاؤن گا انکا کچھ نہ جائیگا اور یہ بدنامی نہ صرف میرے حق مین بلکہ میری اولاد کے حق مین بھی نہایت مضر ہوگی۔ آپ بھی چونکہ عیال دار اور صاحب عزت ہین اس لئے آپ سے اُمید ہے کہ آپ میرے ساتھ اتنی عنایت تو ضرور کرینگے کہ مجکو بدنام ہونے سے بچائینگے

امانت۔ لیکن آپ وعدہ کرین کہ اب یہان نہ آئینگے اور نہ بیگم صاحبہ کو کسی طرح آزار پہونچائینگے اگر مجکو خارجی طور پر بھی معلوم ہوا کہ آپ نے اُنکو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے تو مین نہ صرف آپکو بدنام کرنے مین کوئی کسر اُٹھا رکھونگا بلکہ عدالت تک یہ معاملہ جائیگا

خان۔ مین خدا کو حاضر ناظر جان کے اقرار کرتا ہون کہ مین اب بیگم صاحبہ سے کوئی واسطہ نہ رکھونگا اور کبھی اُن کی دل آزاری کی کوشش نہ کرونگا۔

امانت۔ تو مین بھی اقرار کرتا ہون کہ میری ذات سے آپ بدنام نہ ہونگے اور حتے الوسع بیگم صاحبہ کو بھی فہمایش کر دونگا کیونکہ اس مین آپ کی اُنکی دونون کی بدنامی ہے۔

خانصاحب نے جھک کے سلام کیا اور چلے گئے۔ راستہ مین سوچتے گئے کہ سونے کی چڑیا تو ہاتھ سے نکل گئی۔ اب اپنی گرہ کا مال کیونکر واپس ملے۔ وہ زیور تو خاص میرے بنوائے ہوئے تھے اُس مین پورے تین ہزار صرف ہوئے ہین۔ افسوس۔ اس دنیا مین سوا خفت اور تکلیف کے اور کچھ نہین ہے۔ دیکھون [illegible]

بھی اپنا قول پورا کرتے ہین یا نہین - اگر یہ راز دس پندرہ دن اور فاش نہ ہو تو بھی خیر غنیمت ہے - نواب صاحب نے حسن آرا کی میرے بیٹے کے ساتھ شادی کرنے کا وعدہ ہی کر لیا ہے بلکہ تیاریان بھی ہو گئین ہین - جہان شادی ہوئی نواب صاحب کو بیٹی پڑھا کے دعوے نہ کرا دیا ہو تو نام نہین - اس طرح نہ ملا تو اس طرح ملیگا - اب کسی طرح ایسا بندوبست کرنا چاہیے کہ شادی کا حال روشن نہ ہو اگر بیگم صاحبہ یا کسی اور دشمن کو یہ معلوم ہو گیا کہ حسن آرا سے خان بہادر کے بیٹے کی شادی قرار پا گئی ہے تو وہ ضرور بھانجی ماریگا - عجب نہین کہ نواب صاحب بھی بھڑک جائین اور گو انکی ذات سے یہ اُمید نہین پھر بھی احتیاط اچھا ہے - جب شادی ہو جاے پھر چاہین جسکو خبر ہو کوئی کیا کر سکتا ہے اس وقت نواب صاحب میرے قابو مین ہین - مین جو چاہون کرا لون - رہین بیگم - وہ شادی مین بالکل چون وچرا نہین کر سکتین اور خود حسن آرا کوئی چیز نہین جو شادی کرنے سے انکار کرے - اول تو عیدو کو کچھ چٹانا چاہیے وہی نواب صاحب کا خاص رازدار ہے اور اُسیکو یہ حال معلوم ہے باقی اور کسیکو کانون کان خبر نہین ہے اور نہ ہو گی -

وہ اس قسم کے خیالی پلاؤ پکاتا ہوا گھر پہونچا - اور اس کے دل کو اس اُمید سے کہ شادی کے بعد عصمت آرا بیگم سے اُسکی بیوفائی کے انتقام کا موقع ملیگا ڈھارس ہوئی گھر پہونچتے پہونچتے رات کے نو بج گئے تھے - گو صبح سے کھانا نہ کھایا تھا لیکن کھانے بیٹھا تو دو نوالون سے زیادہ کھایا نہ گیا مجبور ہو کے سو رہا - اور رات بھر خواب پریشان دیکھتا رہا -

صبح اُٹھا تو اول نواب صاحب کے یہان گیا - عیدو سے ملا - اُسکو دو سو روپیہ کا نوٹ دیکے کہا کہ کسی سے شادی کا حال نہ کہنا اُس نے نوٹ لینے سے انکار کیا اور کہا کہ پانسو روپیہ دیجیے تو مین نہ کہونگا ورنہ مشہور کر دونگا - خان صاحب ڈرے کہ اگر نہین دیتا ہون اور نواب صاحب سے کہکر اسکو موقوف بھی کرا دیا تو بھی میرا مطلب پورا نہ ہوگا - اگر اس نے کسی سے کہدیا تو پانسو کے لاکھون پر پانی پھر جائے گا اس نے چپکے سے پانسو روپیہ عیدو کے حوالے کئے اور قول و قرار سے کے نواب صاحب کے پاس پہونچا - یہان نواب صاحب کے کان بھرے اور اُنکو وقت مقررہ سے چند روز قبل شادی کرنے کی ترغیب دلائی مگر چونکہ نواب صاحب کا ارادہ تھا کہ اپنی لڑکی کی شادی بڑی دھوم دھام سے کرین اسلیے

انھون نے انکار کیا اور کہا کہ جو دن مقرر ہوا ہے ۔ وہی اسکے لئے مناسب ہے خان بہادر اور زیادہ کیا اصرار کرسکتا تھا ۔ اُس نے کہا کہ میری راے مین شادی مین دھوم دھام نہ کیجائے اور نہ ابھی اس کا چرچا کیا جائے ورنہ آپ بیگم صاحبہ کے مزاج سے واقف ہین اگر وہ ضد پر آ گئین اور خدا نخواستہ انھون نے کوئی رخنہ ڈال دیا تو بڑی مشکل ہوگی ۔ آپکے اور ہمارے ارادونکا خون ہو جائیگا جب شادی ہو جائے تو جس دھوم سے چاہے دعوت کیجیے ۔ گارڈن پارٹی دیجیے بزم طرب آراستہ کیجیے دوستونکو بلوائیے غرض جو چاہئے وہ کیجیے ۔

نواب صاحب تھے بھولے بھالے باتون مین آگئے ۔ کہان تو ۲۰ ۔ اگست شادی کی تاریخ مقرر ہوئی تھی کہان اب ۱۵ اگست قرار پائی اور یہ بھی قرار پایا کہ بیگم صاحبہ کو شادی کی اطلاع صرف چند روز پیشتر کیجائیگی اس سے پہلے نہ کیجائیگی ۔

غرض انھون نے نواب صاحب کو یہ پٹی پڑھائی اور اپنے گھر چلے گئے ۔

اُنیسوان باب

علے الصباح جب عصمت آرا بیگم خواب ناز سے بیدار ہوئین تو اُنھون نے میر امانت علی کو بُلوا کے شام کی کیفیت دریافت کی اور اسکے بعد کہا کہ میری ایک ہمجولی اشرف آباد مین رہتی ہین انکو گاڑی بھیج کے بلوایئے اُن سے کچھ مشورہ کرنا ہے ۔

میر امانت علی نے بیگم صاحبہ سے پتہ پوچھ کے گاڑی جتوائی اور سوار ہوکر نصیبن کی بیگم صاحبہ کے مکان پر پہونچے ۔ اطلاع کرائی اور اُسی وقت بیگم صاحبہ مع نصیبن کے گاڑی پر سوار ہو کر تھوڑی دیر بعد عصمت آرا بیگم کے مکان مین داخل ہوئین بیگم صاحبہ نے نہایت تپاک سے اُنکا استقبال کیا اور کہا ۔

عصمت ۔ آج مین نے آپ کو ایک خاص کام سے تکلیف دی ہے ۔ ارادہ تو یہ تھا کہ خود آتی مگر چند ضروری وجوہ سے آپ کو بُلوایا مین سمجھتی ہون کہ ان سے تو آپکو کوئی پردہ نہ ہوگا

بیگم ۔ جی نہین یہ میری بڑی معتمد خدمتگار ہے مین اسکو اپنی بیٹی کے برابر سمجھتی ہون ۔

عصمت ۔ یہ تو اسکی باتون سے معلوم ہوتا ہے ایسے ہی وفادار ملازم کام کے ہوتے ہین کیا کہون مجھے آج تک ایسا کوئی معتمد ملازم نہین ملا

بیگم ۔ تو آپ اسکو لیجیے جیسی میری ملازمہ ویسی آپ کی ۔

عصمت ۔ ہان یہ بتلایئے کہ آپ کو قصہ سننے کا بھی کچھ شوق ہے ۔

بیگم ۔ خود میرا قصہ اتنا بڑا ہے کہ آپ سُنین تو

ماسعت کرنے لگین

عصمت - مین نے انسے آپ کا سب حال سنا تھا لیکن اگر آپ کو ناگوار خاطر نہ ہو تو اپنی زبان سے ارشاد فرمایئے -

بیگم صاحبہ نے بلا تصنع اپنی پوری کیفیت نواب صاحب کی فضول خرچی - خان بہادر کی چالاکیان مشرح بیان کین -

عصمت - میرا قصہ اس سے زیادہ دردناک ہے - اگر آپ فرمائین تو مین اپنی رام کہانی سناؤن

بیگم - مین تو رنج کی عادی ہوگئی ہون آپ ضرور سنائین -

عصمت - چونکہ آپ کو بھی میرے قصے سے بہت بڑا تعلق ہے اس لئے جب اپنا قصہ بیان کرونگی تو آپ کو تعجب ہوگا لیکن مین نے آپکو اس لئے تکلیف نہین دی ہے کہ میری وجہ سے آپکا دل دکھے بلکہ اس غرض سے بلایا ہے کہ اگر ہماری آپ کی بہتری کے لئے باہمی صلاح و مشورہ سے کوئی کام نکل سکتا ہے تو اس کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھنا چاہیئے -

مین آپ سے بیان کر چکی ہون اور آپکو یاد ہوگا کہ میری شادی ایک نواب کے بیٹے سے ہوئی تھی اور انکو مرے ہوے ایک عرصہ ہوا اسوقت سے مین اب تک بیوہ ہون مین نے تہیہ کر لیا تھا کہ مین شادی نہ کرونگی مگر اتفاق وقت سے خانصاحب سے اسی گھر مین ملاقات ہوئی (یہ ذکر کہ ان سے کیونکر ملاقات ہوئی پھر کبھی بیان کرونگی -) شادی - ان سے محبت ہوگئی لیکن اس مین میری طرف سے پیش قدمی نہین ہوئی - خانصاحب کی چکنی چپڑی باتون نے مجکو کچھ ایسا فریفتہ کر لیا کہ مین نے ان سے عقد نکاح کا وعدہ کر لیا وہ یہان آنے جانے لگے لیکن سوا انصاحب سلامت کے اور کسی طرح پر میرے دامن عزت مین دھبا نہین لگا ہے وہ مجکو تحفے تحایف لا لا کے دیا کرتے تھے اور اپنے تئین بڑا امیر مشہور کرتے تھے - مین اُن عورتون مین نہین ہون جو سیرت کے سامنے دولت کی پروا کرون مین نے ہر چند انکار کیا لیکن اُنھون نے نہ مانا غالباً اسمین انکی کوئی مصلحت ہوگی - انھون نے مجھ سے اپنی محبت کا بھی اس طور پر اظہار کیا کہ مین انکی باتون مین آگئی لیکن اب مجھے تحقیق ہوگیا کہ وہ جعلساز اور فریبی ہے - یہ انگوٹھی جو مین آپکے یہان سے گئی تھی ذرا ایک دراز مین سے نکال کے اُسی کی دی ہوئی تھی لیکن اسنے مجھ سے نہین کہا کہ یہ نوابصاحب کی انگوٹھی ہے - اسی طرح اس نے مجھے چند زیورات اور دیے ہین جو مین ابھی آپ کو دکھاتی ہون مین نے آپ سے اور تسلیمن سے یہ جھوٹ کہا تھا کہ مین نوابصاحب کے یہان قرض لینے گئی تھی - فی الواقع مین قرض لینے نہین گئی تھی کیونکہ میرے پاس خدا کا دیا ہوا خود اس قدر روپیہ ہے کہ میرے خرچ سکتے خرچ

نہین ہوسکتا لیکن یہ خانصاحب کی محبت کا
سبب تھا کہ مین اُنکے کہنے سے نواب صاحب
کے یہان چلی گئی - اُنھون نے بھی چلتے وقت
مجکو ایک انگوٹھی دی مگر چونکہ مجکو خان بہادر
نے سمجھا دیا تھا کہ تم انکار نہ کرنا اس لئے مین نے
لے لی اور گاڑی مین بیٹھتے ہی خان بہادر کو
دیدی - اب مجھے معلوم ہوا کہ خان بہادر مجکو اب
تک دھوکا دے رہا تھا اور اسکی نیت مین کوئی بہت
بڑا فتور تھا -

بہرحال خدا کا شکر ہے کہ اُس کی عنایت
سے میری عزت بچی اور مین تمام عمر آپ کی مشکور
رہونگی - مین اُمید کرتی ہون کہ آپ مجکو معاف
کرینگی کہ مین آپ سے بلاوجہ جھوٹ بولی لیکن
اس گناہ سے میری سوا اسکے اور کوئی غرض
نہ تھی کہ خانصاحب کی وفاداری کا امتحان
کرون - اب امتحان ہو گیا اور مجھے یقین ہے
کہ مین نے خان بہادر کے ساتھ جیسا برتاؤ کیا
وہ نہایت واجبی تھا - لیجیے یہ انگوٹھی آپ کو
مبارک ہو اور باقی زیورات بھی لاتی ہون
اُن مین جو جو آپ کا ہو وہ آپ لے لیجیے اور
جو آپکا نہ ہو وہ خانصاحب کو واپس کردیا جائیگا

بیگم - یہ نہین ہوسکتا - اب مین اُن زیورات
کی مستحق نہین رہی -

عصمت - (صندوق سے کل زیورات عطیہ
خان بہادر لاکے) ہرگز نہین قسم ہے جناب
امیری کی - اگر آپ نے لینے سے انکار کیا تو مجکو
بڑا رنج ہوگا اور شاید یہ رنج میرے لئے مہلک ہو

بیگم نے اپنے زیورات شناخت کرکے
اور طوعاً و کرہاً لے لئے -

عصمت - (دو زیور دکھاکے جو خان بہادر
نے اپنے پاس سے بنوائے تھے اور جنکی بابت
ناظرین کو واقفیت ہوگی کہ خان بہادر
تاسف کر رہے تھے) اور کیا یہ آپ کے نہین ہین

بیگم - جی نہین - یہ میرے نہین ہین -

عصمت - اگر کسی طرح یہ معلوم ہو کہ خان بہادر
کہان رہتے ہین تو اُنکے گھر بھجوا دیا جائے گا
مین اپنے پاس نہین رکھونگی -

بیگم - مین آپ کے اصرار سے یہ زیورات
لئے لیتی ہون لیکن مین انھین کام مین نہین
لا سکتی - شاید خان بہادر قیمت ہی دیکے لائے ہون

عصمت - اب تو مجکو یقین ہو گیا کہ وہ قیمت
دیکے نہین لائے ہین کیونکہ جب مین گذری
چند باتون کا خیال کرتی ہون تو میرا دل کہتا ہے
کہ خان بہادر نے قیمت نہین دی ہے کس لئے
کہ جیسا آپ نے فرمایا نواب صاحب بالکل سادہ
لوح آدمی ہین اور جس شخص نے مجکو نواب صاحب
کے مونڈنے کا آلہ بنا رکھا تھا اور اگر وہ قیمت
بھی دیکے لاتا ہو تو بھی یہ زیورات آپکو
مباح ہین کیونکہ نواب صاحب کا ہزارون
روپیہ اسکے پاس ہے اور ممکن نہین کہ وہ ادا کرے

نصیبن - یہ تو آپ سچ فرماتی ہین یہ موا اس قابل ہے کہ اسکے کپڑے تک اُتروائے جائین خدا غارت کرے کم بخت کو نواب صاحب کو اسی نے خراب کیا ہے - مجھے معلوم ہوا کہ نواب صاحب ہماری حسن آرا کی شادی اسکے بیٹے سے کرنے والے ہین - ۲۰ - تاریخ کو یہ شادی ہوگی اور جس طرح وہ خود بدکار ہے اسی طرح اس کا بیٹا بھی بدچلن ہے - اسکے تو چار بیبیان پہلے سے تھین - اب بیٹے کی بھی چار بیبیان ہو جائینگی

عصمت - (تعجب سے) چار بیویان وہ تو کہتا تھا کہ صرف ایک بیوی ہے -

نصیبن - خدا کم بخت پر اُن بیویوں کا صبر ڈالے بڑا چالاک نکلا -

عصمت - کوئی اور اولاد بھی ہے -

نصیبن - ایک لڑکی ہے -

عصمت - معلوم ہے یہ کہان رہتی ہے

نصیبن - مین نے سب سن لیا ہے ایک بیوی یہان رہتی ہے اور تین بارہ بنکی مین رہتی ہین

عصمت - یہ بھی تحقیق ہو جائے تو اچھا ہے

نصیبن - کونسی مشکل بات ہے کل تک لیجیے

عصمت - شادی کے تو بہت کم دن رہگئے ہین کیا کیجیے گا -

بیگم - حسن آرا مرزا ثریا جاہ کو چاہتی ہے اگر شادی ہوگی تو انھین سے ہوگی -

عصمت - آج ۶ - تاریخ ہے ابھی ۱۴ روز باقی ہین - پہلے نصیبن کو خان صاحب کے اور حالات دریافت کرآنے دیجیے اسکے بعد دیکھا جائیگا - میرے خیال مین اس شخص نے ہم دونو کو بڑا دھوکا دیا ہے اور اگر اس سے پورا انتقام نہ لیا جائیگا تو یہ اور ونکو بھی ہماری طرح نقصان پہونچائے گا -

نصیبن - یہی میری رائے ہے اور مین نے ایک ایسی صلاح سوچی ہے کہ ضرور کارگر ہو جائیگی

عصمت - وہ کیا -

نصیبن - وہ مین ابھی نہین بیان کرونگی جب وقت آئے گا تو کہدونگی -

عصمت - شاباش - شاباش -

بیگم - اچھا تو مجھے اجازت دیجیے اگر تکلیف نہ ہو تو کل غریب خانہ پر دال دلیا نوش فرمائیے اُمید ہے کہ اگر نصیبن آج بارہ بنکی گئین تو کل واپس بھی آجائینگی -

عصمت - بہت اچھا کل حاضر ہونگی -

اس گفتگو کے بعد بیگم صاحبہ مع نصیبن کے اپنے گھر چلی آئین -

بیسوان باب

بیگم صاحبہ اور نصیبن مین کچھ دیر تک عصمت آرا کے بارے مین گفتگو ہوتی رہی اس کے بعد نصیبن نے نواب صاحب کے مکان کی راہ لی باغ مین عیدو سے ملاقات ہوئی اور قبل اس کے کہ عیدو کچھ کہے نصیبن نے پوچھا -

نصیبن - کہو شادی کے لئے کچھ جمع کیا -
عیدو - (وہی نوٹ دکھا کے جو خانصاحب سے اینٹھا تھا) یہ دیکھو -
نصیبن - چاہیے کاغذ کا ٹکڑا (کے اشرفیاں دکھا کے) یہ دیکھ یہ جمع کہلاتی ہے -
عیدو - کہاں سے مار لائی -
نصیبن - تمہارے گھر سے اور کہاں سے
عیدو - جانی سیدھی طرح یہ کیوں نہیں کہتیں کہ چرا لائی ہوں -
نصیبن - معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی یہ نوٹ کہیں سے چرا لائے ہو -
عیدو - چوری تو نہیں کی البتہ اپنے سالے صاحب سے اینٹھا ہے -
نصیبن - اور یہ میں اپنی ساس سے مانگ کے لائی ہوں -
عیدو - آؤ چلو کہیں بیٹھ کے باتیں کریں یہاں ٹھیک نہیں ہے نوابصاحب آتے ہونگے
نصیبن نے باغ کی طرف اشارہ کیا اور اسکو ساتھ لے کے اُس مکان میں داخل ہوئی جہاں بالکل سناٹا تھا -
عیدو - جان من - تو ان اشرفیوں کو اپنے پاس کیوں رکھتی ہو - کوئی چھین لیگا تو مشکل ہو جائیگی -
نصیبن - مجال ہے کسی کی -
اگر اس وقت کوئی عیدو کی صورت دیکھتا تو ضرور تاڑ جاتا کہ اسکی نیت میں فتور آگیا ہے - اور وہ اس سے ضرور چھیننے کی کوشش کرتا مگر خطا یہ ہے کہ کسی سے زبردستی سے لینا کوئی آسان کام نہیں ہے -
عیدو نے اُس سے زبردستی چھیننے کا ارادہ تو چھوڑ دیا لیکن یہ اُسکی ضرور خواہش تھی کہ اگر یہ اشرفیاں مل جائیں تو اچھی بات ہے
نصیبن - پھر کیا ہوا خانصاحب تم سے ملے تھے
عیدو - ملا نہیں تھا تو یہاں پانچ سو کا نوٹ کیسے اینٹھا -
نصیبن - کچھ کہتا تھا -
عیدو نے خیال کیا کہ اگر میں اصلی بات کہدونگا تو معاملہ پھر خبط ہو جائیگا - خان صاحب سے بہت کچھ وصول ہوا اور آئندہ بھی امید ہے لیکن اس سے کیا ملیگا -
عیدو - کیوں بتاؤں - تم سے کہا کہ شادی کر لو - تم نے وعدہ بھی کیا اور پھر چپ ہو بیٹھیں اُس دن میں نے بلایا تھا تم آئیں کیوں نہیں
نصیبن - اُس روز مجھے ایک کام تھا -
عیدو - اچھا آج تو کام نہیں ہے -
نصیبن - تم اپنا مطلب بتاؤ -
عیدو - مطلب کیا ہے - خالی پوچھتا ہوں
نصیبن - اچھا فرصت ہے پھر -
عیدو - پھر مجھ سے کب نکاح کرو گی -
نصیبن - میں نے تو تم سے اسی دن کہدیا تھا

کہ پہلے حسن آرا کی شادی ہو جائیگی تو مین تم سے
نکاح کرونگی - کیا تمھین اب تک میری بات کا
یقین نہ آیا -

عیدو چھپانا تو چاہتا تھا مگر منہ سے نکل
گیا کہ شادی کی تاریخ تو بدل گئی - اب صرف
دو روز باقی ہین -

نصیبن - کسی طرح یہ شادی ٹل نہین سکتی -

عیدو - کچھ دلواؤ تو ٹل جائے -

نصیبن - ہان اگر شادی ٹل گئی تو تم کو بھی کچھ
دلوا دونگی -

عیدو - لیکن تمھین کیا فکر پڑی ہے -

نصیبن - کچھ نہین - بیگم صاحب کا مطلب
یہ تھا کہ اگر کچھ دن پہلے سے معلوم ہو جاتا تو
ذرا دھوم دھام سے شادی کرتین جب نواب
صاحب ضد پر اڑے ہین کہ حسن آرا کی شادی خان
بہادر ہی کے بیٹے سے ہو تو پھر عورتون کے
دخل در معقولات سے کیا حاصل ہے مین نے
بیگم صاحب کو سمجھایا کہ آپ خاموش ہو رہین
انکے جو دل مین آتا ہے کرنے دیجیے - بیگم صاحب
مان گئین لیکن اسکے ساتھ ہی تعجب ظاہر کیا
کہ شادی کے دن اس قدر قریب رہ گئے
لیکن ہم کو اطلاع تک نہین دی مین نے سمجھایا
کہ نواب صاحب ڈرتے ہین کہ شاید بیگم صاحبہ
کوئی رخنہ ڈال دین اس لئے انھون نے
شادی کا ابھی ذکر نہین کیا - جب دن قریب
آئین گے تو اطلاع کر دی جائیگی - اسپر
بیگم صاحب بولین کہ جو تقدیر مین ہوتا ہے
وہی ہو گا - قسمت پر شاکر رہنا چاہیے لیکن
جو رئیسون اور امیرون کا قاعدہ ہے اُسی
قاعدے سے شادی کرنا ٹھیک ہے - یہ
کیا کہ اتنے بڑے آدمی ہو کے چپکے سے بیٹی
بیاہ دین - نہ گھر والون کو خبر ہو اور نہ باہر
والے جاننے پائین - مین نے کہا کہ اگر آپ
کو یہ منظور ہے تو کوئی مشکل امر نہین ہے -
مین عیدو سے جا کے کہونگی وہ نواب صاحب
کو یا تو سمجھا دینگے یا کسی طرح شادی کی تاریخ
بڑھا دین گے -

عیدو - یہ تم نے خوب کیا - آپس مین بیکار
کی لڑائی مول لینے سے کیا فائدہ تھا مفت
مین فضیحتہ ہوتا - لوگ سنتے تو کیا کہتے -

نصیبن - یہی تو مین نے بیگم صاحب سے کہا
پھر اب کیا ارادے ہے -

عیدو - مین خالی خولی کچھ نہین کرونگا - اول
تو تم یہ وعدہ کرو کہ تم میرے ساتھ شادی کر لوگی
دوسرے بیگم صاحب سے کچھ انعام دلواؤ

نصیبن - مین تو کہتی ہون کہ مین تمھاری ہون
آج شادی نہ ہوئی کل ہو گی - اب رہی یہ
بات کہ بیگم صاحب سے کچھ دلواؤن تو یہ مین
اُنسے کہہ نہین سکتی - لیکن تم یقین رکھو کہ جب
ہمارا تمھارا نکاح ہو جائے گا تو تمھین کسی چیز

کی کمی نہین رہے گی - تم جانتے ہو کہ بیگم صاحب مجکو کس قدر عزیز رکھتی ہین - مین نے اُنسے صرف ذکر کیا تھا کہ میان عیدو مجھ سے نکاح کرنے کو کہتے ہین - اُنھون نے اُسی وقت کہا کہ مین تمکو ۵۰۰ روپیہ نکاح مین دونگی اور یہ دیکھو (طلائی ہنسلی دکھا کے) یہ مجکو پیشترہی سے دیدی ہے - یہ نہ سمجھنا کہ مین چرا لائی ہون -

عیدو - خیر - یہ کیا کم بات ہے کہ تمھارے ساتھ میری شادی ہوگی - اچھا تو جاؤ اور یقین رکھو کہ مین شادی کی ساعت ٹلوا دونگا

نصیبن - شاید تمھین نقد روپیہ کی ضرورت ہو تو یہ ۲۰ اشرفیان لو - اور ضرورت ہوگی تو اور مل جائین گی - بیگم صاحب کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح مالکون کی شادی دھوم دھام سے ہو اُسی طرح ملازمون کی شادی بھی اس ٹھسّے سے ہو کہ سارے شہر مین نام ہو جائے -

عیدو نے ۲۰ اشرفیان جو پائین تو آنکھین کھل گئین اور اُسکو اس بات کا یقین ہو گیا کہ نصیبن واقعی شادی کیلئے آمادہ ہے ورنہ اُسکو کیا ضرورت تھی کہ اتنی بڑی رقم دے دیتی مثل ہے کہ روپیہ کی مار بُری ہوتی ہے لیکن جو شخص احسان اُٹھانے یا بھیک مانگنے یا رشوت لینے یا ناجائز طور پر روپیہ کمانے کا عادی ہو گیا ہے اُس پر اس مار کا صرف تھوڑی دیر تک اثر رہتا ہے اور وہ اُسی وقت تک روپیہ دینے والے کا ساتھ دیتا ہے جب تک اُسکو کوئی اُس سے زیادہ فیاض شخص نہین مل جاتا ہے - اور خصوصاً اس قماش کے آدمی ذرا سے لالچ مین کھل جاتے ہین -

عیدو کو نصیبن سے شادی کرنے کی تو اسقدر خواہش نہ تھی جس قدر وہ اسکے مال و متاع پر قابض ہونے کا آرزومند تھا اس نے اشرفیان لیتے ہی کچھ دیر تک بہت سی باتون پر غور کیا - اور اول بات جو اس کے ذہن مین آئی یہ تھی کہ جس راز کے چھپانے کیلئے خانصاحب نے تاکید کی ہے وہ چھپائی جائے یا نہین اُسنے سوچا کہ جب بیگم صاحب خود ہی راضی ہین تو چھپانے سے کیا حاصل ہے اب تو میرے دونون ہاتھ ہین -

عیدو - مجھے یہ سُن کے بڑی خوشی ہوئی کہ بیگم صاحب نے نواب صاحب کا کہنا مان لیا اب تم اپنی بیگم صاحب سے جا کے کہدو کہ انھین جو جو انتظام کرنے ہون کرین - کیونکہ اب نواب صاحب نے شادی کی تاریخ ۲۰ تاریخ کے بجائے ۱۰ ہی مقرر کی ہے لیکن مین بیس کے بجائے دوسرے مہینے کی کسی تاریخ پر ملتوی کرا دونگا خاطر جمع رکھو

نصیبن - تو کیا نواب صاحب سے کہو گے

عیدو - (اپنے دل مین) اگر نواب صاحب

کہتا ہون تو ٹھیک نہین ہے۔ اُنکو ابھی تک
بیگم صاحبہ کی طرف سے شبہہ ہے۔ اور اگر
خان صاحب سے کہتا ہون تو وہ کہین گے
کہ تو نے میرا راز فاش کر دیا پس نواب صاحب
یا خان بہادر سے یہ کہنا ہی بیکار ہے۔ کوئی
اور ہی تدبیر کرنا چاہیے خان بہادر کا قصد
تھا کہ شادی سے دو دن قبل فتحپور جا کے
اپنے بیٹے کو لائین۔ اگر مین بھی خان بہادر کے
ساتھ چلا جاؤن اور وہان جا کے کوئی پٹی
پڑھاؤن اور شادی رُک جائے تو اچھا ہے
اور نہ رُکے تو میری بلا سے۔ مین نے تو ہم اشرفیان
اینٹھ ہی لی ہین کہنے کو تو ہو جائے گا کہ مین نے
کوئی کسر نہین اٹھا رکھی۔
عیدو۔ خان بہادر کل کی گاڑی مین فتحپور
جانے والے ہین جہان انکے بیٹے نوکر ہین
مین انسے کہونگا کہ مجھے بھی لیتے چلیے وہ انکار
کر نہین سکتے۔ وہان جا کے مین اُنکو روک دونگا
نصیبن۔ اور فرض کیا کہ اُنھون نے تمھارا
کہنا نہ مانا۔
عیدو۔ (مایوسانہ صورت بنا کے) پھر تو
مشکل ہے۔
نصیبن۔ (ہمدردی کی راہ سے) ہان مشکل
تو ہے لیکن اس مین ہمارا تمھارا کیا قصور ہے
عیدو۔ بے شک۔ لیکن حتے الوسع مین
کوشش کرونگا۔

نصیبن۔ تو کل جانے کا ارادہ ہے۔ شام
کو یا صبح کے وقت۔
عیدو۔ صبح کی گاڑی مین جانا مناسب ہوگا
نصیبن۔ یہان سے کے بجے سوار ہونگے
عیدو۔ یہان سے سات بجے صبح گاڑی
جاتی ہے۔ اگر اُس وقت نہین گئے تو ایک
بجے کی گاڑی مین جائین گے۔ مین بھی نواب
صاحب سے پوچھ رکھونگا۔
نصیبن۔ اچھا تو مین جاتی ہون۔ اب تو
جب تم آؤگے اُسی دن ملاقات ہوگی۔ اور
تمھارے آنے کا کون ٹھکانا۔
یہ کہہ کے نصیبن چلی گئی۔

اکیسوان باب

دوسرے دن نصیبن معمول سے پہلے
اُٹھی۔ وہ ہمیشہ لنگا پہنا کرتی تھی مگر آج اس
نے پاجامہ پہنا اور چادر اوڑھ کے مُنہ پر
ایک برقعہ ڈال لیا۔ جس سے وہ سب کو
دیکھ سکتی تھی لیکن اُس کا چہرہ کوئی شخص
نہین دیکھ سکتا تھا۔ وہ یہ پوشاک پہن کے
اسٹیشن پہونچی اور جہان ٹکٹ ملتے تھے
کھڑی ہو گئی۔ بڑی دیر تک انتظار کیا کہ خان
صاحب یا عیدو کوئی نظر آئے گا مگر کوئی نظر نہ
آیا۔ آخر جب ریل چھٹنے مین صرف دس منٹ
باقی رہ گئے تو عیدو کی صورت دکھائی دی
اور اس نے ٹکٹ گھر مین جا کے چار ٹکٹ خریدے

ایک درجہ دوم کا اور تین تیسرے درجہ کے
نصیبن کو یقین تو ہو ہی گیا تھا کہ دوسرے
درجہ کا ٹکٹ سوا خانصاحب کے اور کس کے
لئے ہوگا۔ لیکن محض تحقیق کیلئے وہ پلیٹ
فارم پر چلی آئی اور جب اس نے عیدو کو گاڑی
مین بیٹھتے اور خانصاحب کو اس کا ٹکٹ
دیتے دیکھا اور ریل چلی گئی تو وہ واپس آئی
گھر آکے اسنے یہ خوشخبری بیگم کو سنائی
اور جا کے عصمت آرا بیگم کو بلا لائی اور اب
باہم صلاح ومشورے ہونے لگے کہ کیا تدبیر
کرنی چاہیئے۔

بیگم۔ پہلے تو ۲۰ اگست شادی کی مقرر
ہوئی تھی اب تم کہتی ہو کہ ۱۷ کو ہونے والی
ہے اور آج ۱۵ ہے۔ پھر بولو کام کیونکر
چلے گا۔ خان بہادر بھی فتح پور چلے گئے اور
وہ ۱۷ تاریخ تک ضرور آجائین گے۔

نصیبن۔ اب موقع اچھا ہے مجھے عیدو کا
اعتبار نہ تھا۔ وہ بھی خان صاحب کے ساتھ
گیا۔ میدان خالی ہے۔ اور گو دن صرف
دو باقی رہگئے ہین اور بہت کچھ کرنا ہے لیکن
خدا نے چاہا تو سب کام بن جائیگا۔

بیگم۔ تو اب کیا کیا کام باقی ہین۔

نصیبن۔ اب تم کچھ فکر نہ کرو۔ مین سب طے
کر آئی ہون۔ کوئی سچ مچ کا نکاح تو نہین ہے۔
کہ سیکڑون تیاریان کرنی پڑین یہ بھی ایک
تماشہ ہے جو محض ایک ضرورت کی وجہ
سے کیا جاتا ہے۔ مین رخصت ہوتی ہون
آج شام کو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ نواب
صاحب راضی ہوے یا نہین۔

عصمت آرا اور بیگم صاحب باتین کرتی
رہین اور نصیبن اٹھکر چلی گئی۔ اول وہ ایک
بہروپیہ کے پاس پہونچی جو بہت بوڑھا اور
اپنے فن مین استاد بے بدل تھا اور چونکہ
نصیبن کے باپ اور اسمین بڑی گہری دوستی
تھی اس لئے وہ نصیبن کو اپنی بیٹی کے برابر
چاہتا تھا۔ جب نصیبن نے اس کو کل باتین
سمجھائین تو وہ راضی ہوا اور اس نے نواب
صاحب کے پاس جانے پر رضامندی ظاہر کی
اور نصیبن کو تسکین وامید دلا کے رخصت کیا

نواب صاحب کے یہان جانے سے
قبل بہروپیے نے ایک ترکی مسافر کا روپ
بھرا اور یہ روپ بھر کے وہ باہر آیا۔ ایک
فٹن گاڑی کرایہ کی اور نواب صاحب کے مکان پر
پہونچا۔

اس وقت بارہ بجے تھے۔ نواب صاحب
اپنے کمرہ خاص مین شادی کے انتظام
مین لگے تھے۔ اطلاع ہوئی کہ کوئی رئیس
آئے ہین۔ نواب صاحب کمرے سے نکل آئے
بڑے تپاک سے ملے اور ان کو کوٹھی کے
اندر لائے اور انمین یہ گفتگو ہوئی۔

نواب - آپ کا اسم مبارک -
بھروپیا - میرا نام "آف - ی بے" ہے -
نواب - آپ نے بڑی عزت بخشی - معلوم ہوتا
ہے کہ آپ روم سے تشریف لائے ہین -
بھروپیا - جی ہان - مین ترکی سفیر ہون آپ
شاید مجکو جانتے نہین ہین -
نواب - مجھے خیال ہے کہ کبھی پہلے آپ
سے نیاز حاصل نہین ہوا -
بھروپیا - مجھسے آپ کے دادا سے دوستی
تھی - مین نے آپکو اُس وقت دیکھا تھا (ہاتھ
سے بتا کے) جب آپ اتنے بڑے تھے -
نواب - مجھے -
بھروپیا - جی ہان آپکو - اُس زمانہ مین آپکی
عجیب دلفریب باتین تھین - آپ کے
جد مرحوم سے میری بڑی دوستی تھی -
نواب - میرے دادا سے -
بھروپیا - جی ہان - وہ بڑے لائق شخص تھے
نواب - آپ نے کیا فرمایا -
بھروپیا - مین نے کہا کہ وہ بڑے لائق شخص تھے
نواب - آپ میرے جد امجد کا ذکر کر رہے
ہین نا -
بھروپیا - جی ہان -
نواب - تو آپ سے اُن سے بڑی جان
پہچان تھی -
بھروپیا - جی ہان

نواب - آپ کو تو معلوم ہوگا کیا وہ بڑے
معزز شخص تھے -
بھروپیا - جی ہان - بڑے معزز اور عالیجاہ شخص
تھے -
نواب - لاحول ولا - بہت سے کمینہ نا تراش
کہتے ہین کہ میرے دادا پرچون کی دوکان
رکھتے تھے -
بھروپیا - جھوٹ - لغو - محض بہتان - کفر
بکتے تھے - چونکہ وہ ایک یار باش آدمی
تھے اس لئے انھون نے اپنا گھر طرح طرح
کے اشیاء ما یحتاج سے بھر رکھا تھا اور دوستون
اور حاجتمندون کو دیدیا کرتے تھے -
نواب - مجکو آپ کی ملاقات کا بڑا فخر حاصل
ہوا - شکر ہے کہ آپ اس بات کی شہادت دے
سکتے ہین کہ میرے دادا ایک معزز شخص تھے
بھروپیا - کہئے مین دنیا بھر کے روبرو یہ بات
کہدون -
نواب - اب حضور سے ایک گزارش ہے
اور وہ یہ ہے کہ آپ کس ضرورت سے تشریف
لائے ہین -
بھروپیا - مین نے تمام دنیا کا سفر کیا ہے
یہی شوق مجکو کشان کشان یہان لایا ہے
نواب - تمام دنیا کا سفر واللہ یہ بڑی عمدہ بات ہے
بھروپیا - جی ہان -
نواب - مین سمجھتا ہون کہ دنیا تو بہت بڑی ہوگی

بہروپیا - بجا ہے پیر و مرشد -

نواب - آپ نے اُردو بولنے مین بڑی مہارت پیدا کی ہے -

بہروپیا - مین ہندوستان مین بہت دنون تک رہ چکا ہون - ۲۰ برس تک تو بمبئی مین روم کی طرف سے کانسل رہا -

نواب - تو یہ کہیے -

بہروپیا - (اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے) مجکو اپنے دور دراز سفر سے واپس آئے صرف چند روز ہوئے چونکہ مجکو آپ کی کل باتون مین دلچسپی ہے اس لیئے مین آپکو ایک بڑی عمدہ خوشخبری سنانے آیا ہون -

نواب - وہ کیا -

بہروپیا - آپ سلطان معظم کے بیٹے کو تو جانتے ہونگے -

نواب - جی نہین -

بہروپیا - تعجب ہے - اُنکے ساتھ تو بہت بڑا اغلہ آیا ہے - ہر شخص انکو دیکھنے کو جاتا ہے اور سرکار نے بھی انکی بڑی آؤبھگت کی ہے - ہر اسٹیشن پر ڈپٹی کمشنر اور کمشنر - جج اور مجسٹریٹ استقبال کو جاتے ہین -

نواب - مجھے خبر نہ تھی -

بہروپیا - مین جس غرض سے آپکے پاس آیا تھا وہ یہ ہے کہ وہ آپکی دختر نیک اختر کے حسن و جمال کا چرچا سنکے اُنپر عاشق ہوگئے ہان -

نواب - (اپنے دل مین) کیا میرے کانون سے کم تو نہین سنائی دیتا یہ کیا ماجرا ہے کہ ایسا بڑا امیر کبیر اور میری لڑکی کا عاشق ہو - (بہروپیے سے) کیا سلطان معظم کا بیٹا -

بہروپیا - جی ہان - وہ آپکے داماد بننا چاہتے ہین -

نواب - سلطان معظم کا بیٹا اور میرا داماد -

بہروپیا - انکو خارجاً یہ بات معلوم ہوئی انھون نے مجکو بلوایا اور کہا (ترکی زبان مین) انھون نے مجھ سے پوچھا کہ آپ نے نواب فریدون جاہ رئیس اعظم لکھنؤ کی دختر نیک اختر کے حسن کا شہرہ سنا ہے -

نواب - سلطان معظم کے بیٹے نے میری نسبت یہ فرمایا -

بہروپیا - جی ہان - مین نے جواب دیا کہ مین خود نواب صاحب سے واقف ہون اسپر انھون نے فرمایا "دو مرحبا بیحم" یعنی مجکو اسکا عشق ہے -

نواب - ترکی عجیب زبان ہے -

بہروپیا - آپ جانتے ہین "کاکرامو جی" کے کیا معنے ہین -

نواب - جی نہین مجھے نہین معلوم -

بہروپیا - دوا ے جان شیرین ۔ اسکے معنے ہین

نواب - خوب کس مردود کو خیال بھی
ہو کہ اسکے یہ معنے ہین -
بھروپیا - آپ بہت صحیح فرماتے ہین صاحب
اس تمام خراشی کا خلاصہ یہ ہے کہ صاحبزادہ
ممدوح الشان چاہتے ہین کہ آپ کی
صاحبزادی سے شادی کرین اور چونکہ
ہمارے ملک مین دستور ہے کہ بڑے آدمیون
کے لڑکون کی شادی صرف بڑے آدمیونکی
لڑکیون سے ہوتی ہے اس لئے وہ آپ
کو "مہاوجی" کا خطاب دینا چاہتے ہین
یہ بڑی عزت کا خطاب ہے - تمام ملک مین
شہرہ ہو جائے گا -
چونکہ نواب صاحب نام کے بھوکے
تھے انکا دل اس خطاب کی اُمید مین چار
ہاتھ کا ہوگیا - مگر ساتھ ہی اس کے یہ خیال
آیا کہ مین اپنے قدیمی دوست خان بہادر کے
لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کا وعدہ
کر چکا ہون اور شادی کی بھی تاریخ ۱۷ اگست
مقرر ہو گئی ہے - اب سوچنے لگے کہ اگر
سلطان معظم بیٹے سے انکار کرتا ہون تو یہ اعزاز
نہین حاصل ہوگا - اور خان بہادر سے انکار
کرتا ہون تو اُنکی ناراضی کا باعث
ہوتا ہے -
غرض وہ کچھ دیر تک اسی فکر مین
غلطان و پیچان رہے اور آخیر مین رائے قرار
پائی کہ خان بہادر بڑے معزز شخص ہین اور
اُنکی بدولت میرا بہت کچھ اقتدار بڑھا ہے
لیکن وہ عزت جو سلطان معظم کے لڑکے سے
اپنی لڑکی کی شادی کرنے مین ہے وہ خان
بہادر کے لڑکے سے شادی کرنے مین نہین
حاصل ہو سکتی مگر اب وقت یہ درپیش تھی کہ خان
بہادر کے لڑکے کے ساتھ شادی کا دن ۱۷
تاریخ قرار پایا تھا اور یہ ابھی تک معلوم نہین تھا
کہ اگر سلطان معظم کے بیٹے سے شادی کا وعدہ
کر لیا گیا تو وہ ۱۷ سے پہلے شادی کا اقرار کریگا
یا نہین اگر ۱۷ - تاریخ کے بعد شادی کی گئی تو
خان بہادر اپنا اثر کام مین ضرور لائینگے اور
شاید غصہ مین آکر کوئی ایسی کارروائی کرگذرین
جو میرے حق مین نہایت مضر ہو - نواب
صاحب ان تخیلات کے بعد پھر مخاطب ہوئے
نواب - سلطان معظم کے بیٹے نے میری بڑی
عزت افزائی کی اور مین اُنکا نہایت مشکور ہون
اور مجکو اپنی لڑکی سے اُنکی شادی کرنے مین کمال
عزت ہے -
بھروپیا - مگر وہ چاہتے ہین کہ رسم نکاح نہایت
خاموشی سے ادا ہو - کیونکہ وہ لکھنؤ مین پرائیوٹ
طور سے آئے ہین - چونکہ یہان اُنکی شادی کے
قابل انتظام ہونا مشکل ہے اسلئے انکو عجلت
بھی ہے اور اُنکا قصد ہے کہ اگر کل ہی شادی
ہو جائے تو وہ اپنی دُلھن کو لیکے اپنے

وطن چلے جائین اور وہان جاکے اپنے ملک
کی رسم کے مطابق اس شادی کا اعلان کرین

نواب - (اپنے دل مین) یہی مین چاہتا تھا
کل ہی شادی ہو جائے تو خان بہادر کا بھی
کوئی قابو نہین چلے گا - یہ تو ضرور ہے کہ وہ مجھسے
ناراض ہو جائینگے لیکن اس عزت کے سامنے
انکی ناراضی کی کوئی حقیقت نہین ہے -

بہروپیا - بہت اچھا مجکو منظور ہے - کل کا
دن بھی اچھا ہے - وکیل اور قاضی سب
موجود رہین گے -

نواب - کیا شادی کے بعد وہ سیدھے
وطن کو جائین گے -

بہروپیا - وہ چند روز کسی دوسرے شہر مین
قیام کرینگے - اسکے بعد اپنے وطن کو جائینگے
اب مین رخصت ہوتا ہون -

نواب - آپکے ساتھ تو قاضی او مفتی سب ہی ہونگے

بہروپیا - جی ہان سب موجود ہین - لیکن شادی
کے لئے کونسا وقت موزون ہو گا -

نواب - میری راے مین ۵ بجے شام -

بہروپیا - تو آپ زیادہ تکلف نہ کیجیے گا -
ادھر سے بھی انشاء اللہ ایسا ہی برتاؤ کیا جائیگا

نواب - بہت اچھا - ایسی حالت مین
خاموشی سے شادی کر دیجائے تو اچھا ہے
ایک دن مین کوئی کیا انتظام کر سکتا ہے -

بہروپیا یہ کہہ کے گاڑی پر سوار ہوا
اور بیگم صاحب کے مکان اشرف آباد مین
جاکے اتر پڑا - یہان نصیبن کو بلوایا کپڑے
اتارے اور دوسرے کپڑے بدل کے اپنے گھر گیا
اور نصیبن سے کہہ گیا کہ ایک گھنٹہ بعد میرے
مکان پر پھر آنا -

بائیسوان باب

نواب صاحب کو سلطان معظم کے بیٹے سے
شادی کرنے کی جسقدر خوشی تھی اس کا اندازہ
نہین ہو سکتا - انھون نے تھوڑی دیر بعد ایک
گاڑی بیگم صاحبہ کے یہان بھجوائی اور کہلا بھیجا
کہ نہایت ضروری کام ہے ضرور ضرور آئین
بیگم صاحبہ مع حسن آرا کے تشریف لائین
نوابصاحب بیگم صاحب کو اپنی نشستگاہ کے کمرے
مین لیگئے اور ترکی سفیر کا آنا اور سلطان المعظم کے
لڑکے کے ساتھ حسن آرا کی شادی قرار پانا
بیان کیا - بیگم صاحب نے جو کل حالات سے
پیشتر سے واقف تھین اول تو بظاہر انکار کیا لیکن
نواب صاحب کے اصرار سے انکا کہنا مان گئین اور کہا
اگر آپ کی یہی مرضی ہے تو مجھے عذر
نہین - اصل مین تو مجکو کسی نیچریے سے اپنی
لڑکی کی شادی کرنا منظور نہ تھا اب مجکو
شکایت کا کوئی موقع نہین ہے اور مین
حسن آرا کو بھی سمجھا دونگی - لیکن یہ آپ نے
کیا غضب کیا کہ شادی کا دن اس قدر جلد
مقرر کیا - کم سے کم دس پندرہ دن کا تو وقفہ

ہوتا بھلا ایک روز مین کیا ہو سکتا ہے۔

اب نواب صاحب بھلے اور انھون نے خان بہادر کے لڑکے کے ساتھ حسن آرا کی شادی کا قرار پانا وغیرہ بیان کیا اور بیگم صاحب نے فرمایا

بیگم۔ خیر۔ مجھے اپنی بیٹی کی خاطر یہ بھی منظور ہے ہمکو زیادہ تر اُس کا آرام مدنظر ہے مجھے اُمید ہے کہ معمولی انتظام تو آج سے کل تک مین ہو جائین گے۔

نواب۔ میرا قصد ہے کہ مین کسی دوست کو بھی نہ بلواؤنگا۔ بس چپکے سے شادی کردونگا مجھے یہ ظاہرداری کی باتین مثلاً مانجھے کا جوڑا پہننا۔ کنگن باندھنا۔ مہندی لگانا اور اسی قسم کی کل باتین سخت ناپسند ہین۔ مین چاہتا ہون کہ جس طرح انگریزون کے یہان بے تکلف شادی ہو جاتی ہے اُسی طرح ہماری لڑکی کی بھی شادی ہو۔

بیگم۔ مگر قاضی اور وکیل تو ضرور آئین گے۔ یہ بھی کوئی شادی ہے کہ لڑکی کا ہاتھ لڑکے کو پکڑا دیا۔ چلو فرصت ہوئی۔

نواب۔ یہ کیون ہوگا۔ اس سے آپ اطمینان رکھین۔

+ + + + + + + + + + + + + + +

بھروپیے کو رخصت کرکے نصیبن بھی اسکے گھر پہونچی۔ بھروپیے نے مصنوعی ڈاڑھی مونچھ اسکے حوالے کی اور کہا کہ اگر مرزا ثریا جاہ کو عذر نہ ہو تو یہ مصنوعی ڈاڑھی اور مونچھ زیادہ کارگر ثابت ہونگی اور اگر کوئی عذر ہوگا تو مین اور دوسرا بھی انتظام کر سکتا ہون

نصیبن۔ ابھی تو مجھے ان سے کہنے کی نوبت بھی نہین آئی لیکن اب مین اُنکے ملازم حسینی سے سب حال بیان کردونگی اور اُمید ہے کہ ایسی حالت مین وہ بھی انکار نہ کرینگے۔

بھروپیا۔ تم نے غضب ہی کیا۔ پہلے طے کرلینا تھا۔

نصیبن۔ اب کچھ طے کرنا کرانا نہین ہے مین جانتی تھی کہ وہ بھی میرے اختیار مین ہے۔ اسی لئے مین نے آپ سے کہا کہ آپ نواب صاحب کے پاس جاکر ایسا ذکر کرین ورنہ مین کیون کہتی اب آپ ایسا کیجیے کہ آپ جو جو سامان ضروری سمجھین تیار رکھین۔ مین جاکے کل بندوبست کراؤن

بھروپیا۔ تو پھر کب تک آؤگی

نصیبن۔ کوئی تین بجے تک

نصیبن یہ کہکے چلی گئی اور بھروپیا اپنے دل مین سوچنے لگا کہ ترکون مین عموماً ڈاڑھی نہین رکھتے لیکن ڈاڑھی ایکر ایسی چیز ہے کہ اُس سے اصلی حالت مخفی رکھنے مین بڑی مدد ملتی ہے۔ (سوچ کے) کوئی ہرج نہین اول تو نواب صاحب کو یہ بات معلوم نہ ہوگی اور معلوم ہوگی بھی تو کیا ہوگا۔

اس موقع پر بہروپیے کے متعلق چند مختصر باتین بیان کرنا ضروری ہین - ہم پہلے کہہ چکے ہین کہ یہ شخص بڑا کامل فن بہروپیا تھا لیکن اسکے شاگرد بھی بڑے ہوشیار اور تجربہ کار تھے -

بہروپیے نے اپنے ان شاگردون مین سے دو کو قاضی اور دو کو مفتی اور چند کو درویشون کی پوشاک پہناکے جو جو باتین ضروری تھین سمجھا دین - جب اپنا اطمینان کر چکا تو نصیبن کی آمد کا انتظار کیا -

تھوڑی دیر بعد نصیبن آئی اور اس سے معلوم ہوا کہ وہ مرزا ثریا جاہ کے یہان گئی تھی اور انھون نے بھی منظور کر لیا -

تیئیسوان باب

۱۶ تاریخ کو صبح ہی سے شادی کے انتظام ہونے لگے مگر لطف یہ ہے کہ نہ دولھا کے اعزہ کو شادی کی اطلاع ہے اور نہ دولھن کے والدین کے اقربا کو - دونون طرف سے خاموشی کا برتاؤ ہے

آخر رفتہ رفتہ دن گذرا - ۵ بجے شام کا وقت قریب آیا اور حضرت بہروپیے اپنے شاگردون کو ساتھ لئے مرزا ثریا جاہ کے مکان پر پہونچے - بہروپیے نے جس جس سے جس منصب کا کام لینا تھا اسکو اسی قسم کی پوشاک پہنائی اور خود سفیر ٹرکی کا بھیس اختیار کیا اُسکے بعد اُنھون نے مرزا ثریا جاہ کا بھیس بدلا اور انکو سلطان معظم کا بیٹا بنا ہی دیا

یہان سے یہ سب گاڑیون مین سوار ہوکے قیصر باغ پہونچے اور چونکہ ہمراہیون - درویشون مفتیون - قاضیون - وکیلون کا سب انتظام پہلے سے طے ہو چکا تھا مرزا ثریا جاہ اور بہروپیے کے قیصر باغ پہونچنے کے تھوڑی دیر بعد یہ سب لوگ بھی پہونچ گئے -

چھ بجے کے قریب ایک چوکڑی اور بہت سی ٹمٹم گاڑیان آئین - چوکڑی پر مرزا ثریا جاہ اور بہروپیے صاحب سوار ہوئے اور چار ٹمٹمون پر باقیماندہ لوگ -

اس وقت آفتاب غروب ہو چکا تھا لیمپ روشن ہوگئے تھے اور بھیس بدلنے والے لوگونکا پہچانا جانا آسان نہ تھا -

جسوقت مرزا ثریا جاہ کی سواری باد بہاری نواب صاحب کی کوٹھی مین داخل ہوئی نواب صاحب جو بڑی دیر سے احاطہ کے پھاٹک پر اُنکے استقبال کیلئے کھڑے تھے فرضی سلطان معظم کے بیٹے اور باقیماندہ معززین کو مکان مین لائے اور معمولی مراسم طے ہونے کے بعد نکاح کا وقت آیا -

حسب دستور طرفین کے وکیل و قاضی اپنی اپنی جگہ پر متمکن ہوئے اور گو دلھن کی جانب سے وکیل و قاضی جنکا انتظام بھی خود نصیبن کی معرفت ہوا تھا اور جو پڑھے پڑھائے لوگ تھے ہندی وضع مین تھے لیکن دولھا کے

وکیل مفتی اور درویش وغیرہ پورے ترکی معلوم ہوتے تھے۔

اس موقع پر خسر و داماد مین جو گفتگو ہوئی قابل تحریر ہے۔

مرزا ثریا جاہ مہامبو سیحیم ادکوی بارف تارونیا سلمل کوئی لملہ

بہروپیا۔ (جو ترجمان مقرر ہوا تھا) آپ فرماتے ہین کہ خدا آپ کے دل کو مثل گلاب کے پھول کے شگفتہ رکھے۔ ہمارے وطن مین اخلاق کا اظہار اسی طور پر کیا جاتا ہے۔

نواب۔ مین ہز ٹرکش ہائینس کا تابعدار خادم ہون۔

بہروپیا۔ (مرزا ثریا جاہ سے) کاری گار کبوتو دستین معروف۔

مرزا۔ دستین کاٹا میلکوی یاسم بیی اللہ مہران لملہ

بہروپیا۔ آپ فرماتے ہین کہ خدا آپکو شیرونکی سی طاقت اور سانپون کی سی عقل دے۔

نواب۔ ہز ٹرکش ہائینس میری قدر افزائی کرتے ہین اور مین دعاگو ہون کہ خدا آپ کو تندرست رکھے۔

بہروپیا۔ (مرزا سے) اوسابنیا مین صادق باب علی اور اقت اورام لملہ

مرزا۔ بیل من ---

بہروپیا۔ (نواب صاحب سے) آپ فرماتے ہین کہ تم آپ کے ساتھ جاؤ اور رسم نکاح کا انتظام کرو تاکہ شادی سے فراغت حاصل ہو جائے

نواب۔ اتنی باتین دو لفظون مین۔

بہروپیا۔ جی ہان۔ ترکی زبان ایسی ہی ہے اس مین دو لفظون سے بہت سے کام نکلتے ہین

نواب صاحب اٹھکر اندر تشریف لے گئے، وہ سب سامان پہلے سے لیس دیکھکے باہر آ گئے۔ ہز ٹرکش ہائینس ترکی سفیر اور انکے چند دوستونکو اس جگہ لیگئے جہان مفتی درویش مترک اور ملازم جمع تھے۔

رسم نکاح مثل ترکونکے ادا ہوئی جب نکاح ہو چکا تو عطائے خطاب کی رسم ادا کی گئی اور نواب فریدون جاہ صاحب کو ترکی خطاب وزماوچی العطا ہوا۔

اس کے بعد دعوت ہوئی اور دولہا اپنی دولھن کو لیکر قیصر باغ کو واپس گیا اور اس رسم کے مطابق جو بہروپیے نے بصورت ترکی سفیر کے بیان کی قیصر باغ سے اپنے والدین کے گھر کو واپس آئی۔ اور قرار پایا کہ ایک ہفتہ بعد جب ہز ٹرکش ہائینس وطن کا قصد فرمائینگے تو دولھن آفندی سے یعنی سفیر روم کی ہمراہی مین اپنے شوہر سے بمقام بمبئی ملے گی اور وہان سے دولھا دولھن عازم قسطنطنیہ ہونگے

لیکن اس مصنوعی کارروائی کا اصل مطلب یہ تھا کہ ایک ہفتہ بعد ترکی سفیر لڑکی کو

دوسرے شہر مین لے جائے گا۔ اور وہان ٹھہریگا اور نواب صاحب کی دختر حسن آرا کا جب انکا نکاح کرا دیا جائیگا اس لیئے کہ یہ نکاح جائز نہ تھا صرف ایک دل لگی تھی جس کا انجام بہت ہی اچھا ہوا۔

چوبیسوان باب

اب وہ تاریخ آئی۔ صبح ہی خان بہادر مع اپنے صاحبزادہ بلند اقبال کے نواب صاحب کی کوٹھی پر تشریف لائے۔ مگر یہ انھین پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ نواب صاحب کی لڑکی کی شادی ہو گئی ہے۔

نواب صاحب خان صاحب کو دیکھ کے سہمے جاتے تھے اور انکی یہ کیفیت تھی کہ منہ سے آواز تک نہین نکلتی تھی مگر بھائے خان صاحب اپنی معمولی خندہ پیشانی سے نہ صرف گفتگو کرتے تھے بلکہ انھون نے نوابصاحب کو اس شادی پر دل کھول کے مبارک باد دی۔ نواب صاحب نے شادی کی مفصل کیفیت بیان کی۔ جسکو سُن کے خان بہادر دنگ رہگئے اور انکو یقین نہ آیا لیکن جب وہ قیصر باغ کے ہوٹل مین گئے اور وہان معلوم ہوا کہ شرکی سفیر وغیرہ اس باغ مین ٹھہرے ہوے تھے تو سُن سے جان نکل گئی ہاتھ ملنے لگے۔ اور بادل ناشاد گھر پہونچے۔

بادل تو کچھ دیر تک وہ کسی سے نہین ملے اور اپنے کمرہ مین بیٹھے ہوئے کچھ سوچا کیئے آخر انکی شکست نے انکو اس قدر مایوس کردیا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے ہر چہ انکو یہ معلوم ہوتا تھا کہ مین محتاج اور مفلس ہو گیا اور اب کوئی میرا ساتھ نہین دیگا۔ دولتمند بیگم ہاتھ سے گئی۔ نواب صاحب نے کنارہ کشی کی بہت سی جائداد عصمت آرا کے پاس رہ گئی جس کا اب ملنا مشکل ہے اور بہت سا روپیہ اس خیالی اُمید مین صرف ہو گیا کہ نواب کی لڑکی کے ساتھ میرے لڑکے کی شادی ہو گی۔ حیف اس دنیا مین یہ سمجھا کہ سب دن برابر رہین گے بڑی بیوقوفی ہے یہ میرا بخت پاگل پن تھا کہ مین نے ایسا خیال) کیا ہائے اب کیا ہوگا۔ حال کی چند رقمین جو مین نے نواب صاحب سے قرض لی تھین صرف انکی نوٹ بک مین چڑھی ہوئی ہین لیکن اول دو رقمین جو مین نے نواب صاحب سے اس وقت لی تھین جب مجھسے زیادہ دوستی نہ تھی انکی دستاویز نواب صاحب کے پاس ہے اگر انھون نے دعوے کر دیا اور وہ ضرور دعوے کرینگے تو مین کہین کا نہ رہونگا غریب ہونے پر کوئی شخص مجھکو پاس نہ بیٹھنے دیگا مین جو ہمیشہ سرخرو اور ممتاز رہا۔ مجھے بھیک نہ مانگی جائیگی ہائے کیا کرون۔

اسی فکر مین خان کی آنکھ لگ گئی اور وہ

سوگیا۔جب وہ جاگا تو اس کے دل مین ایک نیا خیال پیدا ہوا۔ اُسنے اپنے بیٹے کو اُسی دن دو بجے کی گاڑی مین سوار کرا دیا اور اسٹیشن سے واپس آکے اپنے کمرے کے دروازے بند کر لیے اور سوچنے لگا کہ اب میرا جینا بیکار ہے۔ زندگی کا کوئی لطف نہین دولت غریب چین ہے دولت ہی سے زندگی ہے ورنہ غریبی موت سے بدتر ہے اب مرجانا ہی اچھا۔ عدالت کی صورت مجھسے نہ دیکھی جائیگی لیکن حقیقت مین میری جان اسی نواب کی وجہ سے جاتی ہے اگر وہ مجکو یہ دھوکا نہ دیتا تو مجکو اسقدر مایوسی نہ ہوتی یہ کہہ کے اُس نے قلم دوات نکالی اور لکھنے بیٹھا۔

اول تو ایک تار اپنے بیٹے کو لکھا جس کی عبارت یہ تھی۔

"تمھاری روانگی کے بعد میری طبیعت ناساز ہوگئی تار دیکھتے ہی واپس آؤ"

یہ تار لکھکر اُسنے ایک ملازم کو دیکر ہدایت کی کہ رات کے آٹھ بجے تار گھر مین لے جائے اس کے بعد ایک وصیت لکھنی شروع کی

عزیز من - اس وقت میری وہ حالت ہے کہ لکھنے کو قلم اُٹھاتا ہون لیکن نہین اُٹھتا دل دھڑک رہا ہے۔ رسوائی کے خوف سے جان پر بنی ہوئی ہے۔اب مین اس دنیا مین بالکل مفلس اور قلاش ہون۔میرا کوئی ساتھ دینے والا نہین۔تمھاری ذات سے میری امیدین وابستہ تھین مگر مین اپنے تئین اپنے بیٹے اور عزیزون کی نظرون مین ذلیل کرنا نہین چاہتا مین نے جو گناہ کیے ہین انکی معافی کی مجکو امید نہین لیکن خداوند عالم کی بارگاہ مین التجا ہے کہ وہ اپنی رحیمی سے مجکو معاف کرے۔

مین نواب فریدون جاہ کا قرضدار ہون اُنسے تقریباً ....۲ روپیہ اور کچھ زیورات لے چکا ہون۔زیورات تو ایک خفی اتفاق سے میرے ہاتھ سے جاتے رہے اور ....۲ روپیہ مین .... اکی ایک دستاویز اُنکے پاس ہے اور .... اکی رقمین جو اُنھون نے مختلف اوقات مین دین انکی نوٹ بک مین درج ہین۔میرا مرنا تو ضروری ہے مگر چونکہ نوابصاحب ہی کی وجہ سے یہ نوبت پہونچی ہے اس لئے انکا جینا بھی ٹھیک نہین ہے۔مین انکو بھی لیکر مرونگا کیونکہ اگر وہ زندہ رہے تو .... ۱ روپیہ کا تم پر فوری دعوے کرین گے اور اگر مرگئے تو تم اس قرضہ سے سبکدوش ہو جاؤ گے جو تمھارے کمبخت باپ نے لیا تھا۔

پیارے بیٹے۔گو مین نے گناہ ایسے کیے ہین کہ مین کسی صورت سے معافی کے قابل نہین ہون لیکن اُمید ہے کہ تم مجھے ضرور معاف کروگے مجھے امید ہے کہ تم اپنی چارون ماؤن کو بھی خوش رکھوگے اور اُن سے کہوگے

کہ وہ بھی مجھے معاف کرین مین نے ان سب کو اذیت دی ہے۔ خدا ابنکی زندگی کو آرام و آسایش عطا کرے اپنی بہن کو میری طرف سے پیار کردینا اور کہنا کہ اپنے دل مین تردد نہ کرے میرے دوستون اور عزیزونکو بھی میرا سلام کہدینا اور دست بستہ عرض کرنا کہ میرے لئے دعائے مغفرت کرین

اب مین اور کچھ نہین لکھ سکتا۔ مین آج شام کو ۹ بجے نواب فریدون جاہ کو ریوالر تنچہ سے قتل کرونگا اور خود گولی مارکے مرجاؤنگا تاکہ ان سب ذلتون سے محفوظ رہون۔ جو زندگی کی حالتمین مجکو ضرور برداشت کرنی پڑتی

اب میری یہ التجا ہے کہ تم سب مجکو معاف کرو اور جلد بھول جانے کی کوشش کرو۔ مجھ روسیاہ کا نام ناکامی کا مترادف ہے۔ خدا حافظ۔ اپنی بہن کو ضرور ضرور پیار کردینا اور اپنی سب ماؤن کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا یہی میری آخری آرزو ہے۔

چودھری مومن علی

چودھری مومن علی نے یہ تحریر لکھ کے ایک لفافہ مین رکھی اور مُہر لگا کے صندوق مین رکھدی اور اس غرض سے کہ آتے ہی بیٹے کو یہ صندوق نظر پڑے اور وہ وصیت کھول کے دیکھے اس نے ایک چیپی کاٹ کے گوندسے صندوق پر چسپان کردی اور اُسپر لکھدیا (پہلے یہ صندوق کھولو کنجی میز کی دراز مین رکھی ہے)

اس وقت شام کے ۷ بج گئے تھے اسنے لیٹنے اپنی صندوق سے دو چھوٹے تینچے نکالے اور انکو بھر کے اپنے ویسٹ کوٹ کی جیب مین رکھا اسکے بعد وہ نشستگاہ کے کمرے سے باہر آیا اور اپنے دل کو ڈھارس دی کھانا منگوایا مگر صرف چند نوالے کھا کر کھانا اٹھوا دیا اتنے مین آٹھ بجے اور اس نے ایک گاڑی کرایہ کی اور نواب صاحب کے مکانپر پہونچا

چھبیسوان باب

خاتمہ

نواب صاحب اپنے دعوت گھر مین بیٹھے تھے اور انکا ملازم عیدو دو آدمیونکے لئے کھانے کا سامان میز پر چُن رہا تھا خانصاحب تشریف لائے اور نواب صاحب کے برابر بیٹھ گئے اور پولٹیکل باتونکا ذکر کرنے لگے۔

نواب صاحب نے ان سے کھانے کو پوچھا انھون نے نہایت خندہ پیشانی سے درخواست قبول کی نواب صاحب نے نوکر کو حکم دیا کہ ایک صاحب کے لئے کھانے کا سامان اور لایا جائے نوکر کھانے کا سامان لانے کے لئے چلا گیا اور خانصاحب متفسر ہوے

خان یہ تیسرے کون صاحب ہین۔

نواب۔ میرے ایک دوست ہین۔

خان نے اور کوئی سوال نہین کیا

اور نہ انکا نام پوچھا۔

نواب۔ آنے کو کہہ گئے تھے اب تک نہین آئے اب آپ انتظار نہ کیجیے کھانا شروع کر دیجیے۔

ہر چند خان بہادر کا دل کھانے کیطرف مائل نہ تھا مگر اُس نے شریک ہونا مصلحت سمجھا اور جب کھا رہا تھا تو کسی بہانہ سے باہر جانے لگا مقصود یہ تھا کہ اگر دروازے کے پاس سے گولی چلائی جائے تو بھاگنے اور اپنے گولی مار لینے کا موقع بھی ملے گا اور اسی جگہ سے گولی مارونگا اور اگر کسی طور پر اپنے گولی نہ مار سکا تو پکڑا جاؤنگا اور سخت ذلت ہوگی چنانچہ وہ دروازے کے قریب گیا اور جوتا پہننے کے بہانہ سے جیبکے سے ایک ریوالور نکالا اور نواب صاحب کی طرف دن سے داغ دیا نتیجہ کا پہلا تھا کہ ایک انسپکٹر جنکو نواب صاحب نے مدعو کیا تھا اور جنکا وہ بڑی دیر سے انتظار کر رہے تھے گولی کی آواز سن کے دوڑا ہوا آیا اور چار کانسٹبل جو اس کے ہمراہ آئے تھے وہ بھی گولی کی آواز سن کے دوڑ پڑے۔

خان بہادر نے اپنے مارنے کے لئے دوسرا ریوالور نکالا تھا کہ انسپکٹر نے انکو پکڑ لیا مگر انھون نے دوسرا فیر ایک موسٹے کانسٹبل پر کیا جو اسی وقت وہین ڈھیر ہو گیا باقی کانسٹبلون نے خان بہادر کی مشکین کس دین

اور انسپکٹر صاحب نواب صاحب کی کرسی کے قریب گئے دیکھا کہ نواب صاحب بیہوش پڑے ہین اور عیدو حالت نزع مین ہے خون کا فوارہ نواب صاحب کے ہاتھ سے جاری ہے اور وہ بے حس و حرکت پڑے ہین۔

فیر کی آواز سنکر نصیبن اور باقی سب نوکر بھی دوڑے نواب صاحب کے منہ پر پانی چھڑکا گیا اور جب انکو ذرا ہوش آیا تو انھون نے اپنے ہاتھ مین شدت کا درد بیان کیا اور کہا کہ میرے بائیں ہاتھ مین گولی لگی ہے انسپکٹر نے نواب صاحب کے ہاتھ کا زخم دھویا اور عیدو اور کانسٹبل کی لاش کو چوکی پر بھجوا دیا اور خان بہادر داخل حوالات ہوئے۔

انسپکٹر۔ (نواب سے) معلوم ہوتا ہے کہ عیدو نواب صاحب کے پیچھے کھڑا تھا اور خان بہادر نے آپ پر گولی چلانا چاہا تھا مگر وہ گولی خوش قسمتی سے آپکے بائین ہاتھ سے گذر کر عیدو کے سینے مین لگی جسنے اسکا کام تمام کیا۔

تھوڑی دیر مین ڈاکٹر طلب کیا گیا اسنے پھر زخم دھویا اور مرہم لگا کے پٹی باندھ دی اسکے بعد نواب صاحب نے انسپکٹر کو مفصل کیفیت سے آگاہ کیا اور اُسنے وعدہ کیا کہ مین پوری تحقیقات کرونگا اور خان بہادر کو اس جرم کی علت مین پھانسی نہ دلوائی ہو تو کچھ نہ کیا۔

+ + + + + × × × + +

دوسرے دن ممتحن نے دونون لاشونکا معائنہ کیا اور
بالاتفاق رائے جوری فیصلہ سنایا کہ گولی کے لگنے سے توفیق کی جان گئی ۔
اس عرصہ مین خان بہادر کا بیٹا بھی آگیا
تھا اور اُسنے جو اپنے باپ کی یہ کیفیت سنی تو
سخت متاسف اور شرمندہ ہوا ۔
نوبت بہ اینجا رسید کہ عدالت مین مقدمہ
رجوع ہوا اور قبل اسکے کہ وصیت چاک کر ڈالی
جائے انسپکٹر کی کوشش سے عدالت مین پیش ہوئی
اور خان بہادر کو سزاے موت کا حکم ہوا خان بہادر
کی رہی سہی جائداد بھی اس مقدمہ مین صرف ہوگئی اور گو
انھون نے اخیر تک مقدمہ چلایا مگر سب عدالتون نے سزا
بحال رہی اور انکو ایک مہینہ بعد پھانسی دیدی گئی

+ + + + + + + + + + + +

خان بہادر کے بیٹے چودھری شرف علی
نے نواب صاحب کا روپیہ ادا کرنے کا وعدہ کیا مگر
نواب صاحب نے معاف کر دیا ۔
تھوڑے دن بعد جب نواب صاحب کا زخم مندمل
ہوا اور وہ خوف جو حال کے واقعہ سے پیدا ہو گیا
تھا دور ہوا اور انہین اور بیگم صاحب مین پھر قدیم
محبت قایم ہوگئی تو اُن کو شادی کی اصلی کیفیت
معلوم ہوئی ۔
نواب صاحب نے بیگم اور بالخصوص نصیبن کا
شکریہ ادا کیا اور اب عہد کر لیا کہ اپنی باقی
زندگی نہایت قناعت اور صبر سے بسر کرینگے

+ + + + + + + + + + + +

بیگم صاحب نے بہروپیے کو بہت سا انعام
واکرام دیا اور تاحیات عـہ روپیہ ماہوار پنشن
مقرر کر دی ۔
تین ماہ بعد مرزا ثریا جاہ کا جائز نکاح حُسن آرا
سے کر دیا گیا مگر کل رسوم نہایت خاموشی
سے ادا کئے گئے ۔
حسن آرا کی شادی کے بعد نصیبن کی شادی
ثریا جاہ کے ملازم حسینی سے بڑی دھوم دھام سے
ہوئی اور بیگم صاحبہ نے نصیبن کو مالا مال کر دیا
عیدو کی جائداد جو اسنے ناجائز طور پر حاصل
کی تھی تحقیقات پر چار ہزار کے قریب نکلی اور
گورنمنٹ مین جمع ہوگئی کیونکہ اسکے کوئی رشتہ دار
یا اولاد نہ تھی ۔
عصمت آرا نے عزم بالجزم کر لیا کہ اب بقیہ
باقی زندگی یاد خدا مین بسر کرونگی اور اپنی جائداد
کا کچھ حصہ اپنے مختار امانت علی کو دیدیا اور باقی
جائداد مذہبی کامون کے لئے وقف کر دی
اور زیور وغیرہ جو خان صاحب نے اسکو دیا
وہ خفیہ طور پر خانصاحب کے بیٹے کے پاس بھجوا دیا
نواب صاحب نے اپنا عہد پورا کیا
انگریزی وضع اور بدمعاشون کی صحبت
یک قلم ترک کر دی اور نہایت صبر
خاموشی اور کفایت شعاری سے اپنی
باقیماندہ زندگی بسر کی ۔

تمام شد